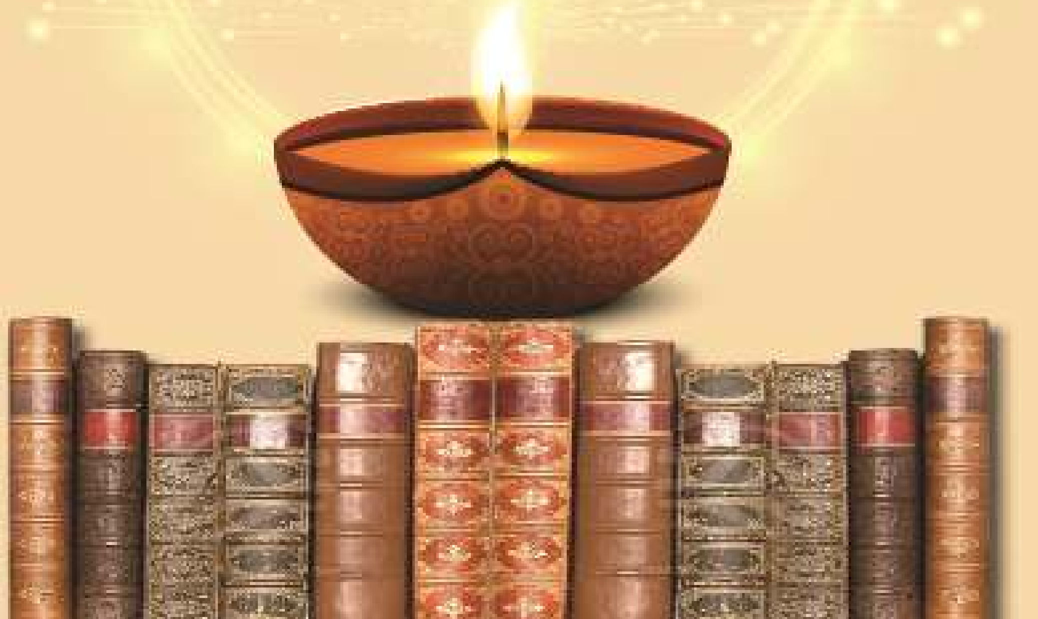
دنیا بھر کے جید اکابر علماء دیوبند کی تحقیقی رائے تبلیغی جماعت کے بارے میں۔

دفاعِ تبلیغ اسلام

تبلیغ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ پھیلانے والوں کے بارے میں
دارالعلوم دیوبند، علماء دیوبند، مفتی تقی عثمانی صاحب اور اکابر تبلیغی جماعت
کے سو سے زائد کتابوں میں کئے گئے عجیب انکشافات



مؤلف: مفتی سعید احمد

دفاعِ تبلیغ
Difa e Tabligh

اے میرے رسول تبلیغ کر جو نازل کیا گیا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے ...(مائدہ 67)

اللہ تعالیٰ خوش خرم وشاداب رکھے اس شخص کو جو میری بات سنیں اور دوسروں کو پہنچائے۔(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سومبارک باد ہے غرباء کیلئے۔۔۔جو لوگوں کے فساد میں مبتلا ہونے کے وقت ان کی اصلاح کریں گے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

دفاعِ تبلیغِ اسلام

اللہ تعالیٰ ہر صدی میں ایسے لوگوں کو اٹھاتا رہے گا جو اس دین کی تجدید کا فریضہ انجام دیں گے۔(یعنی دین جس طرح آیا تھا اسی طرح اسکو پیش کرینگے) (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو (یعنی اہل علم) اللہ تعالیٰ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔(معجم طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ نمبر 240)

قرآن اور میری سنت اس پر عمل کروگے تو کبھی گمراہ نہ ہونگے۔(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اے اللہ ہمیں حق کو حق اور باطل کو باطل کرکے دکھا۔حق راستے پر چلنا اور باطل راستے سے بچنا آسان کیا۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مؤلف: مفتی سعید احمد

فاضل احسن العلوم گلشن اقبال کراچی

نام کتاب: دفاعِ تبلیغِ اسلام

مرتّب: مرتب: مفتی سعید احمد

تعداد: گیارہ سو

طباعت: اول

سنِ شاعت: یکم ستمبر 2017، ذی الحجہ 1438ھ

ناشر: دفاعِ تبلیغ 0322-22-42-192

قیمت: 200

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی 02135927159

ادارہ الانور بنوری ٹاؤن کراچی 03322204487 انعامیہ کتب خانہ اردو بازار کراچی 02132216814

رضوان خوشبو اینڈ اسلامی کیسٹ ہاؤس نزد تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ ایوب مکتبہ محلہ جنگی پشاور 091-2550749

مکتبہ عمرو بن العاص غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور 03004585134 اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی 0514847585

مکتبہ فاروقیہ نزد جامعہ فاروقیہ کراچی 02134594114 دارالاشاعت اردو بازار کراچی مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

مکتبہ اویس قرنی بنوری ٹاؤن کراچی مکتبہ امام محمدؒ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ الفلق بلمقابل ڈاکخانہ گیٹ جامعہ دارالعلوم کراچی کورنگی۔ رابطہ: 0333-2727625

www.facebook.com/defaetabligh

www.difaetabligh.wordpress.com

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

دفاع تبلیغ اسلام کے اغراض ومقاصد

امت مسلمہ کوتحریف اسلام سے بچانااور تبلیغ اسلام پرلانا ہے۔

تبلیغی جماعت کے ساؤتھ افریقہ سے آئے ہوئے علماء کرام سے عبدالرحمٰن صاحب کا خطاب:

ہمارے اجتماعات کے بیانات میں بے احتیاطیوں اوران کوعلاقوں میں نقل کرنے کی وجہ سے دنیا بھر کے ہمارے کام پرجمع علماء کرام ہم سے دورہونا شروع ہو گئے اوراشکالات کی دیواریں کھڑی ہونا شروع ہوئیں اور پچاسوں کتابیں علماءحق نے ہمارے خلاف لکھ دیں اوران کا کہنا یہ ہے کہ ہمارے اس کام میں تحریف آ گئی ہے۔

تبلیغی جماعت کے مرکزی ذمہ داروں سے بھائی فاروق احمد صاحب کااسی سلسلے میں بیان

چنددن پہلےتبلیغی جماعت مفتی تقی عثمانی صاحب کے پاس گئ توانہوں نے فرمایا۔میں شروع ہی سے محسوس کررہا ہوں کہ یہ باتیں تحریف فی القرآن ہیں۔اب علماءاس پرآ گئے ہیں کہ خاموشی مداہنت ہے۔کچھ نے بولنا شروع کردیاہے۔اور بہت سے خاموش ہیں مگرکاغذقلم انکے ہاتھ میں ہے۔ہمارے خلاف فتویٰ دینے کیلئے۔
آخرکب تک یہ علماءخاموش رہیں گےاوربعض نےلکھنابھی شروع کردیاہے۔

بیان:ذمہ دارمرکزنظام الدین،فاروق احمد،بنگلور،انڈیا۔

یہ بیانات آپ اس ویب سائٹ پربھی سن سکتے ہیں۔**www.difaetabligh.wordpress.com**

کبھی ہم نے سوچا بھی ہے کہ یہ دنیا بھر کے علماء دیو بند ہمارادفاع کرنے والےاورخود ہمارے تبلیغی جماعت کے بانی واکابر بزرگ بھی ہمارے خلاف ہوگئے ہیں۔آخرکیوں۔تبلیغ اسلام کی وجہ سے یاتحریف اسلام کی وجہ سے؟

یااللہ ہمیں سچاتبلیغی بنادےاورتحریف سے ہماری حفاظت فرما۔آمین

حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبندفرماتے ہیں۔

بعض لوگ تبلیغ کے نام سے دین کا کچھ کام کررہے ہیں مگروہ تبلیغ نہیں تحریف ہے۔

کفایت المفتی جلد2،صفحہ 112، 1964ء

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

دفاعِ تبلیغ اسلام کے اغراض ومقاصد

امت مسلمہ کو تحریف اسلام سے بچانا اور تبلیغ اسلام پر لانا ہے۔

تحریف قرآنی احکامات میں کھینچا تانی کرنا ہے۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

تحریف یہودی کریں تولعنتی اورتحریف مسلمان کریں توکیارحمت کے مستحق ہونگے؟

علماءحق ہمیں منع کرتے ہیں تحریف اسلام سے۔اورہم سمجھتے ہیں کہ وہ منع کرتے ہیں ہمیں تبلیغ اسلام سے۔

نام تبلیغ اورکام تحریف.... ان دونوں میں ... ہم داعی کس کے ...؟ تحریف اسلام کے یا تبلیغ اسلام کے ...؟

تبلیغ اورتحریف میں فرق کو پہنچانے پھرتبلیغ کریں تو انشاءاللہ ہماری نسلوں اور پوری امت مسلمہ کوبھی فائدہ ہوگا۔

کیافرماتے ہیں علماءدین

جولوگ تبلیغ کے نام سے تحریف جیسی گناہ عظیم کی دعوت اجرعظیم کے نام سے۔

مسجدوں مدرسوں میں بھی کھلے عام بیان کرکے امت مسلمہ کاایمان تباہ کررہے ہیں۔

کیاان کی اس گناہ عظیم کی دعوت میں ان کے ساتھ تعاون اورسرپرستی کرنے والے۔

مہتمم،امام،خطیب،متولی،کمیٹی اورانکے ساتھ جڑنے والے نمازی حضرات کیاانکے اس گناہ میں برابر کے شریک نہیں۔کہ جس کی وجہ سے امت مسلمہ تحریف جیسے گناہ کاکام تبلیغ جیسانیک کام سمجھ کے کررہی ہے؟

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کوسچ اور سچ کوجھوٹ سمجھنے لگے)

چونکہ ایک غلط چیز دین کے نام سے پھیل رہی ہے۔اور تبلیغ کے نام پر غلط فہمی پھیل رہی ہے۔

یہی میرے نزدیک تمام آفات و بلایا کے نزول کا اصل باعث ہے۔

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے ہم مشن و برادر نسبتی

حضرت مولانا احتشام الحسن کاندھلوی صاحبؒ کی تحقیقی رائے۔

میری اس کتاب کو موجودہ تبلیغ، نظام الدین کی تائید نہ سمجھا جائے۔نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم وفہم کے مطابق نہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔اور نہ حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور علماء حق کے مسلک کے مطابق ہے، جو علماء کرام تبلیغ میں شریک ہیں ان کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کام کو پہلے قرآن وحدیث آئمہِ سلف اور علماء حق کے مطابق کریں **چونکہ ایک غلط چیز دین کے نام سے پھیل رہی ہے اور تبلیغ کے نام پر غلط فہمی پھیل رہی ہے۔یہی میرے نزدیک تمام آفات و بلایا کے نزول کا اصل باعث ہے۔** اسی ضرورت نے مجھے اس رسالہ (بندگی کی صراط مستقیم) پر مجبور کیا تاکہ علماء کرام اس طرف توجہ فرمائیں۔اوران خرابیوں کا انسداد فرمائیں جن کی وجہ سے ملت تباہی و بربادی میں مبتلا ہورہی ہے۔یہی اصل مقصود ہے۔میری عقل وفہم سے یہ چیز بہت بالا ہے کہ جو کام حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کی حیات میں جو کام اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔اب اس کو انتہائی بے اصولی کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جارہا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اس کو فیوض الحرمین میں بدعت حسنہ ہی کی حیثیت سے اختیار فرمایا ہے۔اوراسی سے میں نے اس کام کو اخذ کیا ہے۔اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جاسکتا۔میرا مقصد صرف اپنی دینی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے۔اوراس غلط فہمی کو دور کرنا ہے جو میرے رسائل کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔**محمد احتشام الحسنؒ**

(بندگی کی صراط مستقیم: صفحہ نمبر 31،32)2 صفر المظفر 1387ھ. 13 مئی 1967ء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں؟

بغیر تحقیق کسی کے بارے میں حسن ظن کی وجہ سے رائے دینے والے لاکھوں مسلمان ایک طرف ہوں اور تحقیق کے بعد کسی کے بارے میں رائے دینے والے صرف دو عالم ایک طرف ہوں تو کس کی بات قبول کی جائے گی؟

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو (یعنی اہل علم) اللہ تعالیٰ امت محمدی ﷺ کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ (معجم طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ نمبر 240)

حضرت مولانا الیاس صاحب کی تحقیقی رائے۔ کچھ قادیانی میرے کام سے لپٹ پڑے ہیں۔

حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ (مہتمم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون) فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ سنو! ابا کے وصال کے چند عرصے کے بعد مولوی الیاس صاحب تھانہ بھون آئے اور مجھ سے کہا کہ بھائی شبیر غضب ہوگیا میں نے کہا خیر تو ہے کیا بات ہے، تو انھوں نے کہا کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مولوی الیاس تم لگا تو رہے ہو عوام کو اس کام میں مگر خطرہ ہے کہ کہیں اس میں اہل زیغ نہ شامل ہوجائیں، سو وہ حضرت کی بات صادق آئی، کچھ قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں، میں نے کہا مولوی صاحب آگ تو تم نے کھائی، اب انگارہ کون ہگے، اب جب آگ کھائی ہے تو انگارا بھی ہگو۔ (الکلام البلیغ صفحہ نمبر 419)

مولانا محمد زکریا کاندھلوی فرماتے ہیں۔
موجودہ تبلیغی جماعت پر شیطان نے حملہ کردیا ہے۔

مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ کا ایک خط چھپا ہوا ملتا ہے جس میں انہوں نے ذکر کیا کہ موجودہ تبلیغی جماعت پر شیطان نے حملہ کردیا ہے اور اس کی روح کو متاثر کردیا۔ دیکھئے ''ایک مخلص کے نام خط'' جس میں حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے یہ واضح کیا کہ شیطان نے بڑے کمال وہنر سے تبلیغی جماعت پر ایسے طریقے سے حملہ کیا کہ خود بھی اکابر تبلیغ اس کو سمجھ نہ سکے شیطان نے اس کے ظاہری جسم یعنی مجمع کو بڑھا کر کے دکھایا اور تبلیغ کے روح پر حملہ کیا لوگ ظاہری بات سے دھوکہ کھا گئے اور روح تبلیغ یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر و رضا اس سے پہلو تہی کرتے رہے اور پھر...... عملی طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ آخری عمر میں رائے ونڈ جانے

سے رک گئے یہی نہیں آپ کے خلفاء بھی جماعت سے کنارا کش ہو گئے۔(خط بنام مخلص تبلیغی کارکن)

حضرت مولانا محمد طلحہ بن شیخ الحدیث محمد زکریا کی تحقیقی رائے۔

اس (تبلیغ) میں خرابی اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔

فرمایا تبلیغ وہ کریں جو مولانا الیاس رحمہ اللہ اور مولانا یوسف رحمہ اللہ کے زمانے میں تھی۔

بعد میں اس (تبلیغ) میں خرابی اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔

باتیں بہت ہیں لیکن نظام الدین والے کہیں گے کہ طلحہ نے پاکستان جا کر ہماری شکایتیں لگائیں۔

ملفوظ: حضرت مولانا محمد طلحہ بن شیخ الحدیث محمد زکریاؒ بیان: معہد الخلیل مورخہ ۲۲ جمادی الثانی 1436ھ

ناقل: (استاذ الحدیث حضرت مولانا) فضل محمد یوسف زئی (دامت برکاتہم العالیہ)

مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب (نوّر اللہ مرقدہ) کی 1964ء میں فرما گئے۔

بعض لوگ تبلیغ کے نام سے کچھ دین کا کام کر رہے ہیں مگر وہ تبلیغ نہیں تحریف ہے۔ کفایت المفتی جلد 2 صفحہ نمبر 112

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی رائے۔

جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں۔۔۔میرے پاس خط موجود ہے جو پڑھنا چاہئے۔(تبلیغی جماعت کے اکابر عالم دین مولانا سعید احمد خان صاحب کا) جس پر خاموش رہنا یہ بڑی خطرناک بات ہے۔(**تقریر ترمذی، جلد 2، صفحہ 210) بقیہ: صفحہ نمبر 66۔**

حضرت مولانا قاضی عبد السلام نوشہروی صاحبؒ کی تحقیقی رائے۔

گویا تبلیغ دین کے بجائے دین تبلیغ پھیل رہا ہے۔

سامان ایسا بن رہا ہے کہ تبلیغ کے معمولات علمی شعائر کے بالمقابل خود ہی ایک دین کا مقام لے رہے ہیں گویا تبلیغ دین کے بجائے دین تبلیغ پھیل رہا ہے جس کو زبانی دین کی محنت کہا جاتا ہے۔(**شاہراہ تبلیغ، ص 53)**

لیکن دوسرے رخ سے دیکھا جائے تو مایوسی کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی، ادھر چند سالوں میں جس تیزی سے اس جماعت کا محاسبہ علمائے کرام نے شروع فرما دیا ہے اس کے آگے ہزاروں لاکھوں جاہلوں کا یہ جماعتی سیلاب

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

انشاء اللہ خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گا کیونکہ ابھی امت علمائے کرام سے اتنی دور نہیں ہوئی جتنا یہ سمجھنے لگے ہیں۔

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب کی تحقیقی رائے۔

جن بزرگوں نے کہا تھا یہ دین نہیں ہے، یہ موجودہ دین کو مسخ کرنا ہے۔آج زمانہ ان کی تائید کر رہا ہے۔

علماء دین پہلے شر سے واقف نہیں ہوتے، جب اسکی جڑیں لگ جاتی ہیں شاخیں نکل آتی ہیں۔ پورا درخت بن جاتا ہے۔ پھر کیا ہوتا ہے۔ پھر تو وہ تمہارا مقابلہ کرتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔

تبلیغ سے وابستہ علماء دین کی حالت اس قدر افسوس ناک ہے کہ اس کی تفصیلات بیان کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی۔

مولانا نے بھی اپنے (فجی آئی لینڈ کے شہر نادی (نیڈی) کے عظیم الشان تبلیغی مرکز میں بیان فرمایا اور وہ ماہنامہ صدائے وفاق میں بھی چھپا جس میں حضرت نے جماعت کے احباب کو جہاں اور نصیحتیں فرمائیں اور اصلاحی پہلو ذکر فرمائے ان سے کچھ نقل ونذر قارئین کیا جاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے علماء اس چیز کو محسوس فرما رہے ہیں خطاب کے شروع میں ہی خطبۂ مسنونہ کے بعد حضرت نے تبلیغی جماعت کی ایک بے اعتدالی کی طرف اشارۃً متوجہ کیا....اس میں شک نہیں کہ تبلیغ سے متعلق کئی حضرات غلو کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتدال کو چھوڑ دیتے ہیں حدود کی رعایت نہیں کی جاتی ....اس لئے غلو سے بچتے ہوئے یہ کام کرنا چاہئے مگر صد افسوس ! کہ اب کم از کم پاکستان میں تبلیغ سے وابستہ علماء دین کی حالت اس قدر افسوس ناک ہے کہ اس کی تفصیلات بیان کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی اخلاق تباہ ہیں نفسانیت اور خود غرضی کا دور دورہ ہے نہ معاملات درست ہیں نہ معاشرت صحیح ہے جو جتنا تبلیغ میں پرانا ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی اس کے بگاڑ میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے رائے ونڈ مرکز میں جو انتشار پیدا ہوا تھا اس کا سبب وہ پرانے لوگ ہیں جو شب جمعہ کراچی میں خطاب کیا کرتے تھے۔اس حقیقت میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ مرکزی امیر جماعت کے بعض معاملات بھی اس ہنگامے کا سبب بنے ہیں۔ **(اختصار ا ماخوذ از ماہنامہ وفاق المدارس العربیہ جمادی الاولی والثانیہ ۱۴۲۸ھ)**

مدرس دار العلوم دیو بند، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب (مدظلہ العالی) فرماتے ہیں۔

علماء کرام کو اب اس دور میں تبلیغی جماعت کی کھل کر تردید و مخالفت کرنی چاہیئے۔

حضرت مولانا عبد الحق مدنیؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی حال مدرس دار العلوم دیو بند نے ایک مجلس میں بیان کیا میری رائے یہ ہے کہ علماء کرام کو اب اس دور میں تبلیغی جماعت کی کھل کر تردید و مخالفت کرنی چاہیئے۔

(اختصارا ماخوذ از ماہنامہ وفاق المدارس العربیہ جمادی الاولی والثانیہ ۱۴۲۸ھ)

شیخ الحدیث حضرت مولانا نور الہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم) کی تحقیقی رائے۔

ایک طبقہ ہے جو دماغ سے سوچتا ہے اور منہ سے بکتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ایک طبقہ ہے جس کا نام عندیہ ہے وہ دماغ سے سوچتا ہے اور منہ سے بکتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ نے یہ فرمایا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا اور وہ بات نہ قرآن کریم میں ہے اور نہ ہی حدیث مبارک میں ہوتی ہے۔

{یہودی کہاوت: جھوٹ بول بول کر جھوٹی باتوں کو اتنا پھلاؤ کہ مسلمان جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھیں}

محمد رویس خان ایوبی (ڈسٹرک مفتی و مفتی اعظم آزاد کشمیر) کی تحقیقی رائے۔

کاش! اکابر تبلیغی جماعت کے اندر جو بے اعتدالیاں پیدا ہو رہی ہیں ان پر غور فرمالیں بصورت دیگر علماء دیو بند سے تصادم کسی صورت مفید نہیں رہے گا۔

مولانا محمد احمد صاحب بہاولپوری کی کوئی تقریر مجاہدین کی مخالفت سے خالی نہیں ہوتی میں نے خود اپنے کانوں سے گزشتہ سال اسلام آباد کے اجتماع میں ان کا بیان سنا انہوں نے مجاہدین کو ''وحشی'' قرار دیا مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنی تقاریر میں حضرت ابوبکر صدیق t، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اور دور صحابہ کو دبے اور صریح الفاظ میں ہدف تنقید بنایا اس لئے اگر علماء دیو بند ان دونوں حضرات کا مواخذہ نہیں کریں گے تو عند اللہ اور عند الناس مجرم ہوں گے یہ زبانیں اس لئے دراز ہوتی جارہی ہیں کہ ''ہجوم'' دیکھ کر یہ دونوں حضرات اپنی زبان و بیان پر قابو نہیں رکھ سکتے مجاہدین اور جہاد سے متعلق ان بزرگوں کے مجموعی خیالات مخفی نہیں شاید ان حضرات نے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فوجی آپریشن کے متعلق نہیں پڑھا جو آپ نے مانعین زکوٰۃ اور مرتدین کے خلاف کیا تھا؟ ان ''بزرگوں'' کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کا نظام عقوبات حد زنا، حد خمر، حد سرقہ، حد ارتداد، حد قذف اسلامی ریاست کے نظام اسلامی کی طاقت کا اظہار ہی تو ہیں بدمعاش اور بدقماش عناصر پھونکوں سے باز نہیں آیا کرتے ان کے لئے ڈنڈا استعمال کرنا بھی منشاء شریعت ہے۔

کاش! اکابر تبلیغی جماعت کے اندر جو بے اعتدالیاں پیدا ہو رہی ہیں ان پر غور فرمالیں بصورت دیگر علماء دیوبند سے تصادم کسی صورت مفید نہیں رہے گا۔ **(مروّجہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ' صفحہ نمبر 22)**

ابرہیم یوسف باوا تبلیغی، (خادم: امدادیہ دارالتبلیغ برطانیہ)

جب مرکز نظام الدین والے اصلاح ہی نہیں چاہتے۔

(تبلیغی جدوجہد جلد 6 صفحہ نمبر 1، جنوری۔فروری۔مارچ 2004۔شمارہ نمبر 1)

فقیہ العصر حضرت مفتی محمد عیسٰی گورمانی صاحبؒ کی تحقیقی رائے۔

موجودہ تبلیغی جماعت کے تحت علماء کرام اور علّامہ حضرات ایسے عناصر جمع ہو گئے ہیں۔جن پر لوگوں کا اعتماد بڑھ گیا ہے، اور انہوں نے غلوّ اختیار کیا ہے۔ آئے دن اپنے بیانات میں راہ اعتدال سے ہٹا کر لوگوں کو اپنے پیچھے لگانے کی کوشش کر رہے ہیں، ان میں جماعتی تعصب پیدا ہو گیا ہے۔اپنے گروہ کے آدمی کو اچھا خیال کرتے ہیں۔خواہ وہ فاسق، فاجر، اَن پڑھ، جاہل ہو دوسرے کو حقیر سمجھتے ہیں۔گو وہ عالم، فاضل، صالح، دیندار ہو۔مجاہدین کو تختہ مشق بنانا اور جہاد و قتال فی سبیل اللہ کی نفی کرنا، کہ یہ وقت جہاد کا نہیں ہے، اور اسوقت جہاد کہیں نہیں ہو رہا۔شیخین صحابہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت کی تنقیص کرنا، کہ ان سے غلطیاں سرزد ہوئی تھیں، اور ہوئی ہیں، یہ ''سو (100) نمبر'' نہیں لے سکے، یہ نہ ''معصوم'' تھے اور نہ ''محفوظ''۔ جمہور علماء کرام خصوصاً علماء دیوبند کی خدمات پر تنقید، اور انگریزوں کے خلاف ان کی مساعیٔ جمیلہ، جہاد شاملی وغیرہ کو غلط قرار دینا۔اسکے برعکس جن لیڈروں نے فرقہ بندی کی اور تکفیر کا بازار گرم کیا یا اجتہاد کے نام سے امت میں انتشار پھیلایا اور افتراق پیدا کیا، انکو امامت اور پیشوائی کا درجہ دینا، وغیر ذالک۔ یہ ایسی باتیں نہیں تھیں، جن سے

صَرفِ نظر کیا جاتا، انکا مؤاخذہ ضروری تھا۔اہل علم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان غلط نظریات کا نوٹس لیں۔

(مروّجہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ‘ صفحہ نمبر 20)

مولانا راشد اقبال فیروز آبادی صاحب کی تحقیقی رائے۔

تبلیغی جماعت نام تو بڑا پیارا ہے۔لیکن یہ آستین کے سانپ بن چکے ہیں یہ دیگر فرقہ باطلہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ یہ ایمان کے لٹیرے بن چکے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ مسجد میں رہنا ہے تو درس قرآن بند کرو اور فضائل اعمال پڑھو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔الہ آباد فیروز پور میں منظم طریقے سے یہ کوشش کی گئی کہ مرکز والوں نے ہر مسجد کے امام کو بلا کر حکم دیا کہ درس قرآن بند کرو۔فضائل اعمال پڑھو تا کہ ہر مسجد سے ایک ہی پیغام جائے۔میں نے کہا ہر مسجد میں درس قرآن ہونا چاہئے اس سے بڑھ کر اور کونسا پیغام ہوسکتا ہے۔تو کہنے لگے یہ ہمارے بڑوں کی ترتیب نہیں ہے۔معلوم نہیں ان کے بڑے کون ہیں جو قرآن سے بغض رکھتے ہیں۔صبح کی نماز کے بعد ہونے والے درس قرآن کو بند کرانا چاہتے ہیں۔ **(اجلاس علمائے دیوبند پرتاب گڑھ انڈیا 7 مئی 2015)**

حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحبؒ

آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل بلا تحقیق وعظ کہتے ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ آیت {وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ} کے تحت لکھتے ہیں کہ علم کی شرط ہونے سے معلوم ہو گیا کہ آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل وعظ کہتے ہیں اور بلا تحقیق روایات احکام بے دھڑک بیان کرتے ہیں وہ سخت گنہگار ہوتے ہیں اور سامعین کو بھی ان کا وعظ سننا جائز نہیں (بیان القرآن صفحہ نمبر 128)

مولانا عرفان الحق المظاہری صاحب کی تحقیقی رائے۔

اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جو حسن ظن جماعت کے بارے میں تھا محمود گنگوہی کے فتاویٰ مولوی سعد کے بیان اور الیاس صاحب کے ملفوظات پڑھنے کے بعد ساری عقیدت کافور ہوگئی ہے۔ یہ گڑبڑی مولوی الیاس کے زمانہ سے آئی ہے۔مولوی الیاس کو الہامی نبی کہا جاتا ہے۔مفتی بجائے اسکے کہ کفر کا فتویٰ دے

صرف یہ کہہ کرٹالتا ہے کہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔رئیس المتکلمین نے فرمایا کہ لوگوں کو دھوکہ لگا کہ مولوی الیاس اپنے آدمی تھے اور انکی غلطیوں کو نظر انداز کیا گیا۔مولانا نعیم الرحمن صاحب نے ملفوظات اور مکتوبات سے کچھ حوالے نوٹ کئے ہیں جو سراسر گمراہ کن ہیں۔

اور ننانوے فیصد تبلیغی جماعت کی اصلاح ممکن نہیں ایک فیصد اگر اللہ اپنی قدرت سے چاہے تو۔

تبلیغی جماعت کے خلاف اجلاس علمائے دیوبند، پرتاب گڑھ، انڈیا 7 مئی 2015

اس جلسہ کے بیانات آپ اس ویب سائٹ پر بھی سن سکتے ہیں۔ **www.difaetabligh.wordpress.com**

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ کی تحقیقی رائے۔

حضرت نے اکابر تبلیغی جماعت مولانا یوسف صاحب سے فرمایا۔جب دین کے دوسرے شعبوں کا فناء ہونا تمہیں ضروری محسوس ہوگا تو یہ تمہارا گمراہی کی طرف پہلا قدم ہوگا۔۔۔۔**بحوالہ: ماہنامہ خدام القرآن**

مولانا عرفان الحق المظاہری کی تحقیقی رائے۔

قادیانی کوظلّی، بروزی نبی کہنے پر ملعون، اور مولانا الیاس کو ''الہامی نبی'' قرار دیکر ایمان کے ٹھیکیدار بنے رہنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔

اب تو کفریات بھی بکی جارہی ہیں۔قادیانی مرزا غلام قادیانی کوظلّی، بروزی نبی قرار دے کر مردود وملعون ٹھہریں اور ان کا رشتہ ایمان واسلام سے کٹ جائے مگر یہ داعیان دین مولانا الیاس صاحب کو ''الہامی نبی'' مان کر اسلام کے ٹھیکیدار ہی بنے رہیں؟ آخر یہ کہاں کا انصاف ہے اور کون سا اسلام ہے۔آیات جہاد کو اپنی مخترعہ چلت پھرت پر فٹ کر کے جہاد فی سبیل اللّٰہ کے سارے ثواب کا خود کو مصداق سمجھنا بلکہ بقول مولانا الیاس صاحب جہاد سے بھی افضل واعلیٰ سمجھنے کا تصور روز اول ہی سے ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے جس پر ہر زمانے میں نکیر ہوتی رہی ہے۔(بقیہ: صفحہ نمبر 142)

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (دامت برکاتہم) فرماتے ہیں۔

عملاً جہاد کو منسوخ سمجھا جاتا ہے گویا کہ جہاد کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں۔

مفتی صاحب اپنے فتاویٰ عثمانی میں تبلیغی جماعت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

''یہ بات احقر کی فہم ناقص سے بالاتر ہے کہ تبلیغ میں نکلنے پر ہمیشہ صحابہ کرام ؓ کے جہاد کے واقعات سے استدال کیا جاتا ہے۔لیکن عملا جہاد کے بارے میں طرز عمل یہ ہے کہ گویا جہاد کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسے عملا منسوخ سمجھا جاتا ہے اور جہاد کی بعض اوقات مخالفت بھی کی جاتی ہے'' بحوالہ: فتاویٰ عثمانی، جلد اول، صفحہ نمبر ۲۴۲

عالم کبیر، حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی (نوّراللہ مرقدہ) کی تحقیقی رائے۔

تبلیغ والے جہادی آیات کو توڑ مروڑ کر تبلیغ پر چسپاں کررہے ہیں تو یہ قرآن میں تحریف ہے جو کہ صریح کفر ہے۔

-----------------------------(خطبات الرشید، جلد4، ص295)

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا الطاف الرحمن بنوی صاحب کی تحقیقی رائے۔

ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کررہے ہیں۔

ہماری حکومتیں اور روشن خیال طبقے اپنے انداز سے کفر کی پشتبانی کرتے ہیں اور اسلام کے یہ احمق دوست (تبلیغی) ان سے بڑھ کر ایک خطرناک انداز سے کفر کی آبیاری کررہے ہیں۔

بحوالہ: موجودہ تبلیغی جماعت حق صریح سے انحراف کی راہوں پر۔۔۔صفحہ 48

یہ اسلام کی خدمت ہے یا کفر کی؟

(یہ جماعت) کس طرح سے ایسی کافرانہ تبدیلی سے دوچار ہوئی کہ جہاد جیسے قطعی منصوص حکم سے نہ صرف اپنا دامن چھڑا رہی ہے بلکہ جہاد ہی کی وجہ سے قرآن کو پوری امت سے دیس نکالا دینے کی سرگرمیوں میں مصروف ہے کیا واقعی یہ اسلام کی خدمت ہے یا کفر کی؟

بحوالہ: موجودہ تبلیغی جماعت حق صریح سے انحراف کی راہوں پر۔۔۔صفحہ 35

مناظر اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں۔

العیاذ باللہ کس قدر کفریہ کلمات زبانوں سے بکے جارہے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو زھر کی گولیوں پر چینی لگا کر کھلائی جارہی ہے۔اور ایمان کی محنت کی آڑ میں کفر کو مضبوط کیا جا رہا ہے اور دلوں میں نفاق کا بیج بویا جارہا ہے۔

(بقیہ: صفحہ نمبر 57)

داعیِ اسلام حضرت مولانا محمد عزیز صاحب (سابق امام تبلیغی مرکز کراچی) فرماتے ہیں۔

اگر یہ باتیں دوسرے لوگ کرتے تو کب کا ہمارے علماء نے گمراہی کا فتویٰ دے دیا ہوتا۔

جن خلاف شریعت باتوں کی آج تبلیغ ہورہی ہے اگر یہ باتیں دوسرے مسلک کے لوگ کرتے تو کب کے ہمارے علماء حضرات نے گمراہی کا فتویٰ دے دیا ہوتا مگران تبلیغیوں کو اپنا سمجھ کر یہ خاموش ہیں۔

راقم اس بات کا گواہ ہے کہ جس وقت مولانا تبلیغی مرکز کے امام تھے تو اس وقت ان سے ملاقات ہوئی جس میں انہوں نے بتایا کہ میں تو سمجھاتا رہتا ہوں لیکن یہ لوگ مانتے نہیں۔

نوٹ: جنہوں نے بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک دنیا بھر کے ملکوں میں وقت لگایا اور ساتھ ساتھ ان کو سمجھاتے بھی رہے۔مگر آخر کار ان کو مرکز سے نکال دیا۔اسی طرح کئی علماء حق کو حق بات کہنے پر نکال دیا۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب (دامت برکاتہم) کی تحقیقی رائے۔

اللہ تعالیٰ کے صریح احکام سے متنفر کرنا کفر نہیں تو کفر کیا ہے۔

مقام صد افسوس ہے کہ موجودہ زمانے میں بعض قاصرین فی العلم وطلب نے اپنی نام نہاد تبلیغی نظریات میں اس قدر غلو اور تجاوز عن حد اعتدال اختیار کر رکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس طریق کو مباح کہا جاسکتا تھا لیکن اس کو ضروری لازم کہہ کر بدعت ضلالہ میں مبتلا ہو گئے اور خود ساختہ طریقہ تبلیغ کو جہاد فی سبیل اللہ قرار دے کر اصل جہاد فی سبیل اللہ فریضہ کی اہمیت کم کرنے کے جرم عظیم کے مرتکب ہو کر بھی ثواب عظیم کے امیدوار ہیں بدعتیوں کی یہی خصلت ہوتی ہے اور بعض تبلیغی بزرگ تو صرف اہمیت ہی نہیں بلکہ قتال فی سبیل اللہ سے اپنے کارکنوں کو متنفر کر دیتے ہیں جو صریحاً کفر کے زمرے میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کے صریح احکام سے متنفر کرنا کفر نہیں تو کفر کیا ہوگا۔

گزارش! ان علماء کرام سے جو حسن ظن اور عدم تحقیق کی بناء پر اس دین دشمن جماعت جو تبلیغی جماعت کے بہروپ میں لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہی ہے تحقیق کر کے انکی اصلیت معلوم کر کے انکی بیخ کنی کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ حق والوں کی مدد فرمائے۔

(مصنف: انکشاف حقیقت۔حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب۔فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی)

یہ کھلا ہوا کفر ہے (مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَاباً مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورۃ التوبۃ 31)

ٹھرالیا انہوں نے اپنے عالموں اور بزرگوں کو خدا اللہ کے سوا۔۔۔

علماء وعباد کو معبود بنانے کا الزام ان پر عائد کیا گیا ہے اگر چہ وہ صراحۃً ان کو اپنا رب نہ کہتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اطاعت مطلقہ جو خالصاً اللہ جل شانہ کا حق ہے اس حق کو ان کے حوالے کر دیا تھا کہ ہر حال میں ان کے کہنے کی پیروی کرتے تھے۔اگر چہ ان کا قول اللہ اور رسول کے خلاف ہی کیوں نہ ہو تو ظاہر ہے کہ کسی کی ایسی اطاعت کرنا کہ اللہ ورسول کے فرمان کے خلاف بھی کہے تو اس کی اطاعت نہ چھوڑے یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی کو اپنا رب اور معبود کہے جو کھلا ہوا کفر ہے۔۔۔آیت میں مسلمانوں کو مخاطب بنا کر یہود و نصاریٰ کے علماء ومشائخ کے ایسے حالات کا ذکر ہے جن کی وجہ سے عوام میں گمراہی پھیلی مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے شاید اس طرف اشارہ ہے کہ اگر چہ یہ حالات یہود و نصاریٰ کے علماء ومشائخ کے بیان ہو رہے ہیں لیکن ان کو بھی اس سے متنبہ رہنا چاہئے کہ ان کے لیے ایسے حالات نہ ہو جائیں۔معارف القرآن، جلد 4، صفحہ نمبر 365

نہ تیرا خدا کوئی اور ہے نہ میرا خدا کوئی اور ہے

یہ جو راستے ہیں جدا جدا یہ معاملہ کوئی اور ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بارے میں بے شمار جگہ حکم دے رہا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکرات سے نہ روکنے والوں کے بارے میں خطرناک وعیدیں سنا رہے ہیں۔اور تبلیغی علماء ومشائخ اس کام سے منع کرتے ہیں کہ منکرات کو نہ چھیڑو اور ہم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مکلف ہی نہیں اور جماعت والے اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اکرمؐ کے فرامین کو چھوڑ کر اپنے بڑے علماء ومشائخ کے احکامات پر عمل پیرا ہیں۔

مفتی تقی عثمانی صاحب (دامت برکاتہم) فرماتے ہیں۔

کفر کا فتویٰ لگانا مشکل ہے البتہ یہ اجتہادی اختلاف نہیں حق و باطل کا اختلاف ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی فرد یا جماعت جہاد کی ابتدائی فرضیت سے انکار کردے جبکہ وہ نصوص قعطیہ سے ثابت ہے اور وہ جماعت صرف دفاعی جہاد کی قائل ہو تو شریعت میں ایسی جماعت کی کیا حیثیت ہے؟ ایسی جماعت کے طرف کفر یا ضلالت کی نسبت کرنا درست ہے؟ یہ تو میں نے عرض کردیا کہ یہ نقطہ نظر بالکل غلط ہے کہ جہاد صرف دفاع کے لئے مشروع ہوا ہے۔لیکن جو شخص یا جماعت اس نقط نظر کی قائل ہو اس پر کفر کا فتویٰ لگانا بھی مشکل ہے اس لئے کہ تکفیر ایک ایسی چیز ہے جس میں بہت احتیاط لازم ہے اس لیے جو شخص یا جماعت مطلق جہاد کی منکر ہو اس پر بے شک کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا کیونکہ جہاد کی مشروعیت دین میں سے ہے لیکن جو شخص یا جماعت دفاعی جہاد کی قائل ہے اور ابتدائی جہاد کی مشروعیت سے انکار کرتی ہے تو وہ جماعت ماؤل (تاویل کرنے والی ہے) اور ماؤل کو کفر نہیں کہا جائے گا۔اس لئے اس جماعت کو کافر نہیں کہیں گئے۔

البتہ یہ نقط نظر بالکل غلط اور باطل ہے اور یہ صرف اجتہادی اختلاف نہیں ہے بلکہ حق و باطل کا اختلاف ہے اور ابتدائی جہاد سے انکار کرنے والے کو یہ کہا جائے کہ یہ باطل پر ہے حق پر نہیں ہے لیکن کفر کا فتویٰ نہیں لگائیں گے۔

(صفحہ نمبر ۲۰۷ جلد نمبر ۲ تقریر ترمذی)

حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم) کا خط مفتی تقی عثمانی صاحب کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بخدمت جناب ابنِ حضرت مفتی اعظم پاکستان

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

حضرت والا آپ کی تقریر ترمذی، جلد دوم، صفحہ نمبر 10 آپ نے لکھا ہے کہ ایک بہت ہی بڑے مقتدر تبلیغی بزرگ جن کا مجھے خط ملا۔جسکا سارا رخ اس طرف تھا کہ اس وقت جہاد کی طرف توجہ کرنا جہاد کے بارے میں سوچنا کوئی

اقدام کرنا جہاد کی بات کرنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔اور آگے آپ نے ہی یہ بھی لکھا کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔یہ ایسی بات نہیں ہے کہ جس پر خاموش رہا جائے۔

اوراسی تقریر مذی کے صفحہ نمبر 14 پرآپ نے لکھا کہ تبلیغی امراء بعض دفعہ یہ فیصلہ کرلیتے ہیں کہ ہمارا یہ کام تبلیغ فرض عین ہے۔اوراس طریقے سے یہ فرض عین ہے جس طریقے سے ہم کررہے ہیں۔

ان باتوں پر کفر کا فتویٰ لگانا تو مشکل ہے۔لیکن یہ اجتھادی غلطی نہیں حق و باطل کا مسئلہ ہے۔یعنی تبلیغیوں کے یہ بیانات باطل ہیں حضرت قبلہ مفتی صاحب اس پر میں گزارش کرونگا کہ جس جماعت کے نظریات باطل آپ اپنی تقریر ترمذی میں لکھ رہے ہیں،اسی تقریرِ ترمذی میں یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں جماعت کا مخالف ہوں۔اسکا مطلب یہ ہوا کہ آپ حق کی حمایت میں بھی ہیں اور باطل کی بھی حمایت کرتے ہیں۔اور جن کی باتوں کو خطرناک قرار دے رہے ہیں،اور خطرناک بھی ایسی کہ جس پر خاموش نہ رہا جا سکے۔اور پھر آپ اسی جماعت کو مبارک جماعت بھی کہتے ہیں۔اور یہ بھی کہ مجھے کوئی اسکا مخالف بھی نہ سمجھے۔حضرت جسکو آپ اپنی ہی کتاب میں باطل لکھ رہے ہیں۔جسکو جہاد کا مخالف لکھا ہے۔کیا وہ مبارک جماعت ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی جسکو انگریزوں نے نبوت کا تاج اس لئے پہنایا تھا کہ وہ جہاد کی مخالفت کرے۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ۔اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال کہ دین میں حرام ہے یہ جنگ اور قتال

حضرت قبلہ مفتی صاحب سے مودبانہ گزارش کرونگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جہاد کی مخالفت کرے تو مرتد کہلائے اور تبلیغی جماعت جہاد کی مخالفت کرے تو مبارک کہلائے۔کیا یہ جائز ہے۔حضرت کی طرف سے جواب کا منتظر رہونگا۔

قاری فتح محمد

خطیب جامع مسجد حنفیہ، چک 51 جنوبی پٹھان کوٹ، تحصیل وضلع سرگودھا

امیر عالمی تحریک تحفظ ایمان پاکستان

کیا فرماتے ہیں حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب، فاضل دارالعلوم کراچی

میں حیران ہوں کہ ان میں بڑا مجرم کون ہے؟ وہ جو علیٰ الاعلان جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرتا ہے یا وہ ''شیخ الاسلام'' علیٰ الاعلان مخالفت کا علم رکھنے کے باوجود انکی تعریف کرتے ہیں؟ اور اپنے دارالعلوم سے فارغ ہونے والے علماء کرام کو اس دین دشمن جماعت میں بھیجنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ بات تو یقینی ہے، ہی کہ جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرنا منافقت کے بغیر ممکن نہیں۔ اب ان میں کون بڑا منافق ہے یہ غور طلب معاملہ ہے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدارس اور جامعات کے وہ مہتمم حضرات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور گرفت سے بچ جائینگے۔ جو مہتمم حضرات اور اساتذہ کرام اپنے جامعہ کے نئے فارغ تحصیل علماء کرام اور زیر تعلیم طلبہ کی اپنی لاعلمی یا چندہ کے لالچ میں ایک دین دشمن جماعت میں چلے لگانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کیا یہ حضرات اللہ تعالی کے اس صریح فرمان **ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان و اتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب** کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟

کیونکہ اس نام نہاد ''تبلیغی جماعت'' کے بعض دین دشمن کرتوت سے تو ہر باشعور عالم باخبر ہے۔ مثلاً جہاد وقتال مع الکفار کے نہ صرف تارک ہیں۔ بلکہ اس اہم اسلامی فریضہ کے خلاف باقاعدہ ذہن سازی کرتے ہیں۔ لاکھوں نوجوانوں کو جہاد اور مجاہدین سے متنفر کر دیا جہاد کے خلاف جو کام قادیانی اور سرسید نہ کر سکے وہ کارنامہ اس دین دشمن جماعت نے سرانجام دیا۔ اس جماعت کے بڑے مقرر، علیٰ الاعلان سالانہ نمائشی اجتماع میں جہاد اور مجاہدین کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ اس نام نہاد تبلیغی جماعت کا یہ جرم ہی دین دشمنی کی اٹل دلیل ہے۔۔

ابوالفضل عبدالرحمن فاضل دارالعلوم کراچی، مصنف انکشاف حقیقت

حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب فرماتے ہیں۔

کسی عالم کا کسی جماعت کے قرآنی عقائد و اسلامی نظریات جانے بغیر فتویٰ دینا کہ اس جماعت پر خیر کا غلبہ ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ننا وے فیصد قرآنی احکامات کو حق و سچ مانتا ہے۔ اور اس کی دعوت کو بھی پھیلاتا ہے۔ مگر ایک حکم جہاد سے مسلمانوں کو متنفر کرتا ہے۔ اسکے خلاف پروپیگنڈہ کر کے مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کرتا ہے۔

جس کی وجہ سے مسلمان آیات جہاد کے دنیا بھر میں منکر بنتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب میں آپ نے پڑھا کہ ایک تبلیغی مولانا فیض الباری صاحب کے سامنے کہتا ہے کہ جو حکم مکہ میں نہیں آیا میں اسے نہیں مانتا یعنی جہاد کو نہیں مانتا۔ (معاذ اللہ) تو اس طرح مسلمانوں کو قرآنی آیات کا منکر بنانے والی جماعت کے بارے میں بغیر تحقیق کے یہ فتویٰ دینا کہ اس جماعت میں خیر کا غلبہ ہے۔ اس فتویٰ کی رو سے جتنے لوگ بھی اس جماعت میں جانے والے گمراہ ہونگے۔ اور جہاد کے منکر بنیں گے ان سب کا گناہ بھی اس مفتی کو ملے گا جس نے ان کی حمایت کا فتویٰ دیا ہوگا۔

بغیر تحقیق کے کسی کے بارے میں خیر کا فتویٰ دینے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

بغیر تحقیق کسی جماعت کے گمراہ کن نظریات اور حدود شرعی سے تجاوزات فقہ واقع سے بے خبر ہو کر اس کے حق میں صرف حسن ظن کی وجہ سے فتویٰ دینا کہ اس جماعت پر خیر کا غلبہ ہے اس فتویٰ کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

اسکی ایک مثال یہ ہے کہ ایک ڈرم میں ننانوے جگ دودھ کے ڈالیں اور ایک جگ پیشاب کا اب اس ڈرم میں غلبہ تو دودھ ہی کا ہے۔ مگر ایک پیشاب کے جگ نے سارے دودھ کو ناپاک کر دیا۔ اگر چہ اسمیں غلبہ دودھ ہی کا مگر اسے کوئی بھی نہیں پیئے گا۔

آخرت میں نجات عقائد کی درستگی پر ہوگی نہ کہ اعمال پر۔ نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔

حضرت مولانا صدر الدین (مدظلہ) کی تحقیقی رائے۔

بلاشبہ تبلیغی کام اپنی جگہ ایک نیک اور اچھا کام ہے بشرطیکہ علماء حق کی نگرانی و سرپرستی میں ہو ورنہ فتنہ ہے۔

جماعت کا امیر اور بیان و تعلیم کرنے والا جاہل ہو اور کچھ کا کچھ بولتا ہو تو ایسی تبلیغ سے بجائے فائدہ کے نقصان ہی نقصان ہے۔ آج کی تبلیغ میں تبلیغ کا ڈھانچہ رہ گیا ہے۔ روح نکل چکی ہے اس لئے کہ ہر جگہ تنقیدیں اور شکایتیں سننے میں آتی ہیں۔ اگر اس پر جلد قابو نہ پایا گیا تو اللہ ہی جانے کتنے لوگ گمراہ ہونگے۔

(تبلیغی جدوجہد جلد 6 صفحہ نمبر 1، جنوری۔ فروری۔ مارچ 2004۔ شمارہ نمبر 1)

شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب (دامت برکاتہم) پانی سر سے گذر گیا ہے تو قضیہ عوام کے سامنے رکھنا ضروری ہے۔

تبلیغی جماعت کے غلو سے متعلق لکھتے ہیں "اپنوں کی غلطی اپنے بتائیں: یہ اس سے بہتر ہے کہ پرائے پکڑیں۔ (غلو فی الدین صفحہ نمبر 19) حضرت مفتی صاحب (دامت برکاتہم) آگے لکھتے ہیں: یہاں ایک سوال ہے کہ جماعت کا غلو جماعت کے بڑوں کو سمجھانا چاہئے، اس کو پبلک کے سامنے نہیں رکھنا چاہئے۔اس کا جواب یہ ہے کہ پانی سر سے گذر گیا ہے اب جماعت کے عوام وخواص " أنا أنا ولا غیری " کے زعم میں مبتلا ہو گئے ہیں، پس جب بات خواص تک محدود نہیں رہی تو قضیہ عوام کے سامنے رکھنا ضروری ہے۔۔۔۔ (غلو فی الدین صفحہ نمبر **20**)

شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب (دامت برکاتہم) کی تبلیغی جماعت کی گمراہی سے متعلق تحقیقی رائے۔

تبلیغی جماعت میں یہ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے کہ ہم ہی دین کا کام کر رہے ہیں اور حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا کام کر رہے ہیں۔ یہ غلط کہتے ہیں، اس غلط کہنے کا نتیجہ کیا ہے؟ اگر انکی اصلاح نہیں ہوئی تو بہت جلد یہ تبلیغ والے مسلمانوں کا ایک فرقہ بن جائیں گے۔ وہ برا دن مجھے نظر آتا ہے، وہ برا دن مجھے نظر آرہا ہے، اگر ان کی ذہنیت صحیح نہیں ہوئی تو بہت جلد یہ تبلیغ والے مسلمانوں کا ایک الگ فرقہ بن جائیں گے۔اور ہمیں اپنے قلم سے لکھنا پڑے گا یہ گمراہ فرقہ ہے۔خطاب بہ علماء۔ بمقام: بنگلور ہندوستان۔ بتاریخ: **16 فروری 2008**

دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب کی تحقیقی رائے کے متعلق فتویٰ

3 ستمبر 2016

سوال #68784

میرا سوال یہ ہے کہ کیا مفتی سعید احمد پالن پوری تبلیغ کے خلاف ہیں یا نہیں؟ کیونکہ میرے پاس واٹس اپ پر ان کی

رائے یعنی فتوی آیا ہے کہ تبلیغ الگ فرقے کا روپ لے رہی ہے اگر ایسا ہے تو کیا میں جماعت وتبلیغ کے کام کو کرنا یا اس میں جڑنا چھوڑ دوں؟ اب میں ایک ماہ سے اس بات پر فکر مند ہو گیا ہوں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ رات کو نیند بھی نہیں آتی، پریشان ہوں، اپنا مقصد سمجھ نہیں آتا آپ ہی بتائیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔

جواب 68784#

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب یا دار العلوم دیوبند کا کوئی عالم تبلیغ کے خلاف نہیں ہے، ہاں کچھ تبلیغ والے اعتدال سے ہٹ کر جو غلو کی باتیں کرتے ہیں، اور بہت سی اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں، مثلاً:

(۱) خالص جہاد سے متعلق آیاتِ قرآنی کو تبلیغ پر فٹ کرتے ہیں، جو قرآن میں ایک طرح کی تحریف ہے۔

(۲) مدارس دینیہ بیکار ہیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، علم دین جماعت میں نکلنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۳) علماء نے اب تک کیا کیا؟ انہوں نے کوئی کام نہیں کیا، جو کچھ دین پھیلایا ہے علماء نے نہیں پھیلایا ہے بلکہ تبلیغی جماعت نے پھیلایا ہے۔ علماء نے ۴ / فیصد دین کا کام کیا ہے ۹۶ / فیصد جماعت والوں نے کیا ہے وہ بھی علماء نے اللہ واسطے نہیں کیا بلکہ تنخواہ لے کر کیا ہے۔

(۴) اگر کہیں کوئی عالم قرآن پاک کی تفسیر بیان کرتے ہیں تو اسے روک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صرف فضائل اعمال پڑھی جائے گی اور کوئی کتاب نہیں پڑھی جائے گی۔

(۵) تقویٰ اور تزکیہ نفس حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، جماعت میں نکلنے سے سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔

(۶) جو عالم سال کا چلہ نہ لگائے اسے امام و مدرس نہیں رکھتے، اور اگر لاعلمی میں رکھ لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے سال کا چلہ نہیں لگایا ہے تو اسے امامت اور مدرسی سے ہٹا دیتے ہیں، اسے اپنی لڑکی نہیں دیتے۔

(۷) علماء کو حقیر سمجھتے ہیں، ان سے آئے دن بحث کرتے ہیں۔

(۸) جو شخص چلہ نہ لگائے ہوئے ہو اسے دیندار کیا اسے مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔

(۹) جو شخص مروجہ نظام الدین والی تبلیغ میں نہ لگے، خواہ وہ کتنا ہی زیادہ دین کا کام کرے اسے دین کا کام نہیں سمجھتے، اس طرح کی بہت سی باتیں ہیں جن کو دیکھ کر مفتی سعید صاحب پالن پوری ہی نہیں بہت سے علماء اور

بزرگان دین کی زبانی ہم نے یہ جملہ سنا ہے کہ یہ تبلیغی جماعت ایک نیا فرقہ بنتی جارہی ہے قرآن وحدیث کے طریقوں کو چھوڑ کر اپنا طریقہ اور نیا دین اختیار کرتی جارہی ہے، یہ سب حالات دیکھ کر پڑھا لکھا دیندار اور سنجیدہ آدمی واقعی فکر مند ہو گیا ہے۔ اور اِس وقت مرکز نظام الدین میں بھی کچھ اسی طرح کے حالات کو دیکھ کر تبلیغ کے ذمہ دار حضرات بھی فکر مند ہی نہیں بلکہ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ یہ سب باتیں محض اعتدال سے ہٹنے کی وجہ سے پیدا ہوئیں، آپ جماعت کے کام کو نہ چھوڑیں ضرور کریں، مگر اعتدال سے نہ ہٹیں، حضرت مولانا الیاس صاحب نے جس نہج اور جس اصول پر کام شروع کیا تھا اسی اصول اور اسی نہج پر کام کریں تو ان شاء اللہ کوئی انگلی نہ اٹھائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

3 ستمبر 2016 daruliftа-deoband.com

تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کاندھلوی کی گمراہ کن دعوتی باتوں پر دارالعلوم دیوبند کے دیگر فتاویٰ، صفحہ نمبر 53 پر دیکھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو (یعنی اہل علم)
اللہ تعالیٰ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔
(معجم طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ نمبر 240)

کیا فرماتے ہیں علماء دین! اس شخص کے بارے میں جو قرآن بھی پڑھتا ہے اور اسکی مخالفت بھی کرتا ہے۔

اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا کلمہ بھی پڑھتا ہے اور آپ ﷺ کے فرمان کی نافرمانی بھی کرتا ہے۔

(1) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔آپ کہہ دیجئے اے کافرو۔۔۔(الکافرون 1)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔کافر کو بھی کافر مت کہو

(2) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔۔۔۔۔(النساء 101)

اور مخالفت قرآن میں کہتا ہے کہ۔۔۔ہمارا صرف نفس اور شیطان ہی دشمن ہیں۔اور کوئی دشمن نہیں۔

(3) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔کافروں کی دلی خواہش ہے کہ تم اسلحہ اسباب سے غافل ہو جاؤ پھر تم پر حملہ کر دیں گے سب ملکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(انساء 101)

اور مخالفت قرآن میں کہتا ہے کہ۔۔۔اسلحہ اسباب سے کچھ نہیں ہوتا اسکا خیال ہی دل سے نکال دو۔

(4) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ مارو کافروں کی گردنوں پر۔۔۔۔۔(الانفال 12)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔کافروں کو مارنے سے تو وہ بچارے جہنم میں چلے جائیں گے۔

(5) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو قتل کر ڈالو یہی ہے سزا کافروں کی۔(البقرہ 191)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو کلمہ والی گولی سے علاج کرو۔تاکہ وہ بھی جنت میں جائیں تم بھی۔

(6) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔اے نبی۔جہنمیوں (جہنم میں جانے والے کافروں) کے بارے میں آپ سے کچھ باز پرس نہیں ہوگی۔(البقرہ 119)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ایک ایک کافر جو بھی جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری اُمت سے پوچھ ہوگی۔

(7) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ اے نبی کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔(التحریم 9)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ہمارے نبی نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔

(8) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھ والے سخت ہیں کافروں

پر۔۔۔(الفتح 28)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ ہمارے نبی کی محنت سے صحابہ کافروں کیلئے بڑے ہی نرم دل بن گئے تھے۔کہ راتوں کو ان کیلئے ہدایت کی دعائیں مانگتے اور دن کو ان پر محنت کرتے تھے۔

(9) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ بدلہ لینا تم پر فرض کر دیا ہے۔۔۔۔۔(البقرہ 178)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ ہمارے نبی بدلہ لینے والے نہیں تھے۔

(10) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔اے نبی آپ لڑیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔(النساء 84)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔

(11) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔(ال عمران 146)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔لڑنا بھڑنا نبیوں کا کام نہیں۔

(12) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔لڑو اُن لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر نہ آخرت پر۔(التوبہ 29)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ ہمارے نبی نے کبھی اقدامی جہاد نہیں کیا۔

مخالفین قرآن۔۔۔کافروں کے ہمدرد۔۔۔منکرین جہاد۔۔۔قادیانی کے ہم مشن کون؟

قرآن کے مطابق تبلیغ کرنے والے یا قرآن کی مخالفت میں تبلیغ کرنے والے؟

(13) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔لڑو اب اللہ ان (کافروں) کو تمھارے ہاتھوں سے عذاب دے گا۔

(التوبہ 14)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اللہ جب چاہے گا کافروں کو اپنی قدرت سے عذاب دے گا ہمیں اُس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔

(14) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ اگر (تم جہاد کیلئے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔۔۔(التوبہ 39)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اگر ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک

عذاب دے گا۔

(15) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔(الانفال 2)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ایمان صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے سے ہی بڑھتا ہے۔اور کسی چیز سے نہیں بڑھتا(معاذ اللہ یعنی قرآن سے نہیں)

(16) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔لڑنا تم پر فرض کر دیا ہے اور وہ تمھیں ناگوار لگتا ہے ایک چیز جس کو تم ناپسند کرتے ہو اس میں خیر ہے۔۔۔(البقرہ 216)

نوٹ: اللہ تعالیٰ لڑنے والے کام میں خیر بتاتا ہے اور نادان نہ لڑنے میں۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر لڑنا فرض فرمایا ہے جہاد نہیں فرمایا۔

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔کیا تم نے جہاد کا مطلب لڑنا ہی سمجھ لیا ہے جہاد کا مقصد تو دین کیلئے جدوجہد کرنا ہے اور وہ ہم بڑا جہاد کر رہے ہیں۔

(17) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔حکم ہوا ان لوگوں کو لڑنے کا جن سے کافر لڑتے ہیں۔۔(الحج 39)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔جب تک ہمارے بڑے اجازت نہیں دیں گے ہم نہیں لڑیں گے۔

(18) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔۔۔(ال عمران 32)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔جتنا دین کو بہتر ہمارے بڑے سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہی کریں گے۔

(19) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔ برابر نہیں بیٹھنے والے اور لڑنے والے اللہ نے بلند کیا درجہ اور اجر عظیم اُن مجاہدین کا جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔۔(النساء 95)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔ یہ ہے سب سے اُونچا اور سب سے اعلیٰ دین کی محنت کا کام جو ہم کر رہے ہیں اس میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اور اس کے مقابلے میں دین کے تمام کاموں کو جمع کریں جہاد کو بھی شامل

کر کے تو اُن میں ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔

نوٹ: کیا بہترین امت کا لقب ہمیں قرآن کریم نے مسلمانوں کو نمازی بنا کر ذکر کرتے ہوئے قرآنی احکامات کیخلاف پروپیگنڈہ پھیلانے والی دعوت کے کام پر دیا ہے۔

(20) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔جنہوں نے روکا دوسروں کو اللہ کے رستے سے اُن کے اعمال تباہ ہو گئے۔ (محمد 1)

اللہ محبت کرتا ہے ان سے جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔(الصّف 4)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اللہ 70 مرتبہ پہلے رحمت کی نظر سے جسے دیکھتا ہے اُسے ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے قبول کرتا ہے۔

(نوٹ: کیا اللہ تعالیٰ قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کرنے والوں کو پہلے ستر مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر قبول کرتا ہے۔معاذ اللہ)

(21) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔وہی تو ہے (اللہ) جس نے بھیجا رسول دین حق کے ساتھ سچا دین دے کر تا کہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر خواہ مشرکوں کو بُرا کیوں نہ لگے۔۔۔(التوبہ 33)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اللہ نے نبی کو دنیا میں صرف اور صرف دعوت والا کام دے کر ہی بھیجا ہے۔اور کسی مقصد کیلئے نہیں بھیجا۔(یعنی غلبہ اسلام کیلئے نہیں بھیجا، معاذ اللہ، مخالفت قرآن کس انداز میں)

(22) قرآن میں پڑھتا ہے کہ۔۔۔لڑو اُن سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فتنہ اور دین ہو جائے سارا ایک اللہ کا۔۔(البقرہ 193)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں دین تو دنیا میں صرف اسی دعوت کی محنت سے ہی آئے گا جو ہم کر رہے ہیں اور کسی محنت سے نہیں۔۔۔(معاذ اللہ)

(23) قرآن میں پڑھتا ہے کہ، بلاشبہ اللہ نے خریدا ہے مسلمانوں کی جان اور مال کو اس قیمت پر کہ ان کیلئے جنت ہے۔وہ لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اسپر وعدہ ہے۔(التوبہ 111)

اور قرآن کی مخالفت میں کہتا ہے کہ۔۔۔اللہ نے ہماری جان و مال کو صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے

ہی خریدا ہے اور کسی کام کیلئے نہیں خریدا۔ (یعنی لڑنے کیلئے نہیں خریدا) معاذ اللہ

قرآنی فتویٰ :اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (ہود 19-18)

سچے تبلیغی کون؟ قرآن وسنت کے مطابق تبلیغ کرنے والے علماء دین یا قرآن وسنت کے خلاف تبلیغ کرنے والے بے دین؟

قرآنی فتویٰ: جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جس کو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔۔۔۔۔۔ (البقرہ 159)

القرآن: یہی لوگ ہیں کہ لعنت کی اللہ نے ان پر اور کر دیا ان کو بہرہ اور اندھی کر دیں ان کی آنکھیں۔ کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔۔۔۔۔۔ (محمد 24)

باغباں جب چور ہو پھر کون رکھوالی کرے باغ ویراں کیوں نہ ہو مالی جو پامالی کرے

القرآن :ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ (الحجر 9)

وارث الانبیاء علماء حق کے سمجھانے کے باوجود خلاف شریعت باتوں کی تبلیغ کرنے والے چھوٹوں اور بڑوں کا انجام (القرآن) قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ضعیف (چھوٹے اپنے بڑوں سے) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو تمھارے تابع تھے (کہ دین کی جو راہ تم نے دکھائی ہم اُسی پر چلے) کیا تم اللہ کا عذاب ہم پر سے کچھ ہٹا سکتے ہو تو وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمھیں بھی ہدایت کرتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔ کوئی جگہ ہماری رہائی کیلئے نہیں ہے۔۔ (ابراہیم 21)

القرآن: کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کیلئے جہنم کی آگ تیار ہے۔۔۔۔ (التوبہ 63)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقابلہ کرنے والے اس شخص اور اسکی حمایت کرنے والے ان لوگوں کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر خیر کا غلبہ ہے۔ اس شخص کی خلاف شریعت باتیں آپ اس ویب سائٹ پر بھی سن سکتے ہیں۔ **www.difaetabligh.wordpress.com**

نوٹ: اس شخص نے پوری دنیا میں تبلیغ کے نام سے سنگین فتنہ برپا کیا ہوا ہے۔ اور پوری دنیا میں مسلمانوں کے عقائد و ایمان تباہ کررہا ہے اگر آپ حضرات نے اس کی خلاف شریعت باتوں کے خلاف فتویٰ نہ دیا تو قرآنی احکامات کے خلاف اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی نافرمانی کرنے والے کے تعاون میں آپ بھی شریک ہونگے۔

سب سے بہتر جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔۔۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فاضل دارالعلوم دیوبند، مفتی محمد حنیف صاحب کی تحقیقی رائے

تم ایک آیت کا ترجمہ صحیح کرو پھر اسرائیل میں تبلیغ کے نام سے کام کر کے بتاؤ۔

میرے پاس ایک تبلیغی آیا اور کہنے لگا کہ مولانا ہماری حکمت عملی دیکھیں کہ ہم تو اسرائیل کے اندر بھی کام کررہے ہیں، تم مدرسے والے بھی کام کر کے دکھاؤ۔ تو میں نے کہا کہ تم تبلیغ کے بارے میں جتنی بھی آیات قرآن کریم کی دنیا بھر میں پڑھتے ہو اُن میں سے ایک آیت کا صحیح ترجمہ کرو پوری دنیا میں کہیں بھی اور پھر مجھے اسرائیل کے اندر کام کر کے بتاؤ۔ تم تو قرآن حکیم کی ہر ہر آیت کا ترجمہ غلط کرتے ہو۔ اسی لیے تو اسلام کے بدترین دشمن، اسرائیل میں یہودی، امریکہ میں عیسائی اپنے عبادت خانے تمہیں دعوت و تبلیغ کے کاموں کے لئے مرکز بنا کر دیتے ہیں۔ کبھی تم نے سوچا بھی ہے۔

(مہتمم جامعہ ربانیہ) شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم)

تمہارے بڑے اجتماع میں قرآنی احکامات کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔ اسلئے میں نہیں جاتا۔

فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک تبلیغی آیا اور کہا کہ آئیں مولانا سامنے گاڑی کھڑی ہے بیان سن کر آتے ہیں منگو پیر میں تبلیغی اجتماع ہورہا ہے میں نے منع کردیا کہ میں نہیں جاتا اس کے بار بار اسرار اور میرے بار بار منع کرنے کے بعد اس نے کہا کہ آخر آپ کیوں نہیں جاتے وجہ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ لاکھوں کے اجتماع میں تمھارے بزرگ ممبر رسول پر بیٹھ کر قرآن وحدیث کے خلاف باتیں کریں گے اور مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔ اور میں وہاں اگر حق سچ بولوں گا تو تمہارے تبلیغی مجھے ماریں گے اور اگر خاموش گونگا شیطان بن کر بیٹھا رہونگا تو اللہ تعالیٰ آخرت میں فرشتوں سے پٹوائے گا کہ تم نے عالم ہوکر بھی میری سچی کتاب قرآن کا دفاع کیوں نہ کیا۔ اب میں ایسی جگہ کیوں جاؤں جہاں سے مجھے دونوں طرف سے ماریں پڑیں اور نہ جانے میں کسی طرف سے بھی مار نہیں۔ اسلئے میں نہیں جاتا۔

حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔۔۔۔۔۔۔۔(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

گونگا شیطان کیوں کہا گیا ہے کہ کسی دینی مجلس میں قرآن کریم کے خلاف بات ہو رہی ہو اور یہ عالم اور مفتی ہو کر بھی اس وقت قرآن کریم کا دفاع نہ کرے اور نہ ہی اس مجلس سے اٹھ کر جائے تو ہر ہر آدمی یہی سمجھتا ہے کہ یہ قرآن کریم کے خلاف بات نہیں ہو رہی ،اگر یہ بات قرآن کریم کے خلاف ہوتی تو اتنے بڑے بڑے عالم خاموش بیٹھے نہ رہتے اس طرح وہ قرآن وحدیث کے خلاف غلط باتیں حجت بن جاتی ہیں کہ عوام اسے حق اور سچ سمجھتے ہیں لہذا اب جتنے لوگ بھی گمراہ ہوں گے اسکا گناہ اس عالم کو ملے گا جس نے قرآن کریم کا دفاع نہ کیا اور نہ ہی ان مخالفین قرآن کی مجلس سے اٹھا اسی لئے کہا گیا ہے کہ حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

تو نے حق چھوڑا اندیشہ غربت سے فقط
سوچتا ہوں تو احساس سے دل دہل جاتا ہے

ہائے نہ تھی تجھے اس بات سے آگاہی
رزق تو اس دہر میں کتوں کو بھی مل جاتا ہے

حق بات سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کا کہنا ہے۔(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حضرت مولانا حسین صاحب (مدظلہ) کی تحقیقی رائے۔

یا اللہ! کوئی (امام احمد بن حنبل جیسا) مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔

کافی عرصہ سے تبلیغی جماعت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت والجماعت کے مسلک ومزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جارہی ہے اور اس کی غلط تاویلات اور تجاوزات کی نشان دہی کرنے والا کوئی نہیں۔ یا اللہ! کوئی ایسا مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔

یہ راز بھی اب کوئی راز نہیں سب اہل گلستاں جان گئے
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا

ایک ہی شکاری بزرگ کافی تھا ایمان کی تباہی کیلئے
ہر مسجد میں بزرگ بیٹھے ہیں انجام مسلماں کیا ہوگا۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

اسلام کی ابتداء اجنبیت کی حالت میں ہوئی تھی اورایک بار پھر اسلام اُسی اجنبیت کی حالت میں چلا جائے گا، سو مبارک باد ہے غرباء کیلئے۔ پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ غرباء کون لوگ ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ وہ لوگ جولوگوں کے فساد میں مبتلا ہونے کے وقت ان کی اصلاح کریں گے۔

(المعجم الاوسط ج:5 ص 149، و ج 8 ص 308، عن ابو عیاش)

فساد کے زمانہ میں لوگوں کی اصلاح کرنے والے سو سو مبارک باد کے مستحق، مرد مجاہد امام احمد بن حنبلؒ کے جانشین ان علماء دیوبند کے نام

جن کی کتابوں اور بیانات سے باتیں اس کتاب میں لکھی گئی ہیں۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ،

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا شبیر علی تھانویؒ

حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ حضرت مولانا مفتی رشید احمدؒ، مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ،

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ، حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب (نوّر اللہ مرقدہ)

{علماء دیوبند}

حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ۔۔۔مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ دہلویؒ،

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب (دامت برکاتہم) استاذ دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا ارشاد احمدؒ استاذ دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا مفتی محمد حنیف دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا مفتی عبدالمتین قدوائیؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوئیؒ، حضرت مولانا مفتی علی احسنؒ،

حضرت مولانا انظر شاہ قاسمی (دامت برکاتہم)

حضرت مولانا محمد فاروق اترانویؒ المظاہری، حضرت مولانا عرفان الحق المظاہری،

{اکابر علماء دیوبند پاکستان}

شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب (دامت برکاتہم) استاذ جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا نورالہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم) مہتمم جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب (دامت برکاتہم) مہتمم جامعہ ربانیہ ناظم آباد کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عیسیٰ خان صاحب (دامت برکاتہم) فتاح العلوم نوشہرہ گوجرانوالہ،

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نوشہروی (نورّاللہ مرقدہ)،

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب (دامت برکاتہم) مہتمم جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی،

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب (دامت برکاتہم)،

مناظر اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب (دامت برکاتہم)،

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض الباری صاحب (دامت برکاتہم) مانسہرہ،

شیخ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ صاحب (دامت برکاتہم) جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ،

سابقہ امیر تبلیغی جماعت حضرت مولانا انعام الحسن (نورّاللہ مرقدہ)، حضرت مولانا محمد طلحہ (دامت برکاتہم) بن محمد زکریاؒ،

حضرت مولانا ضیاء الحقؒ سابقہ امام تبلیغی مرکز مانسہرہ، حضرت مولانا محمد عزیز صاحب (دامت برکاتہم) سابقہ امام تبلیغی مرکز کراچی،

شیخ الحدیث حضرت مولانا الطاف الرحمن بنوی صاحب (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا محمد صالح صاحب (دامت برکاتہم)، حضرت مولانا سیف اللہ (دامت برکاتہم) مستونگ،

حضرت مولانا مفتی محمد اسمٰعیل صاحب (دامت برکاتہم) احمد پور شرقیہ،

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب (دامت برکاتہم) منڈہ گچھا ہزارہ، حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا مفتی معصوم افغانی صاحب (دامت برکاتہم)، حضرت مولانا عبدالشکور ترمذی صاحب (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب (دامت برکاتہم) راولپنڈی، حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی (دامت برکاتہم)،

حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب (دامت برکاتہم)۔۔۔مصنف۔۔۔انکشاف حقیقت فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی،

حضرت مولانا عبدالغفار (دامت برکاتہم) غورغشی، حضرت مولانا احتشام الحسن (نورّاللہ مرقدہ)،

اور عالمی تحریک تحفظ ایمان کے امیر محترم حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم

اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ۔۔۔ علماء آتے گئے قافلہ بنتا گیا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو (یعنی اہل علم) اللہ تعالیٰ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ (معجم طبرانی کبیر جلد 17 صفحہ نمبر 240)

نوٹ: علماءِ حق کے خلاف بین الاقوامی سازش۔۔۔ کہ یہ دین کا کام نہیں کرتے اور ہمارے ساتھ گلیوں میں نہیں گھومتے تاکہ یہ بھی ان کی طرح ہوجائیں اور قرآن وسنت کے مطابق مدرسوں میں لاکھوں طالب علموں کو حق و سچ کی دعوت سکھانے کے بجائے ان کی طرح تحریفی بن جائیں۔

کہتے ہیں آپ کہ خیر کا غلبہ ہے جن کے بارے میں۔

کیا فرماتے ہیں یہ علماءِ حق ان 100 سے زائد کتابوں میں تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت پھیلانے والوں کے بارے میں

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام
1	الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ	مولانا فاروق اترانوی مظاہری (نوّر اللہ مرقدہ) 567 صفحات پر مشتمل کتاب
2	اُصول دعوت وتبلیغ	حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ دہلوی (نوّر اللہ مرقدہ)
3	تبلیغی جماعت حق سے انحراف کی راہوں پر	حضرت مولانا الطاف الرحمن صاحب دامت برکاتہم
4	دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت	مفتی سید عبدالشکور (ترمذی) (نوّر اللہ مرقدہ)
5	غلوفی الدین	مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی صاحب (صفحہ نمبر 19،20)
6	تحقیق فی سبیل اللہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 47)
7	توضیحات	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (جلد 7 صفحہ نمبر 290)
8	دعوتِ جہاد	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 41)
9	فتوحات شام	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم صفحہ نمبر (285)
10	فتوحات مصر	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 260)
11	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کے میدان میں	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 15)
12	مجاہد کی اذاں	حضرت مولانا مسعود ازھر صاحب دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 93)
13	آزادی مکمل یا ادھوری	حضرت مولانا مسعود ازھر صاحب دامت برکاتہم (صفحہ نمبر 88)

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

14	جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ	مناظر اسلام، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب (دامت برکاتہم)
15	محاسبہ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
16	سوال رحمن سے جواب قرآن سے	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
17	پیغامِ قرآن	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
18	ہم داعی کس کے؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
19	دفاعِ تبلیغ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
20	اظہارِ حقیقت	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب (دامت برکاتہم)
21	شاہراہ تبلیغ	حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نوشہروی (نوّر اللہ مرقدہ)
22	علوم و افکار	حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ (صفحہ 199 تا 202)
23	مولانا سرفراز خان صفدر کا خط	طارق جمیل کے نام
24	مسلح جہاد کے بغیر تبلیغ ممکن نہیں	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوراللہ مرقدہ)
25	وعظ: دینی جماعتیں	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نوراللہ مرقدہ (صفحہ نمبر 53)
26	آپ کے مسائل اور انکا حل	حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ (جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 21)
27	تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ صاحب دامت برکاتہم جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ لاہور
28	علماءِ کراچی و مفتی تقی عثمانی صاحب کا خط	اکابر جماعت تبلیغ کے نام
29	کلمۃ الہادی	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عیسیٰ دامت برکاتہم، جامعہ فتاح العلوم گجرانوالہ
30	تفسیر عثمانی	شیخ الہند حضرت اقدس محمود الحسنؒ (البقرہ 251، حاشیہ نمبر 2)
31	تقریر ترمذی	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب، جلد 2 صفحہ نمبر 207، جلد 2 صفحہ نمبر 210
32	قرآن اور تبلیغی جماعت	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم

33	انچاس کروڑ کا ثواب	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نور اللہ مرقدہ)
34	دجالی فتنوں کا حل	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
35	تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم سرگودھا
36	اسلام مغلوب اور مسلمان مظلوم کیوں؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
37	مدنی دعوت و تبلیغ کا نقشہ	حضرت مولانا محمد معصوم افغانی
38	فی سبیل اللہ	حضرت مولانا ضیاء الحقؒ سابق امام تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ
39	انکشاف حقیقت	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی
40	دعوت حق	حضرت مولانا عبدالغفار غورغشتی صاحب دامت برکاتہم
41	کشف الغطاء	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی
42	بندگی کی صراط مستقیم	حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب اپریل 1966 انڈیا
43	تسلسل ایمان فروشاں	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم) سرگودھا
44	کیا تبلیغی جماعت نہج رسالت پر کام کر رہی ہے؟	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم)
45	اصلاح خلق کا الٰہی نظام	حضرت مولانا مفتی محمد اسمٰعیل صاحب دامت برکاتہم، احمد پور شرقیہ
46	سیف المجاہدین	مولانا سیف اللہ بلوچستان مستونگ
47	سانحہ رائے ونڈ	مفتی عبدالرحمٰن جدہ سعودیہ عربیہ
48	سنگین فتنہ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم فاضل العلوم الافتاء جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی
49	فتاویٰ عثمانی	شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 242)
50	تبلیغی جماعت منافقین کا ٹولہ	حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی
51	تعلیم الجہاد	حضرت مولانا محمد مسعود ازھر صاحب (دامت برکاتہم) (صفحہ نمبر 3)
52	دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی تشریح	حضرت مولانا عرفان الحق مظاہری صاحب (دامت برکاتہم)

53	توضیح الکلام	حضرت مولانا عرفان الحق مظاہری صاحب (دامت برکاتہم)
54	الدین النّصیحہ	حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب (دامت برکاتہم)
55	چونسٹھ کھمبے کے الہامی نبی	حضرت مولانا مفتی عبدالمتین قدوائی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند
56	تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ	عبیدالرحمن محمدی صاحب
57	تبلیغی جماعت عقائد، افکار و نظریات کے آئینہ میں	ابوالوفاء محمد طارق خان صاحب
58	تبلیغی نصاب کا جائزہ قرآن و حدیث کی نظر میں	محمد منیر صاحب
59	تبلیغی جماعت علماء عرب کی نظر میں	محمد بن ناصر العرینی صاحب
60	جاہل اور نابالغ مقتداء	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
61	ابلیس کے قلی	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
62	گمراہ کن نظریات	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
63	دین کے داعی یا دین کے دشمن	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
64	بھیڑ کی شکل میں بھیڑیا	حضرت مولانا مولانا محمد صالح عاجز صاحب
65	جدید قادیانیت	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
66	تبلیغی جماعت کا تاریخی پس منظر بدعات اور کفریات	حضرت مولانا مولانا عبدالمتین قدوائی (دامت برکاتہم)
67	مکتوب بنام مولانا سعد کاندھلوی	حضرت مولانا مفتی زید مظاہری صاحب (دامت برکاتہم) استاذ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
68	فتح الجواد	حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب (دامت برکاتہم)
69	تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کی گمراہیوں تک پہنچانے والی باتیں	دارالعلوم دیوبند کا مولانا سعد کی گمراہی پر فتویٰ

70	تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کی گمراہیوں تک پہنچانے والی باتیں	دارالعلوم دیوبند کا مولانا سعد کی گمراہی پر دوسرا فتویٰ
71	عورتوں کی تبلیغی جماعت ناجائز	فتویٰ دارالعلوم دیوبند
72	مروجہ تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت	حضرت مولانا فاروق اترانوی (نوّراللہ مرقدہ)
73	کفایت المفتی	مفتی کفایت اللہ دہلوی (نوّراللہ مرقدہ) جلد 2 صفحہ نمبر 112
74	بیان القرآن	حکیم الامت اشرف علی تھانوی (نوّراللہ مرقدہ) صفحہ نمبر 128
75	معارف القرآن	مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع (نوّراللہ مرقدہ) جلد 4 صفحہ نمبر 138
76	تبلیغی جماعت یا دیوبندیت کشی؟	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم)
77	خطبات الرشید	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوّراللہ مرقدہ)
78	دعوت وتبلیغ کا مدنی نقشہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد (دامت برکاتہم)
79	علماء کی بددعا جماعت	شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر علی شاہ (نوّراللہ مرقدہ)
80	گشتی بدعت	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
81	دجالی فتنوں سے بچاؤ	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
82	ابلیس بزرگوں کی شکل میں	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
83	تبلیغی جماعت اپنے گھر میں	
84	تحریف کے داعی اور تبلیغ کے دشمن کون؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
85	تبلیغی جماعت قادیانیوں کے راستہ پر	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
86	گستاخ طارق جمیل	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
87	گستاخ جنید جمشید فرار	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
88	تبلیغ جماعت کے علماء پر مظالم	مولانا عبدالحنان صاحب (دامت برکاتہم) منڈہ گچھہ ہزارہ
89	تبلیغ کی ابتداء اور بنیادی اصول	منشی عیسیٰ (صفحہ نمبر 13,14)

90	مسٹر بہاول پوری کی گمراہ کن تقریر	مولانا زاہد الراشدی، روزنامہ اسلام 13 نومبر 2007
91	طارق جمیل کی بیوی طلاق	ماہنامہ الاحسن (گلشن اقبال) صفحہ نمبر 4 زی القعدہ ذی الحجہ 1433ھ
92	پہلی جنگ آزادی 1857ء کی	میاں محمد شفیع (صفحہ 300) موضوع انگریز کے خادم، مرزا الٰہی بخش (غدار ملت) جسکو الیاسی دینی دعوت میں بہت بڑا بزرگ بتایا گیا ہے۔
93	منتشر مضامین	بریگیڈیئر طارق محمود چکوال
94	نقش حیات	حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ (صفحہ نمبر 5,4)
95	راہ اعتدال	مولانا عبدالقیوم راج کوٹی
96	تاریخ دمشق لابن عساکر	جلد 14 صفحہ نمبر 9 (حضرت امام مالکؒ سنت کشتی نوح کی طرح ہے۔)
97	مکتوبات	صفحہ نمبر 37 (مولانا الیاس: یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے۔)
98	سنگین فتنہ کون؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
99	ماہنامہ خدام الدین	حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ
100	علمائے دیوبند اور مروجہ تبلیغی جماعت	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم) (امیر محترم عالمی تحریک تحفظ ایمان)
101	تبلیغی جدوجہد	ابراہیم یوسف باوا تبلیغی (خادم: امدادیہ دار التبلیغ، برطانیہ)
102	سیف الابرار علی اُنوفِ الاشرار	سید احمد علی شاہ نقشبندی (فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور)
103	میڈ ان رائیونڈ	مولانا عبدالمعز صاحب (دامت برکاتہم)
104	تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی	شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند مفتی سعید احمد پالنپوری صاحب (دامت برکاتہم)" جلد 7 صفحہ نمبر 105"
105	خط بنام مخلص تبلیغی کارکن	مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ
106	حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی تحقیقی رائے۔	(فجی آئی لینڈ کے شہر نادی (نیڈی) ماخوذ از ماہنامہ وفاق المدارس العربیہ جمادی الاولی والثانیہ ۱۴۲۸ھ)
107	دفاع تبلیغ اسلام	مفتی سعید احمد فاضل جامعہ عربیہ احسن العلوم، کراچی

اکابرین تبلیغ جماعت کے امیر مولانا سعد، مولانا طارق جمیل، مولانا محمد احمد بہاولپوری اور مولانا محمد عمر پالن پوری کے خلاف شریعت بیانات اور علماء حق شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب،

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب، مناظر اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب، حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب اور حضرت مولانا انظر شاہ قاسمی صاحب کے تاریخی جوابات کی ریکارڈنگ اور 7 مئی 2015 کو تبلیغی جماعت کے خلاف پرتاب گڑھ انڈیا میں جلسہ جس میں بے شمار علماء کرام کے بیانات کی ریکارڈنگ فیس بک آئی ڈی "دفاع تبلیغ" میں ضرور سنیں۔

کتاب دفاع تبلیغ اسلام اور بہت سی کتابیں اس ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

www.facebook.com/defaetabligh

www.difaetabligh.wordpress.com

تبلیغ کے نام سے تحریف، دین کے نام سے بے دینی، جوڑ کے نام سے قرآنی احکامات سے توڑ اور ہدایت کے نام سے گمراہی کی دعوت... تبلیغ کے نام سے پھیلانے والوں کے بارے میں خود اکابر تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند کے سو سے زائد کتابوں میں عجیب انکشافات

امت مسلمہ کو ان سے آگاہ کرنے کیلئے اس کتاب اور اس ویب سائٹ کو عام کیجئے۔

دعوت و تبلیغ اسلام کے اغراض و مقاصد میں

امت مسلمہ کو تحریف قرآن سے چھڑا کر تبلیغ اسلام پر لانا ہے

بے دینی سے بچا کر دین اسلام پر لانا ہے۔

قرآنی احکامات کے توڑ سے ہٹا کر قرآنی احکامات کے جوڑ پر لانا ہے۔

گمراہی کی دعوت سے بچا کر اللہ کے راستے میں ہدایت کی دعوت پر لانا ہے۔

حضرت مولانا پیر ذوالفقار نقشبندی صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے کبھی بھی تبلیغی جماعت کے بڑے حضرات سے کوئی غلط بات کبھی نہیں سنی۔ یہ رونگروٹ لوگ غلط باتیں کرتے ہیں۔

(1) ہمارے نبی نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اکابر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہاب 29 اپریل 2009 اخبار امت، آواز لاہور۔

(2) ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔ اسلحہ صحابہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے رکھا کرتے تھے۔ ڈاکوؤں کا زمانہ تھا ورنہ ہمیں ڈیفنس کی ضرورت ہی نہیں۔ ہماری ڈیفنس آسمانوں میں ہے۔۔۔۔مولانا محمد عمر پالن پوری

(3) لڑنا بھڑنا نبیوں کا کام ہی نہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نبیوں کے ساتھ کر دیتا۔ جو مار مار کے سب کو سیدھا کر دیتا۔ موسیٰؑ کے پاس کونسی لڑنے والی فوج تھی یا ہتھیار تھے۔ اللہ نے یہ نہیں کہا کہ پارٹی بناؤ اور فرعون سے حکومت لینے کی کوشش کرو۔ نہیں۔ بلکہ اللہ نے کہا میں نمٹتا ہوں سب سے۔ اکابر تبلیغی جماعت محمد احمد بہاولپوری

(4) جب تک آپ کی آٹھ شرائط پوری نہیں ہوتی آپ جہاد میں نہیں جاسکتے۔ اکابر تبلیغی جماعت مولانا احسان

(5) لوگ سمجھتے ہیں کہ ہدایت و گمراہی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے، ایسا نہیں ہے۔

امیر تبلیغی جماعت مولانا سعد کاندھلوی

(6) صحابہ رمضان میں بھی اللہ کے راستے میں نکلا کرتے تھے۔ یہ ہی وہ کام ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ اسی کام کو چھوڑنے والوں پر جبرئیل علیہ السلام نے ہلاکت کی بددعا دی۔ اور نبی علیہ السلام نے اس پر آمین کہا ہے۔ ان تمام باتوں کی ریکارڈنگ آپ اس ویب سائٹ پر سن سکتے ہیں۔ difaetabligh.wordpress.com

جہاد کے خلاف نئے دین کا نظریہ کس طرح پھیلایا جارہا ہے۔ اور پھیلانے والے کون رنگروٹ یا اکابر؟

حضرت امام مالک فرماتے ہیں۔

رح طریقہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کشتی نوح کی طرح ہے۔۔۔۔۔تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 14 صفحہ نمبر 9

یعنی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا کلمہ پڑھ لیا وہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہو گیا اور ہلاکت سے بچ گیا باقی سب ہلاکت میں ہیں اسی بات کو بانی تبلیغی جماعت کس طرح بیان کرتے ہیں۔ یعنی ٹکراؤ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

مولانا الیاس بانی تبلیغی جماعت۔

یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتوبات، صفحہ نمبر 37

جب ہم ان خلاف شریعت باتوں کا جواب دیتے ہیں تو کیا اس سے انتشار پیدا ہوتا ہے؟ مولانا فضل محمد صاحب

تبلیغی جماعت کے بارے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ صاحب کا سوال اور شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب کا جواب۔

حضرت مولانا فضل محمد صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مفتی شامزئی صاحب نے مجھ سے کہا کہ کچھ لوگوں نے مجھ سے شکایت کی ہے۔ کہ آپ کی اور مولانا محمد عمر پالن پوری صاحب کے سوال و جواب کی کوئی کیسٹ چل رہی ہے۔ جس سے انتشار پیدا ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس کیسٹ کو بند کروا دیں تو میں نے مفتی شامزئی صاحبؒ کو جواب دیا کہ مفتی صاحب۔۔۔ یہ پالن پوری صاحب نے خلاف شریعت باتیں لاکھوں کے اجتماعات میں دنیا والوں کو سنانے کیلئے کی ہیں۔ اور اس کیسٹ والے بھی وہی باتیں سنا رہے ہیں جو انہوں نے کی ہیں۔ لیکن ان خلاف شریعت باتوں کا ہم نے جواب دیا ہے۔ یہ کیا انصاف کی بات ہے کہ وہ لاکھوں کے اجتماع میں خلاف شریعت باتیں کر کے لوگوں کا ایمان خراب کریں تو اس پر کوئی بھی اعتراض نہیں کرتا اور نہ انتشار پیدا ہوتا ہے۔ اور جب ہم ان خلاف شریعت باتوں کا جواب دیتے ہیں مسلمانوں کا ایمان بچانے کیلئے تو کیا اس سے انتشار پیدا ہوتا ہے؟۔۔۔ یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔

نوٹ فرمائیں کہ کتنا بہترین اصلاحی جواب دیا ہے حضرت نے اور یہ ہی خلاف شریعت باتیں آج پوری دنیا میں جگہ جگہ لاکھوں کے اجتماع میں کی جاتی ہیں۔ کوئی نوٹس نہیں لیتا۔۔۔۔ اور انکا جواب دینے والوں کے اچھے اچھے لوگ دشمن بن جاتے ہیں کہ یہ آپ کیسی انتشار کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ خلاف شریعت باتیں اور ان کے جوابات آپ اس ویب سائٹ میں بھی سن سکتے ہیں۔ **www.difaetabligh.wordpress.com**

اکابر تبلیغی جماعت کی خلاف شریعت باتیں اور علماء حق کے جوابات

مولانا طارق جمیل کے جہاد کے بارے میں نظریات۔لہذا اس دور میں مسلمانوں پر جہاد ساقط ہے۔

موجودہ دور میں چونکہ مسلمانوں کے پاس جہاد کی طاقت واستعداد موجود نہیں۔لہذا اس دور میں مسلمانوں پر جہاد ساقط ہے۔کیونکہ طاقت کا دور کمزوری کے دور کیلیئے دلیل نہیں بن سکتا۔طاقت واستعداد موجود نہ ہونے پر فرض عین ہونے کی صورت میں بھی جہاد ساقط ہو جاتا ہے۔

جواب: حضرت مولانا عبدالحق خان ابن امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ

یہ تو عقلاً بھی محال ہے کیونکہ خودکسی کے ساتھ جنگ لڑنے کیلیئے تو طاقت واستعداد کا موجود ہونا تو سمجھ میں آتا ہے۔

لیکن خود پر مسلط کردہ جنگ کیلیئے طاقت واستعداد کا انتظار کرنا نا قابل فہم ہے۔

اس وقت تو موجودہ میسر طاقت کو بروئے کار لا کر اپنی سرزمین،عزت وآبرو کو بچانے کیلیئے کچھ کر گزرنا ہی فطرت و عقل کا تقاضہ ہے۔

آپ کے اس فلسفہ کے مطابق بغیر طاقت واستعداد کے جہاد فرضِ عین بھی ساقط ہے اب اس وقت واستعداد کا صرف انتظار کرنا ہی ضروری ہے یا عملی طور پر اس کے حصول کی کوشش کرنا بھی کوئی فریضہ ہے۔اگر اسکے حصول کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور واقعتاً ضروری ہے تو آپ صرف انتظار کی دعوت دے رہے ہیں یا اسکے لئے کوئی عملی کوشش بھی جاری ہے۔

محترم آپ یا تبلیغی جماعت کے بعض حضرات کے اس طرز فکر کے بہت سے نقصانات سامنے آئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جماعت کا جاہل طبقہ اس نقطہ نظر کا بڑا ہی مہلک اثر لے رہا ہے۔اس اثر کا اندازہ آپ اس واقعہ سے بخوبی کر سکیں گے۔کہ آپ ہی کے علاقہ میں ایک مسجد میں جمعہ پڑھانے کیلیئے میں نے ایک خطیب بھیجا۔جس نے اپنے ذہن کے مطابق موضوع منتخب کرکے جہاد کی فرضیت اور اہمیت پر تقریر کردی۔خطبہ جمعہ کے بعد اسی مسجد سے تعلق رکھنے والے ایک تبلیغی ساتھی نے خطیب کو بٹھا کر جو لکچر دیا وہ یہ تھا کہ جہاد کے موضوع پر تقریر نہ کیا کریں۔اگر لوگ جہاد میں چلے گئے تو اللہ کے راستے میں کون نکلے گا؟

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

محترم اس جملہ پر غور کیجئے۔ یہ جملہ کہنے والا شب جمعہ یا سہ روزہ والا تبلیغی نہیں بلکہ فنافی التبلیغ ہے۔لیکن ہے چٹا کورہ ان پڑھ۔اس کی جہالت کو سامنے رکھتے ہوئے تو یہ جملہ کسی توجہ کا مستحق نہیں۔لیکن اس کے جماعت کے ساتھ گہرے تعلق کی بنا پر یہ بات ذہن میں ضرور آتی ہے کہ اسکی یہ ذہن سازی کہاں سے ہوئی۔

لیکن اس کے ساتھ یہ نا قابل تردید حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ آپ دعوت وتبلیغ کے جس شہرت کے عظیم منصب پر فائز ہیں۔اس میں آپ کے بیان وگفتگو کا مدلل مبرہن ہونا اور آپ کے طرز وانداز کا محتاط ہونا بھی بہت ضروری ہے۔کیونکہ ایسے عظیم منصب کے داعی سے جب غیر محتاط اور کمزور ونا پختہ دلائل پر مبنی گفتگو سامنے آتی ہے۔تو اس سے وابستہ ان گنت لوگوں کی ضلالت وگمراہی کا باعث بنتی ہے۔خاص کر ان لوگوں کے افکار و نظریات تو یقیناً متزلزل ہو سکتے ہیں۔جو اس داعی سے گہری عقیدت اور قلبی محبت کا رشتہ رکھتے ہیں.....

خدا گواہ ہے کہ ہم نے ایسے بے شمار لوگوں کا خود مشاہدہ کیا ہے۔کہ انکے محبوب وپسندیدہ رہنما نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔تو انہوں نے قرآن پاک کی صریح آیات اور حدیث صحیحہ میں تحریف وتاویل تو گوارہ کر لی مگر اپنے محبوب رہنما کا دامن نہیں چھوڑا ان کے پیشوا نے قرآن میں مذکور معجزات کا انکار کیا۔

توانہوں نے آیات قرآنیہ اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مفہوم بدل لیا لیکن اپنے پیشوا کو نہیں چھوڑا۔

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر (نوّر اللہ مرقدہ) کا خط: بنام طارق جمیل، صفحہ نمبر 16

مولانا طارق جمیل نے ایک بیان میں کہا۔

دور نبوی، سیرت النبی، خلفائے راشدین کا دور، بدر احد خندق ہمارے لئے دلیل نہیں بن سکتا ہمیں اس بھنور سے نکلنے کیلئے بنی اسرائیل میں جانا پڑے گا۔انہوں نے کیا کیا؟ موسیٰؑ کے سامنے بچے ذبح ہو رہے تھے وہ کیوں نہ اٹھ کھڑے ہوئے؟

جواب: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب (دامت برکاتہم)۔

طارق جمیل آج کل یہ باتیں کرتا رہتا ہے مجھے ڈر ہے کہ ایمان سلب نہ ہو گیا ہو۔

حاجی عبدالوہاب کو چاہئے کہ جماعت سے پہلے وہ اس ناسور طارق جمیل کو نکال دے جو ایک نیا اسلام پیش کر رہا ہے۔

استادِ محترم امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب (نوّر اللہ مرقدہ)
کو جب طارق جمیل کا یہ بیان سنایا گیا۔ تو سن کر فرمایا کہ یہ شخص باطل فرقوں کا ایجنٹ ہے۔
(کلمۃ الہادی، صفحہ نمبر 33)

مولانا محمد عمر پالن پوری نے اپنے ایک بیان میں کہا۔
ہم لڑنے بھڑنے والے نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے (معاذ اللہ)۔ صحابہ اسلحہ اپنی جان کی حفاظت کیلئے رکھا کرتے تھے ڈاکوؤں کا زمانہ تھا۔ ورنہ ہمیں ڈیفنس کی ضرورت ہی نہیں۔ ہماری ڈیفنس آسمانوں میں ہے اور اس کے اتروانے میں کوئی خرچہ بھی نہیں پڑتا۔ (بیان 17.11.1994 کراچی مدنی مسجد)
جواب: مولانا فضل محمد صاحب (دامت برکاتہم)۔
اگر صحابہ لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے تو کیا بدر میں ہم لڑے تھے۔
مولانا محمد عمر پالن پوری کی یہ خلاف شریعت باتیں جن کے جوابات حضرت مولانا فضل محمد صاحب نے دیئے ہیں۔
نوٹ: مولانا محمد عمر پالن پوری صاحب تبلیغی مرکز نظام الدین میں زاروقطار رورہے تھے۔ مولانا محمد عزیز صاحب (سابقہ تبلیغی مرکز مدنی مسجد کراچی والے) فرماتے ہیں کہ میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ ہم نے تحریف فی القرآن سے مسلمانوں کا ایمان تباہ کر دیا ہے کل قیامت میں اللہ کو کیا جواب دیں گے۔
اسی طرح بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس صاحب آخری وقت میں فرما گئے کہ قادیانی تبلیغی جماعت سے لپٹ پڑے ہیں۔
مولانا زکریا صاحبؒ فرما گئے کہ تبلیغی جماعت پر شیطان نے حملہ کر دیا ہے اور اسکی روح کو فنا کر دیا ہے۔
مولانا زکریا صاحب کے بیٹے مولانا طلحہ صاحب فرماتے ہیں کہ آج کل کی تبلیغ میں خرابیاں اور تحریف پیدا ہوگئی ہے۔ اسی طرح (برادر نسبتی مولانا الیاس صاحب) مولانا احتشام الحسن صاحب نے 1967 میں فرمایا کہ آجکل جو مسلمانوں پر جو آفات اور بلایا نازل ہورہی ہیں وہ اسی نظام الدین کی تبلیغ کی وجہ سے ہیں۔
اسی طرح مولانا یوسف صاحبؒ کے ساتھ وقت لگانے والے حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب بھی تبلیغی جماعت سے توبہ تائب ہوگئے اور جماعت کے خلاف 1968 میں جلسہ کیا۔ جسکے بعد تبلیغی جماعت کی طرف سے

مناظرہ کرنے والے مولانا ارشاد احمد صاحب بھی تبلیغی جماعت سے توبہ تائب ہو گئے۔

اسی طرح راقم خود حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب کے مرید تھے بعد میں ان سے الگ ہوئے اور یہ کتاب لکھی۔اور اسی طرح بے شمار علماء ان سے الگ ہوئے۔

وہ لوگ جنہوں نے خون دے کر پھولوں کو رنگت بخشی ہے　　　دو چار سے دنیا واقف ہے گمنام نہ جانے کتنے ہیں

مولانا محمد احمد بہاولپوری نے اپنے ایک بیان میں کہا۔

موسیٰؑ کے پاس کونسی لڑنے والی فوج ہے اور کیا ہتھیار ہیں ان کے پاس؟ اللہ نے یہ نہیں کہا کہ بناؤ پارٹی کہا میں نمٹتا ہوں سب سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(بیان 17.11.1994 کراچی مدنی مسجد)

جواب: حضرت مولانا فضل محمد صاحب (دامت برکاتہم)۔

قوم موسیٰؑ نے کہا۔کہ اے موسیٰؑ تو لڑ اور تیرا رب لڑے ہم تو لڑنے والے نہیں۔قوم موسیٰؑ نے تو یہ جواب دیا قرآن کریم تو یہ فرما رہا ہے۔اور بھاولپوری کیا کہتا ہے۔قرآن کریم کے خلاف اندازہ کریں۔

لفظِ جہاد کی جگہ نقل وحرکت کی اصطلاح۔(مولانا سعد کاندھلوی، امیر تبلیغی جماعت)

صحابہ رمضان میں بھی اللہ کے راستہ میں نکلا کرتے تھے ضرورت پڑنے پر روزہ توڑ دیا کرتے تھے۔

لیکن نقل وحرکت کو نہیں چھوڑا۔آپ بھی اس دعوت کے کام میں روزہ توڑ سکتے ہیں۔یہ اس کام کی اہمیت ہے کہ اس کو چھوڑنے والے پر ہلاکت کی بددعا دی ہے جبرئیلؑ نے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر آمین کہا ہے ہاں یہ ہی ہے وہ کام تبلیغ کا جو ہم کر رہے ہیں۔

نوٹ فرمائیں ایک تو روزہ توڑنے والا کام جہاد کی اہمیت کا ہے۔کہ فتح مکہ اور بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روزہ تڑوائے تھے۔دوسرا کام نہ کرنے والوں پر جو ہلاکت کی وعید سنائی ہے اس کو بھی تبلیغی کام میں فٹ کیا۔

مولانا عبدالرحمن صاحب فیرزآبادی فرماتے ہیں۔

اگر یہ باتیں غیر مقلد مودودی اور بریلوی کرتے تو کب کا ہمارے علماء نے گمراہی کا فتویٰ دے دیا ہوتا۔

5 مئی 2015 کو تبلیغی جماعت کے خلاف پرتاب گڑھ (انڈیا) میں جلسہ جسکے تمام بیانات آپ اس ویب سائٹ پر سن سکتے ہیں۔**www.difaetabligh.wordpress.com**

تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کی گمراہیوں تک پہنچانے والی باتوں پر دارالعلوم دیو بند کا پہلا فتویٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں تبلیغی جماعت کے ایک امیر صاحب نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو لوگ یوں کہتے ہیں کہ معجزہ تو نبیوں کے ساتھ ہے۔نہیں میرے دوستوں معجزات دعوت کے ساتھ ہیں۔کیا ان صاحب کی یہ بات درست ہے جن کہ قرآن کریم میں سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔و لقد جاءت رسلنابالبینات اور ہمارے پیغمبر لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے اور بخاری شریف میں ہے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا من الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ او من او امن علیہ البشرہ نبی کو کچھ ایسی باتیں دی گئی ہیں جس کو دیکھ کر لوگ اس پر ایمان لائیں دریافت طلب امر یہ ہے کہ امیر صاحب نے جو بات بیان فرمائی ہے وہ معناً تحریف فی القرآن اور تحریف فی الحدیث تو نہیں ہے۔نیز یہ غلو فی الدین تو نہیں ہے۔اس بات سے عقیدہ پر تو کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ایمان میں تو کوئی فرق نہیں آئے گا۔براہ کرم مدلل و مفصل وضاحت کے ساتھ جواب مرحمت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔فقط والسلام

محمد احمد قاسمی بلند شہری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب وباللہ التوفیق:۔

امیر صاحب کی مذکورہ بات درست نہیں یہ گمراہی کی بات ہے۔قرآن کے صریح خلاف ہے۔امیر صاحب کے کلام میں مختلف تاویل ممکن ہیں۔اسلئے ان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جائے گا۔تاہم ان کا قول گمراہی تک پہنچانے والا ہے۔اسلئے ایسی بات کہنے سے سچی پکی توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسی بات کہنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	فقط واللہ اعلم
فخر الاسلام	وقار علی	حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ

مفتی دارالعلوم دیو بند 14/5/1432ھ

نوٹ: قارئین کرام یہ اعتراضات مولانا سعد صاحب کاندھلوی کے بیان پر ہیں۔جن پر علماء دیو بند نے زبردست رد کیا ہے۔اس بیان کی کیسیٹ بستی نظام الدین میں دکان نمبر 231، اسلامک کیسٹ سینٹر نئی دہلی 13 سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

تبلیغی جماعت کے امیر مولانا سعد کی گمراہیوں تک پہنچانے والی باتوں پر دارالعلوم دیوبند کا دوسرا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں

ایک صاحب نے 22 ستمبر 2001 عیدگاہ نئی دہلی میں بیان کرتے ہوئے کہا...

یاد رکھنا میرے دوستو انسان ہی انسان کی ہدایت کا ذریعہ ہے اور انسان ہی انسان کی گمراہی کا ذریعہ ہے۔لوگ سمجھتے نہیں بس اشکال پیش کرینگے۔لوگ کہتے ہیں کہ ہدایت وگمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ارے ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے انسان کو انسان کی ہدایت کا سبب بنایا ہے۔

فقط والسلام

مطیع الرحمن قاسمی، شہید نگر غازی آباد، یوپی

الجواب باللہ التوفیق:۔

1۔ یہ باتیں ان صاحب کی جہالت اور غلو کی باتیں ہیں شریعت اسلام کی رو سے صحیح نہیں، ہدایت اور گمراہی صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔اسی کے ساتھ خاص ہے۔وہی جس کو چاہے ہدایت دے اور جس کو چاہے گمراہ کرے ہدایت وگمراہی کسی بندے کے ہاتھ میں نہیں ہے۔اللہ اگر کسی کو گمراہ کرنا نہیں چاہتا تو بندہ لاکھ کوشش کرے اس کی کوشش کامیاب نہ ہوگی۔

2۔اسی طرح یہ دعویٰ کرنا کہ امت کو دعوت دیئے بغیر صرف اپنے عمل سے آدمی نجات نہیں پائے گا یہ بھی صحیح نہیں۔ایسی الٹی سیدھی بات بولنے والے کو بیان کرنے کا بھی شرعاً حق حاصل نہیں ہے۔بولنے سے پہلے کسی معتمد عالم سے سمجھ لینا چاہیئے اس کے بعد کچھ بیان کرنا چاہیئے۔دعوت وتبلیغ تو فرض کفایہ ہے یعنی چند عالم اگر دعوت وتبلیغ کا کام انجام دیں تو پوری امت کی طرف سے فریضہ اتر جائے گا۔

سب مسلمانوں کیلئے دعوت وتبلیغ فرض نہیں۔اس جاہل کو پیار ومحبت کے ساتھ اچھے انداز سے سمجھا دیا جائے اور ہدایت کردی جائے کہ آئندہ ایسی خلاف شرع بات نہ کہے اور جو بات کہی ہے اس سے سچی پکی توبہ کرے۔

الجواب صحیح	الجواب صحیح	فقط واللہ اعلم
فخر الاسلام	وقار علی	حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

نوٹ: قارئین کرام یہ اعتراضات مولانا سعد کاندھلوی کے بیان پر ہیں جن کی کتاب 'کلمہ کی دعوت، حصہ اول (صفحہ نمبر 76) میں یہ گمراہ باتیں موجود ہیں، ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔اس بیان کی کیسٹ، اسلامک کیسٹ سینٹر 231،بستی نظام الدین نئی دہلی13۔سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نوٹ: دارالعلوم دیوبند کے یہ فتاویٰ نئے رنگ روٹوں کے خلاف ہیں یا تبلیغی جماعت کے امیر کے خلاف؟

مولانا عرفان الحق صاحب نے سچ فرمایا یہ غلطی بڑوں کی طرف سے آئی ہے۔چھوٹے رنگروٹ تو ان بڑوں سے یہ خلاف شریعت باتیں سن کر، بڑے ہی اجر وثواب کا کام سمجھ کر دنیا میں پھیلانے والے ہیں۔

جب تک 8 شرائط پوری نہیں ہوتی آپ جہاد میں نہیں جاسکتے۔(مولانا احسان، رائیونڈ)

حضرت مولانا عبدالحمید صاحب فرماتے ہیں کہ میں جب سال لگا کر تبلیغ میں واپس رائیونڈ آیا تو واپسی کی ترغیب علماء حضرات کو مولانا احسان صاحب دے رہے تھے کہ کام کس طرح کرنا ہے۔ترغیب دیتے دیتے کہا کہ جہاد میں جانے سے پہلے آٹھ شرائط ہوتی ہیں اگر پوری نہ ہوں تو آپ جہاد میں نہیں جاسکتے۔ یہ بات مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحبؒ معارف القرآن میں لکھی ہے۔اگر کسی کو یقین نہ آئے تو دیکھ لیں۔ یہ بات بار بار تین مرتبہ دہرائی اور کہا کہ کسی کو کوئی اعتراض ہے۔۔۔تو جب تیسری بار یہ بات کہی۔۔۔تو میں اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ بے شک مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ جہاد میں جانے سے پہلے آٹھ شرائط لازمی ہیں مگر ساتھ ہی نیچے یہ بھی لکھا ہے کہ جب دشمن حملہ کردے تو پھر کوئی شرط لاگو نہیں ہوتی۔بس یہ بات سن کر مولانا احسان صاحب کو غصہ آ گیا۔

نوٹ فرمائیں کہ یہ بات کہنے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی ہے کہ آپ جہاد میں نہیں جاسکتے جب تک آپ کی 8 شرائط پوری نہیں ہوتی۔۔۔کیا یہ حضرات اسرائیل فتح کرنے جارہے تھے یا امریکہ اور پھر اتنے بڑے عالم دین ہو کر بین الاقوامی مرکز رائے ونڈ میں وہ بھی علماء کے حلقہ میں یہ بات کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟اور کہا یہ جاتا ہے کہ ہمارے کام میں نہ کسی کی مخالفت ہے نہ کسی پر تنقید ہے۔بڑے منع کرتے ہیں۔کیا بڑے صرف اور صرف اسلام دشمن کافروں ہی کی مخالفت سے منع کرتے ہیں۔اوران پر تنقید سے بھی۔اوراسلام اور امت مسلمہ کی خاطر جان کی بازی لگانے والوں کی خود بھی مخالفت لاکھوں کے اجتماع میں کرتے ہیں اوران پر تنقید

بھی پھر وہی باتیں جگہ جگہ چھوٹے نقل کرتے ہیں کہ جہاد ہم اسلئے نہیں کرتے کہ شروع مکی زندگی میں جہاد نہیں تھا۔ اسی لئے تو امریکہ میں عیسائی اور اسرائیل میں یہودی اپنے عبادت خانے کی جگہ ان کو جہاد اور قرآن کریم کے خلاف دعوت پھیلانے کے لئے مرکز بنا کر دیتے ہیں۔

جو حکم مکہ میں نہیں آیا میں اسے نہیں مانتا؟۔۔جس نے کافر کو دیکھنا ہو وہ اسے دیکھ لے۔

حضرت مولانا فیض الباری صاحب (خطیب جامع مسجد سنہری۔۔۔ضلع مانسہرہ)

فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک تبلیغی آیا اور کہا کہ مولانا مکی زندگی میں جہاد تھا۔ میں نے کہا کہ کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔اس نے پھر یہی بات دھرائی۔۔۔تو میں نے کہا کہ کیا مطلب ہے تمہارا کہ مکی زندگی میں اگر جہاد کا حکم نہیں آیا تو کیا تم جہاد کو نہیں مانو گے۔۔۔تو اس نے زور سے کہا کہ جو حکم مکی زندگی میں نہیں آیا ہم اسکو نہیں مانتے۔۔۔تو پھر فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد کے اندر اس سے بھی زیادہ زور سے کہا کہ اگر کسی نے کافر کو دیکھنا ہے تو اس شخص کو دیکھ لو۔۔۔کہ اس نے میرے سامنے کفریہ کلمہ بکا ہے۔۔۔فرماتے ہیں کہ بعد میں اسکا بیٹا میرے پاس آیا۔۔۔اور کہا کہ میرے والد صاحب کو معاف فرما دیں کہ ان سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔تو میں نے جواب دیا۔۔۔میں کوئی خدا نہیں جو میں معاف کروں۔۔۔لہذا آپ اپنے والد سے کلمہ پڑھائیں۔۔۔اور والدہ کا اپنے والد سے نکاح دوبارہ کروائیں۔۔۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی تحقیقی رائے۔

یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچتی ہے کہ دین کے تمام شعبوں کو لغو سمجھا جائے۔

جن لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

س۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دین کی تعلیم دی تھی وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماحول میں یعنی مسجد کے اندر دی، اس تعلیم کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی الگ مدرسہ جیسی صورت اختیار نہیں کی یا کوئی الگ جگہ اس کے لئے مقرر نہیں کی تو پھر آج کیوں ہمارے دینی اداروں میں مسجد تو بہت چھوٹی ہوتی ہے مگر مدارس کی عمارتیں بہت بڑی بڑی بنا دی جاتی ہیں، اگر یہ چیز بہتر ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چیز کو سب سے پہلے سوچتے، حالانکہ مسجد کا ماحول بہت بہتر

ماحول ہے، وہاں انسان لایعنی سے بھی بچ سکتا ہے۔

س۔۔۔۲ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب صفہ کو جو تعلیم دی، بنیادی، وہ ایمانیات اور اخلاقیات کی دی ان کو ایمان سکھایا، لیکن ہمارے دینی مدرسوں میں جو بنیادی تعلیم دی جاتی ہے وہ بالکل اس چیز سے ہٹ کر لگتی ہے، اور برائے مہربانی میں اپنی معلومات میں اضافے کے لئے اس بات کی وضاحت طلب کرنا چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اصحاب صفہ کو تعلیم دی وہ کیا تھی؟

س۔۔۔۳ ہمارے مدرسوں سے جو عالم حضرات فارغ ہو کر نکلتے ہیں ان کے اندر وہ کڑھن اور فکر دین کے مٹنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کے چھوٹنے کی نہیں ہوتی جو فکر اور کڑھن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی یا حضرات صحابہؓ کی تھی اور وہ لوگوں سے اس عاجزی اور انکساری سے بات نہیں کرتے جس طرح ہمارے اکابر اور آپ یا اور جو دوسرے بزرگ موجود ہیں وہ بات کرتے ہیں۔

س۔۔۔۴ معذرت کے ساتھ اگر اس خط میں مجھ ناچیز سے کوئی غلط بات لکھی گئی ہو تو اس پر مجھے معاف فرمائیں۔ اگر خط کا جواب آپ خود تحریر فرمائیں تو بہت مناسب ہوگا۔

ج۔۔۔۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے شیخ کے ''فضائل اعمال'' نامی کتاب کی بھی تعلیم نہیں دی، پھر تو یہ بھی بدعت ہوئی، کیا آپ نے اکابر تبلیغ سے بھی کبھی شکایت کی؟

ج۔۔۔۲ آپ کو کس جاہل نے بتایا کہ ہمارے دینی مدرسوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی تعلیم نہیں؟ کیا آپ نے کبھی مدرسہ کی تعلیم کو دیکھا اور سمجھا بھی ہے؟ یا یوں ہی سن کر ہانک دیا۔ اور رائے ونڈ میں جو مدرسہ ہے اس کی تعلیم دوسرے مدرسوں سے اور دوسرے مدرسوں کی رائے ونڈ سے مختلف ہے؟

ج۔۔۔۳ یہ بھی آپ کو کسی جاہل نے کہہ دیا کہ مدارس میں سے نکلنے والے علماء میں ''کڑھن'' اور دین کے لئے مر مٹنے کی فکر نہیں ہوتی، غالباً آپ نے یہ سمجھا ہے کہ دین کی فکر اور کڑھن بس اس کا نام ہے جو تبلیغ والوں میں پائی جاتی ہے۔

ج۔۔۔۴ آپ نے لکھا ہے کہ کوئی غلط بات لکھی ہو تو معاف کر دوں، میں نہیں سمجھا کہ آپ نے صحیح کونسی بات لکھی ہے؟

لوگ مجھ سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ تبلیغ والے علماء کے خلاف ذہن بناتے ہیں۔اور میں ہمیشہ تبلیغ والوں کا دفاع کرتا رہتا ہوں۔لیکن آپ کے خط سے مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں کہتے،آپ جیسے عقلمند جن کو دین کا فہم نصیب نہیں ان کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہے ہیں یہ جاہل صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام اور دین کی فکر سمجھے بیٹھے ہیں،ان کے خیال میں دین کے باقی شعبے بیکار ہیں۔یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچتی ہے کہ دین کے تمام شعبوں کو لغو سمجھا جائے،اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے،میں اپنی رائے اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ تبلیغ میں نکل کر جن لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو وہ گمراہ ہیں اور ان کے لئے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔۔میں اس خط کی فوٹو اسٹیٹ کاپی مرکز (رائے ونڈ) کو بھی بجھوار رہا ہوں تا کہ ان اکابر کو بھی اندازہ ہو کہ آپ جیسے عقلمند تبلیغ سے کیا حاصل کرر ہے ہیں۔۔؟ **(آپ کے مسائل اور انکا حل۔۔۔جلد 10 صفحہ نمبر 19،20،21)**

(مولانا تو خط رائے ونڈ بھیجوار ہے ہیں اور رائے ونڈ والوں کی موجودگی میں لاکھوں کے اجتماعات کے اندر درس قرآن کے خلاف کس طرح ذہن سازی کی جاتی ہے)

درس قرآن میں شرکت تبلیغ کے مقابلہ میں گھر کے صحن میں آلو پیاز لگانے کے برابر ہے۔(معاذ اللہ)

کراچی منگو پیر کے سالانہ ۲۰۱۴ کے اجتماع میں لاکھوں کے مجمع میں کوئی بیان کرر ہا تھا جس میں راقم خود بھی موجود تھا۔عطاء اللہ شاہ بخاری کا درس ایک شخص کتنے عرصے تک سنتا رہا لیکن اسکی اصلاح نہیں ہوئی اور اس نے کچھ وقت تبلیغ میں لگایا تو اس کی سمجھ میں بات آگئی۔۔۔۔اور اسکی اصلاح ہوگئی۔اور پھر کہا کہ یہ تبلیغ کا کام بین الاقوامی کام ہے اسکے مقابلے میں درس قرآن میں بیٹھنے کی مثال اس طرح ہے کہ کسی نے اپنے گھر کے صحن میں کچھ آلو ٹماٹر لگائے اب اس چھوٹی سی جگہ یہ آلو ٹماٹر سے تو اسکے اپنے گھر کا کھانا بھی تیار نہیں ہوسکتا اس میں اور چیزوں کی بھی ضرورت ہے اور اسکے علاوہ گھر کی دیگر ضروریات آلو پیاز کیا پوری کریں گے۔۔۔اور اس تبلیغ کے کام کی مثال اس طرح ہے کہ کسی نے بہت بڑی زمین میں یہ تمام سبزیاں لگائی ہوں اور خود بھی کھائے اور دوسرے کو بھی فروخت کر کے تمام گھر کی ضروریات پوری کرے یہ ہے تبلیغ کا عالمی کام اور اس کے عالمی فائدے۔درس قرآن کا مقابلے میں (معاذ اللہ)

لاکھوں کے اجتماعات میں ایسی باتیں سننے کے بعد یہ لوگ علمائے کرام کے پاس کیا ذہن لیکر جاتے ہیں۔

کیا جامعہ فاروقیہ میں بھی دین کا کام ہوتا ہے۔

اسی طرح حضرت مولانا شاہ فیصل صاحب (شیر پاؤ لانڈھی والے) فرماتے ہیں کہ مدرسہ جامعہ فاروقیہ میں کچھ تبلیغی۔۔۔حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم سے ملنے آئے۔ باتوں باتوں میں بار بار کہنے لگے کہ حضرت یہاں مدرسہ میں دین کا کام بھی ہوتا ہے۔حضرت مولانا منظور احمد مینگل صاحب فرمانے لگے کہ ۔۔۔۔۔۔بے غیر تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا یہ دین کا کام نہیں ہے۔ یہاں کیا یہ رات دن صبح شام قرآن وحدیث کا سیکھنا سکھانا تم کو دین کا کام نظر نہیں آتا۔۔۔۔چلو دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔

اسی طرح یہ باتیں ان کو کون سکھاتا ہے ان کے بڑے مراکز کہاں پر ہیں جہاں سے یہودی عیسائی قادیانی ہی والی باتیں کہ اللہ کا راستہ یہ ہی ہے اور دین کا کام یہ ہی ہے۔سیکھتے سکھاتے اور پھر مسلمانوں کے روپ میں آکر کس انداز میں پھیلاتے ہیں۔

ایک عالم دوسرے عالم سے: کیا آپ نے اللہ کے راستے میں وقت لگایا ہے؟

استاذ مولانا عبدالعزیز صاحب فرماتے ہیں کہ کراچی قائد آباد لانڈھی کی توحیدی مسجد میں نماز کے بعد جب میں نکلنے لگا۔۔۔تو ایک تبلیغی عالم جو جماعت میں آیا ہوا تھا وہ مجھے دعوت دینے لگا اور کہا کہ حضرت آپ نے اللہ کے راستے میں بھی کچھ وقت لگایا ہے۔۔۔تو میں نے جواب دیا کہ الحمد للہ پورے 8 سال لگائے ہیں۔تو وہ یہ بات سن کے کہنے لگا ماشاءاللہ، ماشاءاللہ کہاں کہاں کس کس ملک میں وقت لگایا ہے آپ نے۔ میں نے کہا کہ مدرسہ میں۔تو اس نے کہا کہ نہیں میں تو اللہ کے راستے کی بات کر رہا ہوں مدرسہ کی نہیں۔تو میں نے کہا۔اللہ کے بندے آپ عالم ہو کر بھی ایسی باتیں کرتے ہیں بڑے ہی افسوس کی بات ہے۔کیا علم دین سیکھنے کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کا راستہ نہیں فرمایا۔کیا اس بات پر آپ کو یقین نہیں کہ یہ بھی اللہ کا راستہ ہے اور کیا قرآن وحدیث کا علم سیکھنا اللہ کے راستے میں نہیں ہے تو یہ جواب سن کر اس کی آنکھوں میں آنسوں آگئے اور کہا کہ ہم بہت بڑی غلطی پر ہیں۔نوٹ: یہ ہے بار بار ہی کہنے کا کمال کہ اللہ کا راستہ یہ ہی ہے اور دین کا کام یہ ہی ہے اور کوئی نہیں۔کہنے کا انجام۔

جو تبلیغی جماعت چھوڑ کر جہاد میں گیا اسکا کام شیطان نے کر دیا۔ (تبلیغی عالم)

ایسی باتیں ان کو درسِ قرآن اور جہاد کے خلاف کوئی عام لوگ نہیں مرکز کے اندر انکوانکے بڑے حضرات ہی بتاتے ہیں۔ جسکی مثال یہ ہے کہ راقم خود اس بیان میں موجود تھا تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ فجر کے بیان میں ایک بنگالی عالم کہہ رہا تھا کہ اپنی جماعت کو لازم پکڑو جو جماعت کو چھوڑ دیتا ہے شیطان اس کو اکیلی بکری کی طرح اچک لیتا ہے جس طرح اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے اور بکری بھیڑے کا شکار کیوں بنتی ہے کہ وہ اپنے ریوڑ سے ہٹ جاتی ہے سبز گھاس کو دیکھ کر اسکے پیچھے بھاگ جاتی ہے اور اس گھاس کے پیچھے بھیڑیا چھپا ہوتا ہے جو اسے کھا جاتا ہے جسطرح بکری سبز گھاس کی خاطر شکار ہو گئی اس طرح تمہیں کسی نے جہاد کے فضائل سنائے اور تم اپنی جماعت کو چھوڑ کر اس طرف چلے گئے تو تمہارا کام بھی شیطان نے اس طرح کر دیا جس طرح بکری کا بھیڑے نے کیا اب لوگ آپ کو اتنے بڑے عظیم کام سے ہٹا کر کس طرح چھوٹے کام میں لگاتے ہیں اسکی مثال جیسے ایک بچے کے ہاتھ میں ۱۰۰۰ روپے کا نوٹ ہو اور اسے کوئی ٹافی دے کر کہہ یہ کاغذ مجھے دے دو اور یہ ٹافی لے لو۔۔۔ اب وہ بچہ اس ایک ہزار کی اہمیت کو نہیں جانتا کہ اس میں کتنی ٹافیاں مل سکتی ہیں وہ بچہ کاغذ سمجھ کر وہ ایک ہزار روپے کا نوٹ دے دیتا ہے اور ٹافی لے لیتا ہے بالکل اسی طرح جو لوگ تمہیں اس تبلیغ کے کام سے ہٹا کر جہاد میں لگانا چاہتے ہیں۔۔۔ جہاد کے فضائل سنا سنا کر وہ تمہارے ہاتھ سے ایک ہزار کا نوٹ لے کر ایک ٹافی دے رہے ہیں۔ میری یہ باتیں تم کسی اور کے سامنے نقل مت کرنا کیونکہ میں جواب دے سکتا ہوں میں عالم ہوں اور تم جواب نہیں دے سکتے اور میں بنگلہ دیش کے تبلیغی مرکز میں ہوتا ہوں۔۔۔ نوٹ: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نبی ﷺ کو فرمار ہے ہیں کہ اے نبی ایمان والوں کو لڑنے پر ابھاریں (سورۃ انفال 60)

اور یہ بدبخت تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ میں منبر رسول پر بیٹھ کر کیا کہہ رہا ہے۔۔۔ اس جیسی مثالوں سے یہ لوگ مسلمانوں کو جہاد اور درس قرآن سے کس کس طرح متنفر کرتے ہیں۔۔

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے ہم مشن و برادر نسبتی حضرت مولانا احتشام الحسن کاندھلوی صاحبؒ کی تحقیقی رائے۔

میری اس کتاب کو موجودہ تبلیغ نظام الدین کی تائید نہ سمجھا جائے۔ جو تبلیغ دنیا بھر میں آفات کے نزول کا سبب ہے۔

مناظر اسلام حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں۔

العیاذ باللہ کس قدر کفریہ کلمات زبانوں سے بکے جارہے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو زہر کی گولیوں پر چینی لگا کر کھلائی جارہی ہے۔ اور ایمان کی محنت کی آڑ میں کفر کو مضبوط کیا جارہا ہے اور دلوں میں نفاق کا بیج بویا جارہا ہے۔

حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کینیا کے شہر نیروبی میں ۔۔۔تبلیغی جماعت کی نصرت کیلئے گیا۔۔۔تو انھوں نے بجائے میری حوصلہ افزائی کے الٹا میری سرزنش شروع کردی اور طرح طرح کے اعتراضات اور شبہات سے میری مہمان نوازی کی اور کہا کہ مولانا یہ کیسا جہاد ہے۔۔۔۔کہ امریکہ سے کشمیر کی بھیک مانگ رہے ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔(**جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ، صفحہ نمبر 219**)

دوسری جگہ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 180 پر لکھا ہے کہ لڑنا بھڑنا اور کافروں کو قتل کرنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ سب کچھ اعمال کے ٹھیک ہونے سے ہوتا ہے۔۔۔اس لئے بس اعمال کی فکر کرو یہ لڑنا بھڑنا کافروں کو قتل کرنا چھوڑ دو بوسنیا، چیچنیا، فلسطین اور کشمیر میں اللہ کا عذاب آرہا ہے۔ کیونکہ انھوں نے اچھے اعمال چھوڑ دیئے تھے جب ہمارے اعمال درست ہوجائیں گے۔تو ہمیں خود بخود حکومت بھی ملے گی اور عزت بھی؟

جواب: العیاذ باللہ کس قدر کفریہ کلمات زبانوں سے بکے جارہے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو زھر کی گولیوں پر چینی لگا کر کھلائی جارہی ہے۔ اور ایمان کی محنت کی آڑ میں کفر کو مضبوط کیا جارہا ہے اور دلوں میں نفاق کا بیج بویا جارہا ہے۔

نوٹ: اسطرح کے سینکڑوں اعتراضات اور انکے تاریخی جوابات سے یہ کتاب بھری ہوئی ہے ۔۔۔۔ضرور مطالعہ فرمائیں۔

جناب طارق (رکن شوریٰ تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ)

شب جمعہ کے بیان میں کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہاں کہا ہے کافروں کو مارنے کا۔ ایسے ہی مارو، مارو، مارو، کافروں کو لگا رکھا ہے۔ بتاؤ کہاں کہا ہے، کافروں کو مارنے کا۔

(مجمع سے سوال کیا) تمام مجمع نے زور سے کہا نہیں کہا۔نوٹ فرمائیں۔تمام شب جمعہ کے مجمع کو کافروں کو مارنے

والے قرآنی احکامات کا منکر بنادیا

القرآن : اے نبی آپ لڑیں اللہ کے راستے میں ..... بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے راستے میں ..... مارو کافروں کی گردنوں پر اور جوڑ جوڑ پر ..... اتنا مارو کہ ان کی آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں ,,, اب تمھارے ہاتھوں سے (کافروں کو) عذاب دونگا۔کیا کافروں کو مارنے والے یہ قرآنی احکامات ان کافروں کے ہمدردوں کو نظر نہیں آتے۔

شب جمعہ کا یہ اجتماع اہل تبلیغ کے ہاں مقدس مذہبی اجتماع اور عظیم الشان عمل ثواب ہے اور بہ نیت تقرب اور ثواب کے کسی بھی عبادت کے لیے شب جمعہ کی تخصیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب سے ممنوع ہے۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **لاتختصو ليلة الجمعة بقيام من بين الليالى۔**

(رواہ مسلم بحوالہ مشکوۃ شریف ج ۱، ص ۱۷۹)۔

"ترجمہ۔مت خاص کرو شب جمعہ کو کسی عبادت کے لیے اور راتوں میں سے۔"

قیام کا لفظ اصطلاح شریعت میں نوافل کے لیے استعمال ہوتا ہے تو نوافل میں عبارۃ النص ہے اور باقی مشاغل دین کے لیے دلالۃ النص ہے۔ ۱۲

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جمعہ کے فضائل سنائے۔جس کیلئے صحابہ صبح سویرے تیاری کر کے دیہاتوں سے شہروں کی طرف جمعہ میں شرکت کیلئے تشریف لایا کرتے تھے۔اور آج شب جمعہ لگانے والے صبح سویرے شہروں سے دیہاتوں کی طرف بھاگ جاتے ہیں جہاں جمعہ نہیں ہوتا۔اور پھر یہ ظہر کی نماز پڑھ کر کہتے ہیں کہ آج ہم نے انچاس کروڑ والی نماز پڑھی ہے۔یہ ہے شب جمعہ کا نقصان۔**مزید تفصیلات، شاہراہ تبلیغ، صفحہ نمبر 12**

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا الطاف الرحمن صاحب کی تحقیقی رائے۔

ماشاءاللہ جہاد کے خلاف کھلی محاذ آرائی شروع ہوئی اور اب اجتماعات میں بھی۔

جہاد کے خلاف کھلی محاذ آرائی اور قرآن وحدیث میں تحریفات کی جرات، ایک طویل عرصے تک تو جہاد سے لاتعلقی برتنے پر اکتفا کیا جاتا رہا لیکن اب ماشاءاللہ جہاد کے خلاف کھلی محاذ آرائی شروع ہوئی اور تبلیغ کے بڑ

ے بڑے صوبائی اور ملکی اجتماعات میں جہادیوں پر طنز وتعریض کے تیر اور گولیاں برسائی جارہی ہیں۔

بحوالہ: موجودہ تبلیغی جماعت حق صریح سے انحراف کی راہوں پر، ص:25

تبلیغی جماعت کے اکابر واصاغر کو چاہیئے کہ وہ دین اسلام کو تختۂ مشق نہ بنائیں۔

{العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا فضل محمد یوسف زئی دام مجدہ}

استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد تبلیغی جماعت کے اکابر واصاغر کو چاہیئے کہ وہ اپنے بیانات کے ذریعہ سے دین اسلام کو تختۂ مشق نہ بنائیں اور نہ اس دین مقدس کو لاوارث سمجھیں، کیونکہ اس دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیبی مضبوط نظام موجود ہے تاریخ گواہ ہے کہ دین اسلام کے اس مبارک نظام کے مقابلے میں بڑے بڑے فتنے کھڑے ہوئے مگر اس حفاظتی مضبوط غیبی نظام کے سامنے وہ فتنے قصۂ پارینہ ہوکر رہ گئے لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ وہ عالم ہو یا غیر عالم ہو کہ وہ دین اسلام کی خدمت قرآن وحدیث کے ارشادات کے مطابق اور سلف صالحین کے نقش قدم کی روشنی میں کرے تاکہ دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کے اس مضبوط غیبی نظام کے غیظ وغضب سے بچ سکے اور ترقی کے بعد زوال کا شکار نہ ہوجائے۔

"وما ارید الا الاصلاح وما علینا الا البلاغ"

فضل محمد غفرلہ یوسف زئی۔۔۔استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔۔۔۔ ۲۳ ربیع الثانی۔ ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰ اپریل ۲۰۰۹ء۔۔۔۔کلمہ حق، صفحہ نمبر 21

حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

سنت کشتی نوح کی طرح ہے۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 14 صفحہ نمبر 9)

مولانا الیاسؒ فرماتے ہیں۔

یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مکتوبات صفحہ نمبر 37)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں بنائی گئی کشتی کا انجام ۔۔۔منکرین جہاد قادیانی، کشتی میں گھس گئے ہیں۔

مولانا الیاس صاحبؒ نے اپنی زندگی میں فرمایا کہ کچھ قادیانی میرے کام میں لپٹ پڑے ہیں۔

(الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ صفحہ نمبر 419)

مشن قادیانی امت مسلمہ کو درس قرآن، علماءِ کرام اور جہاد بالسیف سے روکنا تھا۔

غلام احمد قادیانی نے اپنے آقا ایک کافر انگریز کو اپنی فرمانبرداری کا ثبوت دیتے ہوئے خط لکھا۔ کہ میں نے مسلمانوں کو جہاد بالسیف سے روکنے کے لئے قرآن وحدیث میں تاویلیں کر کر کے اتنا لکھا اور اسے دنیا میں پھیلایا ہے کہ اگر ان کتابوں، رسالوں اور اشعار کو جمع کیا جائے تو 50 الماریاں بھری جاسکتی ہیں۔

(تریاق القلوب صفحہ نمبر 25)

نوٹ: آج کس طرح قادیانی کی کتابیں مسلمانوں کو شربت کی طرح گھول کر پلا دی گئی ہیں۔ کہ دنیا بھر میں کہیں کوئی مسلمان جہاد کی بات کرے۔ تو جواب میں کتابیں بولنے لگتی ہیں۔ آج قادیانیوں والا کام کون کر رہا ہے؟

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب (دامت برکاتہم) کی تحقیقی رائے۔

خدارا امت مسلمہ کے حال پر رحم کھائیں اور ان کو غیر اعلانیہ قادیانی نہ بنائیں کہ یہ دنیا میں تو اپنے آپ کو مسلمان سمجھیں اور قیامت کے دن کافروں کے ایجنٹ ۔۔۔منکر جہاد ۔۔۔مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی صف میں کھڑے ہوں۔ (شاہراہ تبلیغ، صفحہ نمبر 196)

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری نوّر اللہ مرقدہ منکرینِ جہاد قادیانیوں کے بارے میں کیا فرما گئے۔

تاریخ اسلام کا جس قدر میں نے مطالعہ کیا ہے۔ اسلام میں 1400 سال کے اندر جس قدر فتنے پیدا ہوئے ہیں قادیانی فتنہ سے بڑا سنگین کوئی بھی پیدا نہیں ہوا۔ جو کوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگائے گا۔ اس کی

جنت کا میں ضامن ہوں۔(چراغ ہدایت 53)

قادیانی کا پیغام مریدوں کے نام

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔۔۔۔۔ کہ دیں میں حرام ہے یہ جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے ۔۔۔۔۔۔۔ دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے ۔۔۔۔۔۔۔ اسلئے جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد۔۔۔۔۔۔ منکر ہے وہ نبی کا جو رکھتا ہے یہ اعتقاد
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ نمبر 39)

اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط پر مفتی تقی عثمانی صاحب (دامت برکاتہم) کا تحقیقی تبصرہ۔

لیکن اب جماعت کے ایک سرکردہ اور مقتدر بزرگ جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں ان کا خط پڑھنے کا اتفاق ہوا جو انہوں نے ایک صاحب کے نام لکھا تھا جن کے نام وہ خط تھا انہوں نے وہ خط مجھے بھیج دیا۔اس خط کے اندر تحریر کا سارا رُخ اس طرح ہے کہ گویا اس وقت جہاد کی طرف توجہ کرنا یا جہاد کی بات کرنا جہاد کے بارے میں سوچنا یا جہاد کے بارے میں کوئی اقدام کرنا کسی بھی طرح درست نہیں، بلکہ جہاد تو اصل میں دعوت کے لئے ہے۔اگر دعوت کی آزادی ہو تو اس صورت میں نہ صرف یہ کہ جہاد کی ضرورت نہیں بلکہ وہ مضر ہے۔ساتھ میں یہ بھی لکھا کہ ابھی یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے لیکن رفتہ رفتہ علماء کی سمجھ میں بھی آجائے گی۔اس خط میں معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کرکے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں ہیں بلکہ یہ فکر رفتہ رفتہ ہے۔یہ بات ایسی نہیں ہے کہ اس پر خاموش رہا جائے، چنانچہ اس سلسلے میں پھر ہم نے جماعت کے ان حضرات سے زبانی گزارش بھی کی۔جن سے ہمارے رابطے ہیں لیکن اور بڑوں تک یہ بات پہنچانے کا اہتمام کیا کہ یہ بات جو پیدا ہو رہی ہے یہ بڑی خطرناک ہے۔خط میرے پاس موجود ہے اگر کوئی پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(تقریر ترمذی، جلد دوم، صفحہ نمبر 210)

جہاد کے خلاف تبلیغی جماعت کے گمراہ کن نظریات کا خلاصہ

اکابر تبلیغی جماعت مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کی صورت میں۔

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب کے افکار۔۔۔ان کے اپنے ایک خط میں۔۔۔۔ہمیں جو خط موصول ہوا اس کا متن حسب ذیل ہے۔خط کے بعد ایک علمی جوابِ خط بھی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مکرم ومحترم جناب بھائی اسماعیل بھامجی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جبکہ میں بنگلہ دیش سفر میں جا رہا تھا اسلئے جواب میں تاخیر ہوئی اب کچھ وقت نکال کر جواب لکھ رہا ہوں آپ نے یہ لکھا کہ یہاں کچھ علماء نے جہاد کی تحریک اٹھائی ہے یہ تحریک دوسو سال سے مختلف زمانوں میں اٹھتی رہی اور کچھ عرصہ کے بعد ختم ہو جاتی تھی قرآن کو سمجھنے میں بہت غلطی ہوتی رہی اور جہاد کا لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا۔دعوت کے معنی میں بھی اور قتال کے معنی میں بھی جو آیات جہاد کے لفظ سے مکہ مکرمہ میں اتریں وہ سب دعوت کے معنی میں ہیں۔

جیسے وجاهدهم به جهاداً کبیراً دوسری آیات والذین جاهدوا فینا الخ۔۔۔اور جو آیات مدینہ منورہ میں اتریں معنی میں وہ دونوں معنی میں آئی ہیں۔

دعوت میں اور قتال میں جیسے یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم اس میں تو منافقین کے ساتھ قتال نہیں کیا آنحضرت ﷺ نے ان کے ساتھ سختی نہیں کی بلکہ نرمی سے کام لیا ایسے ہی نوح علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک جن انبیاء علیہم السلام کا اللہ تعالیٰ نے نام لیکر ذکر فرمایا ان میں سے کسی نے بھی قتال نہیں کیا او جنہوں نے قتال کیا انکے نام ذکر نہیں یا نبی بننے سے پہلے قتال کیا حضور پاک ﷺ نے مکہ مکرمہ میں قتال نہیں کیا تیرہ سال تک صرف دعوت دی۔یہ چیزیں غور کرنے کی ہیں انبیاء علیہم السلام کو دعوت کی نسبت سے بھیجتے تھے تاکہ وہ انکو جہنم سے بچا کر جنت کی طرف لائیں اور ظلمت سے نور کی طرف لائیں۔

کسی نبی کو اس لئے نہیں بھیجا کہ جنت کی طرف سے جہنم کی طرف لائے۔ کافر جب قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔ یہ نبی کا مقصد نہیں بلکہ نبی کا مقصد تو اسکو جہنم سے بچانا تھا۔ جیسے ایک حدیث میں بھی اسکا اشارہ ہے قتال جب واجب ہوا کہ جب کافروں نے اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ ڈال دی۔ جزیہ اس لئے واجب ہوا کہ اگر تم اسلام نہیں لاتے تو جزیہ دیکر ہماری ماتحتی میں رہو۔ لیکن جب جزیہ دینے پر تیار نہ ہوئے۔ نہ اسلام لانے پر تیار ہوئے، تب قتال واجب ہوتا ہے جیسے ڈاکٹر فاسد عضو کو جب کاٹتا ہے جب اسکے اچھا ہونے کی امید نہ ہو۔ اسکے دوسرے اعضاء کو حفاظت کی امید ہوتی اس لئے ہے کہ علماء نے قتال کو **حسن لغیرہ** کہا ہے **حسن لذاتہ** نہیں۔ حسن لذاتہ دعوت ہی ہے۔ اسلام جو پھیلتا ہے دعوت سے پھیلتا ہے دوسرے جب تک جہاد مجاہدین میں صفات نہ آئیں تو اس وقت تک وہ محفوظ من اللہ نہیں ہوں گے۔ اس لئے جہاں بھی جہاد کی آوازیں لگی ہیں وہاں شکست کھائی۔ کامیاب نہیں ہوئے۔ **قتال الی یوم القیامۃ** ہے مگر وقت اور ضرورت کے اعتبار سے جب اس کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔

یمن بغیر قتال کے صرف دعوت سے اسلام میں آیا۔ طائف قتال کے وقت اسلام میں نہیں آیا بلکہ مسلمان فتح کرنے سے عاجز آگئے تھے۔ اور ان کو بغیر فتح کے مدینہ واپس جانا پڑا دعوت چلتی رہی یہاں تک کہ اہل طائف بھی اسلام میں داخل ہوئے۔ اس مسئلہ کو **البدایۃ و النہایۃ** والوں نے، ابن القیم نے زاد المعاد میں کچھ بیان کیا ہے۔ دیوبند کے مفتی محمود الحسن صاحبؒ نے فتاویٰ محمودیہ میں اسکو بڑے بسط کے ساتھ لکھا ہے اور تبلیغ والوں پر لوگوں کے جو اعتراضات تھے انکو نقل کر کے جوابات دئے ہیں ان میں ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ دعوت والے جہاد والی آیات کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں اور انکا بالیقین جواب دیا او امام بخاریؒ نے جہاد کے لفظ کو بہت ہی عموم دیا کہ ماں باپ کی خدمت بھی جہاد ہے اور مسجد کی طرف چلنا بھی جہاد ہے صرف یہ اپنے دوستوں کے اطمینان کیلئے لکھا گیا اور علماء کرام سے کچھ تعرض نہ کریں اور انکا اکرام کرتے رہیں اور دعاء مانگتے رہیں ان شاء اللہ کچھ عرصہ میں انکی سمجھ میں آجائے گا اور انشراح ہوجائے گا۔

فقط والسلام

بندہ: سعید احمد المدنی۔۔۔۔9 ستمبر 1993 کاکریل مسجد ڈھاکہ بنگلہ دیش

دنیا بھر میں جہاد کے خلاف پھیلائے گئے تبلیغی جماعت کے نظریات، مولانا سعید احمد خان صاحب کے خط کا جواب۔ مولانا عبد القدوسؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مکرم ومحترم مولانا سعید احمد خان صاحب مدظلہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اتفاقاً مجھے آپ کے خط پڑھنے کی نوبت آ گئی۔ جس سے بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے جناب بھائی اسماعیل بھامجی کو لکھا کہ جہاد کے متعلق چونکہ میں بھی مسلکاً دیوبندی ہوں اور اکابر کا معتقد ہوں لہٰذا امید ہے کہ آپ تھوڑی دیر غور فکر فرمائینگے۔ آپ نے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ تحریکیں جہاد کی اٹھتی رہی اور ختم ہوجاتی لیکن شاید قابل غور بات یہ ہے کہ ولی اللہ خاندان سے لیکر شیخ الہند تک جو بھی جہاد کی تحریکیں اٹھی انہی کی محنت اور قربانی سے ہم یہاں پہنچے ورنہ انگریز کے تو ہم غلام ہوتے۔ خیر یہ تو چھوٹی بات تھی جہاد کا لفظ بیشک مختلف معنی میں استعمال ہوا جس طرح کہ صلوٰۃ کا لفظ مختلف معنی میں استعمال ہوا۔ لیکن اسکا مفہوم لینا کہ اس معنی سے فرضیت جہاد ادا ہوجائی گی سراسر غلط ہے جس طرح کہ صلوٰۃ کے لفظ کی عمومیت سے درود شریف کا معنی لینا اور اسکو نماز کی فرضیت کیلئے کا معنیٰ سمجھنا غلط ہے۔ یہ بات کہ جو بھی آیات مکہ میں اتریں وہ سب دعوت کے معنی میں ہیں۔ اس میں نظر ہے کہ

و جاھدوا فی اللہ حق جھادہ کی تفسیر میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے معارف القرآن میں لکھا ہے ہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرنا اور جہاد (بالسیف) کرنا۔ آپ نے یہ آیت **یاایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم** تحریر فرما کر تشریح میں لکھا ہے کہ منافقین کے ساتھ قتال نہیں کیا ہم نے کب آپ سے کہا ہے کہ منافقین کے ساتھ قتال کرو بلکہ ہمارا مطالبہ تو یہ ہے کہ کفار سے لڑیں جس پر **یاایھاالنبی جاھد الکفار** دلالت کرتی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ نے کفار کے ساتھ جہاد کے تذکرہ کو محذوف کر دیا اور منافقین کی بحث چھیڑ دی۔ پھر آپ قرآن کی آیت **واغلظ علیھم** (ان پر سختی کیجئے) تحریر فرما کر تشریح کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کی مخالفت کرتے۔

جاھد المنافقین سے دعوت مراد لینا سراسر غلط ہے چونکہ **جاھد المنافقین** کی تفسیر میں حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں بیان القرآن میں کہ باللسان جہاد کیجئے اور آگے فرماتے ہیں ایسی ہی سختی کے وہ لائق ہیں اسی طرح جلالین میں ہے والمنافقین باللسان لیکن افسوس! کہ اگر چہ منافقین کے ساتھ جہاد باللسان کرتے ہم نے تو کافروں سے بھی جہاد باللسان چھوڑا ہوا ہے بلکہ چاہتے ہیں کہ ان پر نرمی کریں لیکن یاد رکھنا کہ صحابہ کی صفت **اشداء علی الکفار رحماء بینھم** تھی۔

آپ کا یہ لکھنا کہ نوح علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک کسی نبی کے بارے میں اللہ نے نام لیکر ذکر نہیں فرمایا کہ قتال کیا ہے یہ کوئی مستدل نہیں اسلئے کہ اللہ نے قرآن میں فرمادیا **وکای من نبی قاتل معہ ربیون کثیرا** کتنے ہی انبیاء جنکے ساتھ اللہ والوں نے مل کر قتال کرنا میدان جنگ میں کافی اور صحیح دلیل ہے (**فقاتل فی سبیل اللہ**) **الایہ** کہ آپ اور انبیاء کے اقتداء کے قائل ہو۔اور آپ ﷺ نے تیرہ سال تک دعوت دی پھر اسکے بعد تو دس سال تک جہاد کیا اور کروایا اور مکہ میں جو عفو کا حکم تھا وہ منسوخ ہو گیا جس طرح کہ **تکملہ فتح الملھم جلد 3 ص 138** اور **کنز الدقائق** کے حاشیہ پر اور بھی کئی کتابوں میں مذکور ہے جس کی وقت اجازت نہیں دیتا بہر حال بلا اختلاف کہ یہ منسوخ ہیں۔تو کیا آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہیں گے کہ سابق انبیاء نے بھی پڑھی اور مکہ میں نبی کریم ﷺ نے بھی پڑھی یہ تو بے اصل و بے بنیاد بات ہے۔ بیشک انبیاء کا مقصد ہدایت دینی ہوتی ہے لیکن صرف یہ ہی مقصد تو نہیں ہوتا بلکہ مقاصد میں سے من جملہ ایک مقصد یہ ہے اور اسکے علاوہ مقاصد میں سے مسلمانوں کی حفاظت دلوانا خلافت کا قیام ظالموں کا مٹانا علم سکھانا **وانما بعثت معلماً** (ابن ماجہ) عدل قائم کرنا بھی ہے۔قرآن میں **قاتلوا ھم یعذبھم اللہ بایدیکم** کہ اللہ ہم کو ذریعہ بنا رہا ہے جو کہ شرافت ہے اور یہ جملہ جب کافر قتل ہوگا تو جہنم میں جائے گا۔ یہ بہت سخت اور بہت خطرہ والا جملہ ہے یہ فعل تو آپ ﷺ نے بھی کیا۔جس طرح احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے ابی بن خلف کو مارا تھا جس سے وہ قتل ہوا اور اسی طرح بدر میں صنادید قریش کو مروایا تھا تو کیا نعوذ باللہ انکو دوزخ میں بھیجا اور اسی کی تو صراحت ہے مفسرین نے اسکو فوائد قتال میں سے گنوایا ہے تو کیا یہ من جملہ نبی ﷺ کے مامورات میں سے نہیں ہے اور شریعت کے

سامنے عقل کو استعمال کر کے اپنے موقف کو ثابت کرنا نہایت غلط اور بسا اوقات مفضی الی الکفر ہے۔
آپ کا کہنا کہ قتال تب ہوا جب کافروں نے دعوت میں رکاوٹ ڈالی۔ حضرت آپ تو یہاں پر اقدامی جہاد کی بات کر رہے ہیں، جبکہ اس زمانے میں ہم دفاعی حالت میں ہیں تو کیا مسلمانوں کی حفاظت کیلئے جہاد فرض نہیں کیا قصاصاً جہاد فرض نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر قرآن سے لیکر واقعات صحابہ اور کتب سابقہ میں غلط لکھے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو کہ اگر دشمن حملہ کر دے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ دشمن کو ہٹائے۔ احکام القرآن: ص 440 جلد 3 ابوبکر بن جصاص نے اس پر اتفاق کیا۔ اللہ نے قرآن میں فرمایا و قاتلوا المشرکین کافة کمایقاتلونکم کافة و قاتلوا فی سبیل الذین یقاتلونکم و لاتعتدوا اسی مسئلہ کو قرطبی نے جلد 8 ص 151 میں ذکر کیا۔ معارف القرآن میں جلد 1 صفحہ 403 میں مفتی شفیع صاحب نے ذکر کیا بار بار۔ نووی نے شرح مسلم میں ص 130 میں اور صاحب فتح القدیر نے لکھا ہے اگر ایک قیدی بھی ہو مسلمانوں کا تو اسکا چھڑانا اہل شرق اور غرب پر فرض ہے اور یہ آفاقی مسئلہ لکھا ہے (جلد 5 ص 440)
اور کیا بدر کی لڑائی جہاد نہیں تھی جبکہ دعوت تو ویسے بھی پہنچ چکی تھی تو لڑنے کی کیا ضرورت تھی اور اسی طرح حضرت عثمان ؓ کے قصاص کے لئے بیعت علی الجہاد غلط تھا (نعوذ باللہ) یہ تو قرآن سے ثابت ہے اور بخاری ص 427 پر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت سعدؓ سے انک حکمت بحکم اللہ جبکہ انہوں نے قتل کا فیصلہ کیا۔ اور اس قرآن کی آیت کا مطلب کیا ہے ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض اور پھر و لکن اللہ قتلھم تو کیا اللہ ان کو جہنم میں پہنچا رہا ہے؟
حسن لغیرہ۔۔۔ ثابت کرنے سے فرضیت میں کمی نہیں آتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس مسئلہ میں بھی اختلاف ہے کہ **حسن لغیرہ** ہے کذافی نفسہ حاشیہ نور الانوار اور کیا آپ قربانی کرنا چھوڑ دینگے کہ یہ بھی تو **حسن لغیرہ** ہے اور اسی طرح نکاح بھی۔ اگر دعوت مقصود ہے اور قتال کے بغیر بھی حاصل ہے تو پھر وضو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے بلکہ سیدھے مقصود تک پہنچ جائے یعنی نماز پڑھ لے اور نماز کا مقصد ذکر ہے تو ایسے ہی ذکر کر لے۔ نہیں!
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت کے لئے جہاد اختیار کیا اور ہم بھی کرینگے۔ اور ظلم کو روکنے کے لئے بھی جہاد اختیار کیا اور قصاصاً بھی اختیار کیا تو لہٰذا ہم بھی کرینگے اور قادیانی کے علاوہ کسی نے بھی اسکا انکار نہیں کیا حتی کہ مودودی اور

سرسید خان جیسے بھی دفاعی جہاد کے قائل ہیں۔

آپ کا یہ تحریر فرمانا کہ جب تک مجاہدین میں صفات نہ آئیں سراسر غلط ہے۔اسلئے کہ وہی بات تو نماز و دیگر عبادات کے بارے میں کہی جاسکتی ہے کہ جب تک نماز صحیح نہ ہو تب تک برائی سے نہیں روکتی تو کیا ان صفات کے پیدا ہونے تک نماز معاف ہے۔ ہرگز نہیں اور پھر ترمذی ص 128 کی حدیث جس میں مجاہدین کے چار درجات ہیں تو پھر اس تربیت کا کیا مطلب اگر سب کا صفات میں کامل ہونا شرط ہے۔اور نیز حضرت تھانوی ؒ نے بیان القرآن میں التائبون العابدون الخ ۔۔۔ کے ماتحت لکھا ہے کہ یہ شرائط درجے میں نہیں بلکہ صرف فضلیت کیلئے ہیں۔رہی محفوظ من اللہ کی بات تو محفوظ نہ تو آپ ہیں اور نہ میں ہوں وہ تو صحابہ ؓ تھے۔اگر مجاہدین محفوظ من اللہ نہیں ہیں تو تبلیغی جماعت بھی تو نہیں ہے کہ اس میں تو بہت زیادہ خرافات ہیں۔اگر اچھی طرح حساب لیا گیا تو قیامت کے دن تو نہ میں بچ سکوں گا نہ آپ۔(بخاری)

آپ نے جہاد کے بغیر فتوحات کی دو مثال پیش کیں: مثال نمبر 1

یمن کی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یمن اسلام کے غلبے کے وقت اسلام میں داخل ہوا نہ کہ مکی زندگی میں اور یہ بھی تو جہاد ہے کہ پورا نظام یوں ہے کہ دعوت، جزیہ یا قتال اور اسکو نظام جہاد کہتے ہیں لیکن غلبہ کے وقت ورنہ کیا کافر ایسے ہی حکومت کو چھوڑ دینگے۔آپ خود ہی دیکھ لیں کہ اب تک آپ کے قدموں تلے کتنے ملک اسلام میں آئے۔

مثال نمبر 2

طائف کی تو اہل علم وعقل پر یہ بات مخفی نہیں کہ صحابہ ؓ نے مشورہ کیا تھا آپ ﷺ کے ساتھ کہ اب تو اردگرد کے تمام علاقے فتح ہو چکے تو ان کو مجبوراً آنا پڑے گا تو لہٰذا ہم چھوڑ دیتے ہیں تو پھر یہی ہوا۔

ورنہ اگر دعوت کافی تھی تو جب آپ ﷺ نے طائف میں دعوت دی (بغیر جہاد کے) تو کیوں قبول نہیں کیا گیا اور اسکے علاوہ آدھی دنیا تو جہاد سے مشرف باسلام ہوئے آپ نے تحریر میں فرمایا جہاد کی فضلیت عام ہے اور ماں باپ کی خدمت جہاد کی ایک قسم ہے یعنی ثواب کے اعتبار سے لیکن وہ اس ثواب کو نہیں پہنچتا جو مجاہدین فی سبیل اللہ کو ہے جس طرح کہ ایک حدیث میں آیا کہ عمرہ فی رمضان کحج

تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اتنا ہی ثواب ملے گا۔فی سبیل اللہ میں بعض نے لکھا ہے کہ یہ عام ہے لیکن قتال اور جہاد

فی سبیل (ج ھ اد ف ی س ب ی ال اللہ)

صرف اور صرف جہاد بالسیف کیلئے قرآن وحدیث میں وارد ہوئے۔

عوام کے عدم علم سے فائدہ نہ اُٹھائیے یہ ساری بحث تو جہاد اور دعوت اسلام پر ہے تبلیغی جماعت تو اصلاح کا کام کر رہی ہے۔لہٰذا یہ قیاس مع الفارق ہے۔امید ہے کہ آپ دل کھول کر اس کو پڑھیں گے اور رجوع بھی کریں۔ اور جواب تحریر فرمائیں۔ورنہ۔فتنہ کا اندیشہ ہے۔

فقط والسلام

حضرت مولانا عبدالقدوسؒ، جمہوریہ ہند۔

یااللہ! کوئی ایسا مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔

مسلمانوں کی سعادت کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنے ہی میں ہے۔(مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ ہر کام میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کریں اور جس آیت یا حدیث کی مراد میں اشتباہ ہو اس میں اس کو اختیار کریں جس کو جمہور صحابہ کرام نے اختیار فرمایا ہو۔ اسی مقدس اصول کو نظر انداز کر دینے سے اسلام میں مختلف فرقے پیدا ہو گئے۔تعامل صحابہ اور تفسیرات صحابہ کو نظر انداز کر کے اپنی مرضی سے جو جی میں آیا اسی کو قرآن وسنت کا مفہوم قرار دے دیا یہی وہ گمراہی کے راستے ہیں جن سے قرآن کریم نے بار بار روکا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر بھر بڑی تاکید کے ساتھ منع فرمایا۔اور اسکے خلاف کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔(معارف القرآن ج3 ص503,504)

اے اللہ! ہمیں حق کو حق اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور حق راستہ پر چلنا اور باطل راستہ سے بچنا آسان فرما۔(الحدیث)

آج کے اس نازک دور میں حق وباطل کا پتہ کیسے چلے گا کہ ہر کوئی اپنے آپ کو قرآن وحدیث سے حق ثابت کر کے بتارہاہے۔حق وباطل کا ناسخ منسوخ احکامات کی تبلیغ سے پتہ چلے گا کہ ناسخ احکامات کی تبلیغ حق کی تبلیغ ہے۔اور منسوخ احکامات کی تبلیغ باطل کی تبلیغ ہے۔اور آج پوری دنیا کے اہل باطل حق کی تبلیغ کرنے والوں کے دشمن اور باطل کی تبلیغ کرنے والوں کے سرپرست بنے ہوئے ہیں۔

ناسخ منسوخ جانے بغیر تبلیغ کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص (تبلیغ) وعظ کر رہا تھا۔ پوچھا کہ تم قرآن وحدیث کے ناسخ منسوخ احکامات کو جانتے ہو۔ اس نے کہا نہیں میں نہیں جانتا۔ فرمایا کہ ہماری مسجد سے نکل جاؤ آئندہ یہاں مت آنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معارف القرآن، ج 1، ص 284، 285

ناسخ منسوخ احکامات کسے کہتے ہیں۔

مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ بعد میں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم آ گیا۔ اب پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والا حکم منسوخ ہو گیا۔ اور بعد میں بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والا حکم ناسخ ہو گیا۔ اس کو ناسخ منسوخ کہتے ہیں۔ اسی طرح بہت سارے احکامات میں تبدیلی ہوئی جن میں سے ایک حکم جہاد کا بھی ہے۔ کہ پہلے 13 سال مکی زندگی میں جہاد کا حکم نہیں آیا اور ہاتھ روکنے کا حکم تھا کہ لڑو مت۔ پھر مدنی زندگی میں جہاد کا حکم آ گیا کہ اب لڑنے کی اجازت ہے۔ اب مکی زندگی کا پہلا نہ لڑنے والا حکم منسوخ ہو گیا اور بعد میں لڑنے کی اجازت والا حکم ناسخ ہو گیا۔ اب امر حال ناسخ احکامات لڑنے کی اجازت کے خلاف نہ لڑنے والے منسوخ احکامات کی اگر کوئی تبلیغ کرے گا۔ اور قرآنی آیات نہ لڑنے والی بھی پڑھ پڑھ کر سنائے۔ اور حدیث میں سے بھی ثابت کر کے بتائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بھی سنائے کہ مجھے ابھی تک لڑنے کی اجازت کا حکم نہیں ملا۔ تو یہ شخص قرآن وحدیث ہی سے منسوخ احکامات کی تبلیغ امر حال کے خلاف کر رہا ہے۔

نوٹ: اسی کو کہا جاتا ہے کہ آج کل ہر کوئی قرآن وحدیث سے اپنے آپ کو حق ثابت کر کے بتا رہا ہے۔ افسوس کہ بڑے بڑے دین کا علم رکھنے والے بھی یہ نہیں سوچتے کہ یہ آپنے آپ کو حق کس سے ثابت کر کے بتا رہا ہے۔ ناسخ سے یا منسوخ سے۔

اب آپ نے دیکھ لیا کہ حق و باطل کی تبلیغ میں فرق ناسخ منسوخ کا ہے۔

کاش یہ بات بڑے چھوٹوں کی سمجھ میں آ جائے تو دنیا میں آپس کے سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔

یہی وجہ ہے کہا آج دنیا بھر کے باطل، نہ لڑنے والے منسوخ احکامات کی تبلیغ کرنے والوں کے سرپرست اور امرحال ناسخ احکامات کی تبلیغ کرنے والوں کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔آج دنیا بھر میں علماء حق سے جھگڑا اسی بات پر ہے کہ یہ لوگ امت مسلمہ کو اللہ کے حکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت، جہاد سے منسوخ احکامات کی تبلیغ کے ذریعے روکتے ہیں۔اور دوسرا یہ کہ تمام جہادی احکامات اور فضائل کو یہ لوگ اس مروجہ تبلیغ میں لگاتے ہیں۔جس سے میدان خالی ہورہے ہیں اور کفار امت مسلمہ پر غالب آرہے ہیں۔پھر یہ لڑنے والے جہاد کو چھوٹا جہاد اور نہ لڑنے والے جہاد کو بڑا جہاد بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کافروں سے لڑنے والے جہاد میں ثواب قطرہ کی طرح ملتا ہے۔ اور نہ لڑنے والے کافروں کو جہنم سے بچانے والے جہاد میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے اسلام، مسلمان اور پاکستان کے دشمن کافر یہودی بھی ان کو منسوخ احکامات کی تبلیغ سیکھنے سکھانے کیلئے اسرائیل میں بھی جگہ جگہ مراکز بنا کر دیتے ہیں پھر یہ جہاد کے خلاف باتیں سیکھ کر پوری دنیا میں پھیلاتے ہیں۔کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تبلیغ کریں تو کافر پتھروں سے ماریں اور آج کے تبلیغیوں کو انٹرنیشنل ویزے اور پھولوں کے ہار آخر کیوں؟ کیا یہ وہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم والی تبلیغ ہے یا کوئی اور؟

یا اللہ! کوئی ایسا مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔

تبلیغ اور تحریف میں فرق

(تبلیغ) اے میرے رسول تبلیغ کر جو نازل کیا گیا تیری طرف تیرے رب کی طرف سے۔۔۔۔(المائدہ 67)

(تحریف) تحریف معنوی تاویلات فاسد کا نام ہے، یعنی سینہ زوری اور کھینچا تانی کر کے راہ مستقیم سے ہٹ کر آیت کو اس کے اصل معنی کے خلاف پر حمل کرنا۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (شرح فوز الکبیر صفحہ 55)

تبلیغ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا نیک مبارک عظیم کام ہے کہ قرآنی احکامات کو بغیر کسی کمی یا زیادتی کے حق اور سچ کے ساتھ بیان کرنا۔

تحریف یہودیوں کی خصلت ہے کہ جنہوں نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ ردوبدل کیا جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ جو لوگ چھپاتے ہیں اسکو جسکو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔۔۔(البقرہ 159)

تحریف یہودی کریں تو لعنتی اور تحریف مسلمان کریں تو کیا رحمت کے مستحق ہونگے؟

(تبلیغ) اسلام کی طرف دعوت دینا ہے اور تحریف کفر کی طرف دعوت دینا ہے۔

ہم داعی کس کے۔ تبلیغ کے یا تحریف کے۔ قرآن کریم سچ ہے تو اسکی دعوت کا پھیلانا بھی سچ ہی کی دعوت کا پھیلانا ہے اور تحریف کفر ہے تو اسکی دعوت کا پھیلانا بھی کفر ہی کی دعوت کا پھیلانا ہے۔ یہ دنیا بھر کے علماء کرام مخالف کس کے؟ تحریف کے یا تبلیغ کے۔

علماء کرام بات کرتے ہیں تحریف کے بارے میں اور ہم جواب دیتے ہیں تبلیغ کے بارے میں۔۔۔

علماء کرام بات کرتے ہیں کچھ اور۔۔۔ ہم جواب دیتے ہیں کچھ اور۔۔۔۔

بغیر تحقیق کسی کے بارے میں حسن ظن کی وجہ سے رائے دینے والے لاکھوں انسان ایک طرف ہوں اور تحقیق کے بعد کسی کے بارے میں رائے دینے والے صرف دو عالم ایک طرف ہوں تو کس کی بات قبول کی جائے گی۔ بغیر تحقیق رائے دینے والوں کی یا تحقیق کے بعد رائے دینے والے علماء کرام کی؟

کیا فرماتے ہیں علماء دین! قرآنی احکامات کو چھپانے جھٹلانے اوران پر جھوٹ بولتے ہوئے اللہ کے راستے سے روکنے والے جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ لعنت فرمائی ہے۔ان لعنتی لوگوں کا اپنے اس لعنتی عمل ،قرآنی احکامات کے خلاف درجہ ذیل جھوٹی باتوں کا پروپیگنڈہ کرکے یہ باتیں پھیلانا کہ ہم یہ جو دعوت کا کام کر رہے ہیں۔یہ نبیوں والا کام ہے۔یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا اور تمام صحابہ کرامؓ والا کام ہے۔(معاذ اللہ) غور فرمائیں کہ ایسے لعنتی لوگوں کا اپنے اس لعنتی عمل کو ان حضرات کی طرف منسوب کرنا کیا ان پر جھوٹ بہتان عظیم اور گستاخی کی انتہاء نہیں اور یہ گستاخیاں اسکولوں، کالجوں، سینماؤں اور شراب خانوں میں نہیں بلکہ دنیا بھر کے چھوٹے بڑے مدرسوں کی مسجدوں میں جیدا کابر علماء کی سر پرستی میں پھیلائی جارہی ہیں۔اس تائید کے ساتھ کہ یہ لوگ بہت ہی اچھا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا نبیوں والا کام کررہے ہیں۔اوران گستاخیوں کی نشاندہی کرنے والے علماء حق کو نبیوں والے کام دعوت وتبلیغ کا دشمن کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔کیا یہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینا نہیں؟
جب تم نیک کام کا حکم اور برے کاموں سے روکنا چھوڑ دوگے تو اللہ تم پر عذاب مسلط کردیگا۔(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے۔(بقیہ صفحہ نمبر:174)

کیا فرماتے ہیں علماء دین قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کے نام سے تحریف کی دعوت اس انداز میں پھیلانے والوں کے بارے میں۔

1	قرآن کا حکم	اے نبی آپ لڑیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔۔	(النساء 84)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔	
2	القرآن	بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔۔۔۔	ال عمران 146
	قرآن کے خلاف تبلیغ	لڑنا بھڑنا نبیوں کا کام نہیں۔	
3	قرآن کا حکم	محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھ والے سخت ہیں کافروں پر	(الفتح 28)

	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی کی محنت سے صحابہ کافروں کیلئے بڑے ہی نرم دل بن گے تھے۔ کہ راتوں کوان کیلئے ہدایت کی دعائیں مانگتے اوردن کوان پرمحنت کرتے تھے۔	
4	القرآن	اے نبی۔جہنمیوں (جہنم میں جانے والے کافروں) کے بارے میں آپ سے کچھ باز پرس نہیں ہوگی۔	(البقرہ119)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ایک ایک کافر جوبھی جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری اُمت سے پوچھ ہوگی۔	
5	القرآن	لڑواُن لوگوں سے جوایمان نہیں لاتے اللہ پرنہ آخرت پر۔۔	(التوبہ 29)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی نے کبھی اقدامی جہادنہیں کیا۔	
6	قرآن کاحکم	اے نبی کافروں اورمنافقوں سےلڑواوران پرسختی کرو۔	(التحریم 9)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔	
7	قرآن کاحکم	بدلہ لیناتم پرفرض کردیاہے۔۔۔۔۔	(البقرہ178)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی بدلہ لینے والےنہیں تھے۔	
8	القرآن	کافرتمہارے کھلے دشمن ہیں۔۔۔	(النساء101)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	یہ نفس اورشیطان ہی ہمارے دشمن ہیں اورکوئی دشمن نہیں۔ (نوٹ: یعنی کافردشمن نہیں)	
9	القرآن	کافروں کی دلی خواہش ہے کہ تم اسلحہ واسباب سے غافل ہوجاؤ پھرتم پرحملہ کردیں گے ملکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	(النساء101)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اسلحہ واسباب سے کچھ نہیں ہوتااس کاخیال ہی دل سے نکال دوہمارے لئے صرف ایک اللہ ہی کافی ہے۔	

10	قرآن کا حکم	مارو کافروں کی گردنوں پر۔۔۔	(الانفال 12)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	کافروں کو مارنے سے تو وہ بچارے جہنم میں چلے جائیں گے۔	
11	قرآن کا حکم	اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو قتل کر ڈالو یہی ہے سزا کافروں کی۔	(البقرہ 191)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو کلمہ والی گولی سے علاج کرو۔ تاکہ وہ بھی جنت میں جائیں تم بھی۔	
12	قرآن کا حکم	تمھیں کیا ہوا کہ نہیں لڑتے اللہ کے رستے میں اُن مظلوموں کی خاطر جن پر کافر ظلم کرتے ہیں۔	(النساء 75)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہم کیوں لڑیں اُن کی خاطر جن پر اللہ کا عذاب آیا ہے ان کے گناہوں کی وجہ سے نوٹ: قرآن کے خلاف تبلیغ کیا یہ نبیوں والا کام ہے۔	
13	قرآن کا حکم	لڑو اب اللہ ان (کافروں) کو تمھارے ہاتھوں سے عذاب دے گا	(التوبہ 14)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ جب چاہے گا کافروں کو اپنی قدرت سے عذاب دے گا ہمیں اُس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔	
14	قرآن کا حکم	اگر (تم جہاد کیلئے) نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا	(التوبہ 39)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اگر ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔	
15	القرآن	ایمان والے تو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔	(النساء 76)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	جہاد سے پہلے ایمان بنانا ہوتا ہے۔ اور یہ ایمان بنانے کی محنت کا کام ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے ہی مرنا ہے	
16	القرآن	جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔۔۔	(الانفال 2)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ایمان صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے سے ہی بڑھتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں بڑھتا (معاذ اللہ یعنی قرآن سے نہیں)	

17	القرآن	جنھوں نے روکا دوسروں کو اللہ کے رستے سے اُن کے اعمال تباہ ہو گئے۔۔ اللہ محبت کرتا ہے ان سے جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔	(محمد 1) (الصّف 4)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ 70 مرتبہ پہلے رحمت کی نظر سے جسے دیکھتا ہے اُسے ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے قبول کرتا ہے۔ (نوٹ : کیا اللہ تعالی قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کرنے والوں کو پہلے ستر مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر قبول کرتا ہے۔معاذ اللہ)	
18	القرآن	برابر نہیں بیٹھنے والے اور لڑنے والے اللہ نے بلند کیا درجہ اور اجرِ عظیم اُن مجاہدین کا جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔۔	(النساء 95)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	یہ ہے سب سے اُونچا اور سب سے اعلیٰ دین کی محنت کا کام جو ہم کر رہے ہیں اس میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اور اس کے مقابلے میں دین کے تمام کاموں کو جمع کریں جہاد کو بھی شامل کر کے تو اُن میں ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔ نوٹ : کیا بہترین امت کا لقب ہمیں مسلمانوں کو نمازی بنا کر ذکر کرتے ہوئے قرآنی احکامات کیخلاف پروپیگنڈہ پھیلانے والی دعوت کے کام پر ملا ہے۔	
19	القرآن	وہی تو ہے (اللہ) جس نے بھیجا رسول دین حق کے ساتھ سچا دین دے کر تا کہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر خواہ مشرکوں کو بُرا کیوں نہ لگے۔۔۔۔۔۔۔۔	(التوبہ 33)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ نے نبی کو دنیا میں صرف اور صرف دعوت والا کام دے کر ہی بھیجا ہے۔اور کسی مقصد کیلئے نہیں بھیجا۔(معاذ اللہ یعنی غلبہ اسلام کیلئے بھی نہیں بھیجا)	
20	القرآن	لڑو اُن سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فتنہ اور دین ہو جائے سارا ایک اللہ کا۔ ۔۔۔۔۔	(البقرہ 193)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں دین تو دنیا میں صرف اسی دعوت کی محنت سے ہی آئے گا جو ہم کر رہے ہیں اور کسی محنت سے نہیں۔(معاذ اللہ)	

21	القرآن	بلا شبہ اللہ نے خریدا ہے مسلمانوں کی جان اور مال کو اس قیمت پر کہ ان کیلئے جنت ہے۔ وہ لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اسپر وعدہ ہے۔۔۔۔	(التوبہ 111)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ نے ہماری جان و مال کو صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کیلئے ہی خریدا ہے اور کسی کام کیلئے نہیں خریدا۔ (یعنی لڑنے کیلئے نہیں خریدا، معاذ اللہ)	
22	قرآنی فتویٰ	اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے۔۔۔	(ہود 19-18)
23	قرآنی فتویٰ	جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جس کو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔۔	(البقرہ 159)
24	القرآن	یہی لوگ ہیں کہ لعنت کی اللہ نے ان پر اور کر دیا ان کو بہرہ اور اندھی کر دیں ان کی آنکھیں۔ کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔	(محمد 24)
		باغباں جب چور ہو پھر کون رکھوالی کرے باغ ویراں کیوں نہ ہو مالی جو پامالی کرے	
25	القرآن	ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔۔۔۔	(الحجر 9)
26	قرآن کا حکم	لڑنا تم پر فرض کر دیا ہے اور وہ تمھیں ناگوار لگتا ہے ایک چیز جس کو تم ناپسند کرتے ہو اس میں خیر ہے۔ نوٹ: اللہ تعالیٰ لڑنے والے کام میں خیر بتاتا ہے اور نادان نہ لڑنے میں۔ نوٹ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر لڑنا فرض فرمایا ہے جہاد نہیں فرمایا۔	(البقرہ 216)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	کیا تم نے جہاد کا مطلب لڑنا ہی سمجھ لیا ہے جہاد کا مقصد تو دین کیلئے جدوجہد کرنا ہے اور وہ ہم بڑا جہاد کر رہے ہیں۔	
27	قرآن کا حکم	حکم ہوا ان لوگوں کو لڑنے کا جن سے کافر لڑتے ہیں۔۔۔	(الحج 39)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	جب تک ہمارے بڑے اجازت نہیں دیں گے ہم نہیں لڑیں گے۔	

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

28	قرآن کا حکم	اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔	(ال عمران 32)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	جتنا دین کو بہتر ہمارے بڑے سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہی کریں گے۔ نوٹ: یہ ہی جھوٹا دعویٰ کہ ایک اللہ کے حکم ماننے میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا یقین دلوں میں لانے کی محنت کا نتیجہ کہ جو ہمارے بزرگ کہتے ہیں ہم وہ مانیں گے اللہ کی کتاب کے مقابلہ میں۔ یہ ہے ان کے ایمان بنانے کی محنت۔ جنت والی یا جہنم والی؟	
29	القرآن	**وارث الانبیاء علماء حق کے سمجھانے کے باوجود خلاف شریعت باتوں کی تبلیغ کرنے والے چھوٹوں اور بڑوں کا انجام** قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ضعیف (چھوٹے اپنے بڑوں سے) متکبرین سے کہیں گے کہ ہم تو تمھارے تابع تھے (کہ دین کی جو راہ تم نے دکھائی ہم اُسی پر چلے) کیا تم اللہ کا عذاب ہم پر سے کچھ ہٹا سکتے ہو تو وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمھیں بھی ہدایت کرتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔کوئی جگہ ہماری رہائی کیلئے نہیں ہے۔	(ابراہیم 21)
30	القرآن	کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کیلئے جہنم کی آگ تیار ہے۔---------	(التوبہ 63)
31	قرآن کا حکم	جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔	(النساء 76)

قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کے نام سے پروپیگنڈا پھیلانے والا

یہ دعوتی کام اللہ کے راستے میں ہے یا شیطان کے راستے میں؟

دیتے ہیں اپنی عقل سے حکم خدا میں دخل — رہزن بھی ہیں وہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ

اچھائی کر رہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ — کھلا رہے ہیں زہر بھی دوائی کے ساتھ ساتھ

نوٹ: قرآنی احکامات میں سے صرف ایک آیت جہاد کے انکاری، باقی تمام نیک اعمال پر مسلمانوں کو لانے اور سارے کافروں کو مسلمان کرنے کے بھی یہ منکرین جہاد جنتی ہیں یا جہنمی؟

(کیا فرماتے ہیں علمائے دین) مندرجہ بالا قرآنی احکامات کے خلاف پھیلائی ہوئی باتیں۔ تفسیر بالرائے اور تحریف معنوی ہیں کہ نہیں؟ اگر ہیں تو شرعاً کیا حکم لگتا ہے انکے پھیلانے والوں کے بارے میں؟

تحریف یہودیوں کی خصلت ہے۔

کتب سابقہ تورات وغیرہ میں تحریف لفظی بھی ہوئی اور معنوی بھی اور اصل تحریف تو تحریف لفظی ہے کیونکہ تحریف کے معنی حروف اور لفظ کے بدل دینے کے ہیں۔جس سے قرآن کریم محفوظ ہے لیکن تاویل فاسد کر کے معنی بدل دینا حکم بدل دینے کو بھی مجازاً تحریف کہتے ہیں۔ یہاں جس تحریف کا ذکر کیا گیا ہے وہی تحریف مراد ہے۔قرآن کریم کے حکم کے خلاف عمل کرنا یا دعوت دینا قرآن کریم کے احکام کو چھپانا اور انکے برعکس عمل کرنا۔ پس جو شخص یا جماعت اس لعنتی دعوت کی مرتکب ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مجرم ہوگی تحریف اتنا بڑا جرم ہے کہ یہ یہودیوں کی خصلت ہے اور یہودی وہ قوم ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ذلت اور مسکنت مسلط کردی ہے۔اور وہ ملعون قوم ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے مبارک احکام اور ہادی سُبل، خاتمِ رُسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی طریقوں کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ **حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب (مصنف: انکشافِ حقیقت) فاضل دارالعلوم کراچی۔**

حضرت مولانا محمد صدیق صاحب (دامت برکاتہم) فرماتے ہیں۔

مسجدوں میں ہونے والے گناہ عظیم کو اجر عظیم کی دعوت کہا جارہا ہے۔

باقی تمام گناہ مسجد سے باہر کئے جاتے ہیں۔اور گناہ کو گناہ بھی سمجھا جاتا ہے۔مگر یہ ایسا عظیم گناہ ہے قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کرنا اور اسکام کو بڑے ہی اجر وثواب کا کام سمجھ کر پھیلانا کہ یہ مسجدوں میں بیٹھ کر امام، مہتمم ،متولیوں اور کمیٹی والوں کی سرپرستی میں کیا جاتا ہے۔اگر اس گناہ سے ان لوگوں کو نہ روکا گیا تو تمام حضرات اس گناہ میں برابر کے شریک ہونگے۔

بلکہ وہ نمازی بھی انکے ساتھ اس گناہ میں شریک ہونگے جو انکی معاونت کرتے ہیں انکے ساتھ بیانات میں شرکت

کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی گھر گھر جا کر انکے ساتھ شب جمعہ میں چلنے کی دعوت دیتے ہیں۔ان کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ بہت ہی بڑے اللہ والے لوگ ہیں۔

نوٹ : کیا قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کرنا یہ اللہ والوں کا کام ہے یا اسلام دشمن یہودیوں اور قادیانیوں والا کام ہے۔

ختم نبوت کے مرکزی دفتر کی مسجد میں بھی گناہ عظیم کی دعوت دینے والے کون؟

ختم نبوت کے مرکزی دفتر نمائش کراچی میں علماء کرام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ حضرات قادیانیوں کا تعاقب کرتے ہیں پوری دنیا میں امریکہ، افریقہ تک، اور قادیانیوں کا مشن تو مسلمانوں کو جہاد سے متنفر کرنا ہے اور یہ کام تو کچھ لوگ آپ کی سرپرستی میں آپ ہی کی مسجد میں بیٹھ کر کھلے عام کررہے ہیں کبھی آپ نے سوچا بھی ہے اور پھر ہی اور بھی والی مثالیں پیش کیں تو یہ سن کر وہ علماء کرام حیران ہو گئے اور فرمایا کہ اس لئے تو یہودی عیسائی جہاد کے خلاف ان کی دعوت وتبلیغ کو پسند کرتے ہیں۔

نوٹ: قرآنی احکامات کے خلاف گناہ عظیم کی دعوت اجرعظیم کے نام سے آج ہمارے تمام بڑے بڑے مدارس اور مساجد میں سرعام دی جاتی ہے، حتی کہ

جامعۃ العلوم الاسلامیہ (بنوری ٹاؤن) کی مسجد میں حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب (مدظلہ) کی سرپرستی میں

جامعہ فاروقیہ کی مسجد میں شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب (مدظلہ) کی سرپرستی میں،

جامعہ دارالعلوم کراچی کی مسجد میں شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب (مدظلہ) اور مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانی صاحب (مدظلہ) کی سرپرستی میں،

جامعہ عربیہ احسن العلوم (گلشن اقبال) کی مسجد میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب (مدظلہ) کی سرپرستی میں،

جامعہ بنوریہ (سائٹ بنوریہ) کی مسجد میں حضرت مولانا مفتی نعیم صاحب کی سرپرستی میں دی جارہی ہے۔

اسی طرح بڑے بڑے مدارس کی مسجدوں میں مہتمموں کی سرپرستی میں اس جرم عظیم کا کام سرانجام دیا جارہا ہے۔

ٹک ٹک دیدم دم نکشیدم والا حال ہے۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

میں حیران ہوں کہ ان میں بڑا مجرم کون ہے؟ قرآنی احکامات کی مخالفت کرنے والا، یا مخالفت کرنے والوں کی حمایت کرنے والا۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب، فاضل دارالعلوم کراچی

کفر چوں از کعبہ برخیز دکجا ماند مسلمانی

وہ جو علیٰ الاعلان جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرتا ہے یا وہ ''شیخ الاسلام'' علیٰ الاعلان مخالفت کا علم رکھنے کے باوجود انکی تعریف کرتے ہیں؟ اور اپنے دارالعلوم سے فارغ ہونے والے علماء کرام کو اس دین دشمن جماعت میں بھیجنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ بات تو یقینی ہے، ہی کہ جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرنا منافقت کے بغیر ممکن نہیں۔ اب ان میں کون بڑا منافق ہے یہ غور طلب معاملہ ہے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مدارس اور جامعات کے وہ مہتمم حضرات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور گرفت سے بچ جائینگے۔ جو مہتمم حضرات اور اساتذہ کرام اپنے جامعہ کے نئے فارغ تحصیل علماء کرام اور زیر تعلیم طلبہ کی اپنی لاعلمی یا چندہ کے لالچ میں ایک دین دشمن جماعت میں چلے لگانے کی ترغیب دیتے ہیں۔ کیا یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے اس صریح فرمان **ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان و اتقو اللہ ان اللہ شدید العقاب** کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟

کیونکہ اس نام نہاد ''تبلیغی جماعت'' کے بعض دین دشمن کرتوت سے تو ہر باشعور عالم باخبر ہے۔ مثلاً جہاد وقتال مع الکفار کے نہ صرف تارک ہیں۔ بلکہ اس اہم اسلامی فریضہ کے خلاف باقاعدہ ذہن سازی کرتے ہیں۔ لاکھوں نوجوانوں کو جہاد اور مجاہدین سے متنفر کر دیا جہاد کے خلاف جو کام قادیانی اور سرسید نہ کر سکے وہ کارنامہ اس دین دشمن جماعت نے سرانجام دیا۔ اس جماعت کے بڑے مقرر، علیٰ الاعلان سالانہ نمائشی اجتماع میں جہاد اور مجاہدین کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ اس نام نہاد تبلیغی جماعت کا یہ جرم ہی دین دشمنی کی اٹل دلیل ہے۔۔

ابوالفضل عبدالرحمن فاضل دارالعلوم کراچی، مصنف: انکشاف حقیقت

اسلام کے بدترین دشمن ، اسرائیل میں یہودی، امریکہ میں عیسائی اپنے عبادت خانے ہمیں دعوت و تبلیغ کے کاموں کے لئے مرکز بنا کر کیوں دیتے ہیں کبھی ہم نے سوچا بھی ہے۔

کل تک کافر اپنے ملکوں میں مدرسے بنا کر اپنے لوگوں کو قرآنی احکامات کے خلاف ایسے الفاظ سکھاتے سیکھاتے اور انکو مسلمانوں میں پھیلاتے تھے کہ جن کے ادا کرنے سے مسلمان خود بخود منکر قرآن بن جاتے ہیں۔ آج وہی الفاظ دنیا بھر کے مدرسوں کی مسجدوں میں بڑے ہی اجر وثواب کا کام بتا کر اکابر علماء کی سرپرستی میں پھیلائے جارے ہیں۔ اگر ان بھولے بھالے مسلمانوں کو پیار، محبت سے سمجھایا جائے کہ ان الفاظ سے اجتناب کریں یہ ایمان خراب کرنے والے ہیں تو جواب ملتا ہے کہ اگر یہ باتیں ہم غلط کرتے ہیں تو اتنے بڑے بڑے حضرات ہماری سرپرستی کیوں کرتے ہیں کیا وہ سمجھتے نہیں کہ یہ باتیں غلط ہیں اور جب بڑوں کے سامنے یہ باتیں بتائی جاتی ہیں تو بغیر سوچے سمجھے جواب ملتا ہے کہ میاں یہ بھی دین کا ایک شعبہ ہے۔ عرض خدمت ہے کہ قرآن کریم کے خلاف غلط باتوں کا پروپیگنڈہ کرنا کس دین کا شعبہ ہے؟ احادیث مبارکہ کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والی جماعت کے بانی کون ہیں؟

''بھی'' والی آیات کے ساتھ ''ہی'' لگا کر کس طرح مسلمانوں کو قرآنی احکامات کا منکر بنایا جاتا ہے۔ وہ الفاظ جاننے کیلئے پہلے (''ہی'' اور ''بھی'') میں فرق ضرور سمجھ لیں۔

(ا) نماز میں ہم پڑھتے ہیں کہ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اگر بھی پڑھتے تو اسکا مطلب ہوتا کہ اور بھی خدا ہیں مگر ہی نے بھی کی خود بخود جڑ کاٹ دی۔ مشرکین مکہ کے ساتھ جھگڑا بھی اور ہی کا تھا ان کا عقیدہ تھا کہ تین سو ساٹھ بھی خدا ہیں اور اسلام کی دعوت تھی اور ہے کہ خدا ایک ہی ہے (ہی اور بھی) میں دوسرا فرق اسی طرح بیوی اگر خاوند سے کہے کہ تو بھی میرا خاوند ہے تو ایک کی نفی خود بخود ہو جائے گی کہ کچھ اور بھی خاوند بنا رکھے ہیں جو یہ کہتی ہے کہ تو بھی میرا خاوند ہے۔ بیوی کا ''بھی'' کہنا بہتر ہے یا ''ہی'' کہنا بہتر ہے؟

اس طرح کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی خود بخود نفی کر دیتے ہیں۔ مثال: ایک آدمی کے 10 بیٹے ہوں اسے کوئی کہے کہ تیرے 5 بیٹے ہی حلالی ہیں بس آگے اس نے کچھ نہیں کہا لیکن 5 کی خود بخود نفی

ہوجائے گی کہ یہ حلالی نہیں۔

محترم برادران اسلام: اسی طرح اللہ کے راستے میں فی سبیل اللہ کا لفظ قرآن کریم میں تقریباً 67 مرتبہ آیا ہے۔جس میں جہاد فی سبیل اللہ،قتال فی سبیل للہ، مجاہدین فی سبیل اللہ،ہجرت فی سبیل اللہ اور بھی بہت سے کام بتائے ہیں فی سبیل للہ کے۔اگر کوئی مسلمان یہ دعوت دے کہ اللہ کا راستہ ایک ہی ہے اور وہ یہ ہی ہے۔اور کوئی نہیں تو باقی تمام آیات کی خود بخود نفی ہوجائے گی اور قرآنی آیات کے انکار کرنے والے کو کیا کہا جائے گا۔منکرِ قرآن اور،منکرِ قرآن کو کیا کہا جاتا ہے۔(کافر) تو آج کے داعی ''بھی'' کی جگہ ''ہی'' لگانے والے کافروں کو مسلمان کر رہے ہیں یا مسلمانوں کو غیر اعلانیہ کافر بنا رہے ہیں۔اور جن کے ذہن میں ہی بیٹھ جاتا ہے پھر وہ تمام اللہ کے راستوں کا خود بخود انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ کا راستہ صرف یہ ہی ہے اور کوئی نہیں اس طرح خود بخود جہاد وقتال اور مقصد آمد نبی ﷺ اور دوسرے تمام احکامات کا انکار ہوجاتا ہے۔پھر کہتے ہیں ہم جہاد کے منکر تو نہیں اس طرح نبی ﷺ کے آنے کے مقاصد قرآن کریم نے بے شمار بتائے ہیں جن میں۔غلبہ اسلام بھی ،بشارت سنانا بھی،ڈرانا بھی،دین پہنچانا بھی۔۔۔اور بہت سے کام بھی اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔۔۔اب اگر کوئی داعی یہ دعوت دے کہ نبی ﷺ کے آنے کا مقصد دین پھیلانا ہی ہے اور کوئی کام نہیں ہے تو اس طرح غلبہ اسلام اور باقی تمام آیات کی خود بخود نفی ہوجائے گی۔اور یہ دعوت۔۔۔انکارِ قرآن کی دعوت ہوگی یا نہیں؟اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافر تمہارے دشمن ہیں اور ایک داعی کہتا ہے کہ صرف اور صرف نفس اور شیطان ہی ہمارے دشمن ہیں اور کوئی دشمن نہیں تو قرآن کے بتائے ہوئے دشمن 'کافر' کا خود بخود انکار ہوجائے گا۔اسی طرح بے شمار آیات کا جگہ جگہ انکار اس انداز میں کرنے سے ہم کافروں کو مسلمان بنا رہے ہیں یا مسلمانوں کو منکر قرآن بنا کر کافر بنا رہے ہیں جسکی وجہ سے ایسے لوگوں کو امریکہ بھی پسند کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسرائیلی یہودی بھی انکو دعوتی کام کیلئے اپنے ملک میں مرکز بنا کر دیتے ہیں۔

اسی طرح ایک غلط نمبر ملانے سے کال کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے اور قرآن کے بارے میں غلط بیانی سے اُمت جنت کی طرف جائیگی یا جہنم کی طرف؟

ہم دعا لکھتے رہے وہ دغا پڑھتے رہے ایک نقطے نے محرم سے مجرم بنا دیا

حجاج بن یوسف سے یہودیوں کے عالموں نے آ کر کہا کہ جنہوں نے حضرت موسیٰؑ اور خضرؑ کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کہ آپ نے قرآن کریم پر اعراب لگائے ہیں۔ لہذا۔۔اَبَوْ۔۔۔کو۔۔۔اَتَوْ۔۔۔کر دیں۔

حجاج بن یوسف نے جواب دیا کہ آپ لوگ اندر تشریف لائیں میں ابھی تھوڑی دیر بعد تمہیں بلاتا ہوں پھر اس نے جلاد کو بلایا اور کہا کہ ان کو بلا بلا کر ایک ایک کی گردن اُڑا دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کھانا انہوں نے نہیں کھلایا اور یہ مجھ سے قرآن کریم میں تبدیلی کروا کے کہلوانا چاہتے ہیں کہ کھانا کھلایا تھا۔لہٰذا یہ لوگ میرا مقابلہ اللہ تعالیٰ سے کروانا چاہتے ہیں۔افسوس کہ اُمت کا ظالم حجاج بن یوسف تو قرآن کریم میں "ب" کی جگہ "ت' کرنے کو تیار نہیں کہ اس سے انکارِ قرآن ہوجائے گا اور آج کے بزرگ قرآن کریم کی ہر ہر آیت کا ترجمہ ہی بدل دیتے ہیں تو اُمت کا انجام کیا ہوگا ؟ اس طرح یہ امت عامل قرآن بنے گی یا تارک قرآن بنے گی؟

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

فاتح بیت المقدس حضرت صلاح الدین ایوبی کی جہادی یلغار کے سامنے جب دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اتحادی بن کر بھی بند نہ باندھ سکیں تو انکے ایک کمانڈر نے کہا کہ ہم نے یہ مہم اس روز شروع کر دی تھی کہ جس روز صلاح الدین ایوبی نے ہمیں بحر روم میں شکست دی تھی کہ

ہم کھلی تخریب کاری کے قائل نہیں ہم ذہنوں میں تخریب کاری کیا کرتے ہیں۔۔۔عیسائی کمانڈر

ہمارے پاس دولت ہے جس کے زور پر ہم مسلمان مولوی تیار کر کے مصر کی مسجدوں میں بیٹھا سکتے ہیں ہمارے پاس ایسے عیسائی عالم بھی موجود ہیں جو اسلام اور قرآن سے بڑی اچھی طرح واقف ہیں انہیں ہم مسلمان اماموں کے روپ میں استعمال کریں گے (داستان ایمان فروشوں کی۔جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 162/163)

اسی طرح ایک عیسائی عالم امام مسجد بن کر مسلمانوں کے روپ میں اپنے ہم رازداروں سے کہہ رہا تھا کہ ہاتھوں میں قرآن رکھ کر بات کرو گے تو یہ لوگ احمقانہ باتوں کے بھی قائل ہوجاتے ہیں اور جھوٹ کو بھی سچ مان لیتے ہیں میرا تجربہ کامیاب ہے۔ میں یہاں اپنے جیسا ایک گروہ پیدا کرلوں گا جو ممبروں پر بیٹھ کر قرآن ہاتھوں

میں لیکر ان لوگوں کے جذبہ جہاد اور کردار کو قتل کر دیگا (داستان ایمان فروشوں کی۔ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 191)

نوٹ :کل تک جو کام کافر مسلمانوں کے روپ میں کیا کرتے تھے یعنی جہادی احکامات سے مسلمانوں کو متنفر کرنا آج وہی کام بڑے بڑے مدرسوں کی مسجدوں میں بیٹھ کرا کابر علماء اکرام کی سر پرستی میں بڑے ہی اجرو ثواب کا کام بتا کر جہادی احکامات کے خلاف پروپیگنڈہ کون لوگ کر رہے ہیں؟

یہ راز بھی اب کوئی راز نہیں۔۔۔۔سب اہل گلستاں جان گئے

ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے۔۔۔۔انجام گلستاں کیا ہوگا

ایک ہی شکاری بزرگ کافی تھا ایماں کی تباہی کیلئے

ہر مسجد میں بزرگ بیٹھے ہیں انجام مسلماں کیا ہوگا

کہتے ہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں جان لو یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں....(البقرۃ 12-11)

کیا فرماتے ہیں دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام تبلیغ کی آڑ میں قرآنی احکامات کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والوں کے بارے میں؟

1968ء میں دارالعلوم دیوبند والوں کا تبلیغی جماعت کے خلاف مظفر نگر میں جلسہ۔

26 فروری 1968 قصبہ تاؤلی مدرسہ حسینیہ مظفر نگر بھارت میں علماء دیوبند کا جلسہ منعقد ہوا جو 4 گھنٹے جاری رہا اور یہ جلسہ یادگار سلف حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری کی زیر صدارت ہوا اور اس میں مولانا عبدالاحد صاحب محدث دارالعلوم دیوبند، مولانا فخر الحسن صاحب دارالعلوم دیوبند، مولانا ارشاد احمد صاحب دارالعلوم دیوبند، مولانا ابوالکلام صاحب دیوبند مولانا یعقوب مظاہر العلوم مولانا سید عبدالرحیم شاہ دیوبند مولانا شبیر احمد قدوائی فاضل دارالعلوم دیوبند مولانا عبدالمتین فاضل دیوبند مولانا نور محمد صاحب فاضل دیوبند کے علاوہ سینکڑوں علماء نے شرکت فرمائی ہر مقرر نے تبلیغی جماعت کی خلاف شریعت باتوں کو بیان کیا اور ان کے غلط نظریات اور کفریہ عقائد کو طشت از بام کیا۔

بتایا گیا کہ تبلیغی جماعت اس وقت مرزائی قادیانی کی تعلیمات کا پرچار کروا رہی ہے اور اپنے قادیانی نظریات انگریز گورنمنٹ کے سائے میں یہ جماعت پھیلا چکی ہے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سید عبدالرحیم شاہ دیوبند

اور ہمارے اکابرین کے قبور کو منور فرمائے کہ آپ نے بروقت اس فتنے کی سرکوبی فرمائی۔آپ نے عوام کو خبردار کیا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور ان کے ساتھ نہ جائیں۔اس نئی قادیانی جماعت جو تبلیغی جماعت کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔علماء دیوبند کا نہ پہلے تعلق رہا ہے اور نہ اب ہے نہ آئندہ رہیگا۔جلسے کی کاروائی (اصولِ دعوت وتبلیغ) کے نام سے کتابی شکل میں چھاپ کر بھارت کے دوسرے علاقوں میں پہنچائی گئی۔اس کے بعد بھارت میں تبلیغی جماعت عوام کی پذیرائی سے محروم ہوگئی۔اس وجہ سے اب تک پورے ہندوستان میں یہ جماعت ایک چھوٹا سا اجتماع بھی نہ کر پائی۔لیکن اس جماعت میں شامل جعلی بزرگوں نے پاکستان کے علماء تک اسکی بھنک تک نہ پہنچنے دی۔جہاں جہاں کتاب اصولِ دعوت وتبلیغ کا پتہ چلا خرید کر جلا دی گئی لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی اب تو بہت کچھ شائع ہو چکا ہے۔

مظفر نگر جلسے کی کارگزاری کا رسالہ اصولِ دعوت وتبلیغ جب تبصرے کیلئے دارالعلوم دیوبند پہنچا

ہمارے پاس اصول دعوت وتبلیغ کے نام سے ایک رسالہ تبصرے کے لئے آیا ہے جس کے مصنف مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب ہیں اس کا کافی حصہ تو اس بحث پر مشتمل ہے کہ تعلیمات قرآن وسنت سے صحیح واقفیت کی بناء پر امت اسلامیہ کی رہنمائی وہدایت کا حق علماء کو پہنچتا ہے۔۔۔اس کے بعد تبلیغی جماعت کے اندرونی نظام عمل کے متعلق بھی بعض واقعات وروایات کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔۔۔ہم نے اس رسالہ پر اپنے تبصرے اور اپنی کسی بھی رائے کے اظہار کو اس لیے روک دیا کہ ہم اولاً تبلیغی جماعت کے ذمہ دار حضرات کو اس پر متوجہ کریں کہ وہ اس رسالہ میں جو کچھ حالات بیان کئے گئے ہیں وہ ان کی تصدیق یا تردید فرمائیں۔اس رسالہ کی اشاعت کو کئی مہینے گزر گئے اور اخبار الجمیعۃ میں اس کے متعلق کئی مضامین بھی نکل چکے ہیں اس کے باوجود تبلیغی جماعت کی طرف سے خاموشی برتی گئی یہ خاموشی ایک بہت بڑے طبقے کو ذہنی خلجان میں ڈال سکتی ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خاموشی اگر اسی طرح قائم رہی تو اس رسالہ کے مندرجات سے ایک بڑے طبقے کا متاثر ہوجانا غیر طبعی نہ ہوگا۔

ماہ ستمبر 1968ء ماہنامہ دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر 4 جسکا ریکارڈ آج بھی دارالعلوم کورنگی کراچی کی لائبریری میں موجود ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب کا تبلیغی جماعت سے الگ ہونے کی وجہ۔

تقریباً پانچ یا چھ سال تک مسلسل مولانا مرحوم (مولانا محمد یوسف) کو اس کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔اور میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ حضرت اگر آپ نے توجہ نہیں فرمائی تو علماء کرام زیادہ عرصہ تک خاموش نہیں بیٹھیں گے۔اور ضرورت ان کو مجبور کردے گی جس کے نتیجے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا حالات ہوں

بالآخر جب میں نے کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں دیکھا تو میں نے استخارہ کیا اور خوب دعائیں کیں۔الحمدللہ جب مجھے خوب شرح صدر ہو گیا تو میں نے تبلیغی جماعتوں کی موجودگی میں ان کمزوریوں کی طرف متوجہ کرنا شروع کر دیا جو مسلمانوں کے لئے سم قاتل کا درجہ رکھتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(اصول دعوت و تبلیغ صفحہ نمبر 46)

تبلیغی جماعت کی طرف سے مناظرہ کرنے والے الگ ہو گئے۔

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند۔ یہ وہی حضرت ہیں جو علاقہ برار قصبہ منیر کے مناظرہ میں تبلیغی جماعت کی طرف سے وکیل بن کر آئے تھے اور تبلیغی جماعت کی بے جا حمایت کے صلے میں وہاں انہیں جن شرمندگیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا شاید وہ عمر بھر نہیں بھول سکیں گے۔اب تاؤلی ضلع مظفر نگر کے جلسے میں وہی مولانا ارشاد احمد اتنے بدل گئے کے تبلیغی جماعت کے خلاف ہتھیار اٹھاتے ہوئے انہیں ذرا بھی جھجھک نہیں محسوس ہوئی جس تبلیغی جماعت کی شقاوتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے رسوائیوں کا ایک وبال انھوں نے اپنے سر لے لیا تھا آج پیچ چورا ہے پر خود انھوں نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔

(انکشافات) تبلیغی جماعت کے متعلق خود اپنے اکابر علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت کے پرانے کارکنوں کی زبانی جو حالات منظر عام پر آئے ہیں وہ ان لوگوں کی پشت پر قدرت کا ایک تازیانہ ہے جو دور سے تبلیغی جماعت کی نمائشی تقدس اور دینی اخلاص پر فریفتہ تھے اور ہزار فہمائش کے باوجود وہ اپنی مذہبی خودکشی کے ارادے سے باز آنے کے لئے تیار نہیں تھے۔۔۔۔خدا کا شکر ہے کہ حقیقت کی طرف واپس لوٹنے کے لئے اس نے پردہ غیب سے اپنے بندوں کی خود چارہ گری فرمائی۔اور جو بات سوچی نہیں جا سکتی تھی اب وہ پیکر محسوس میں سامنے آ گئی ہے۔

کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی جماعت یا فرد کے صحیح حالات سے باہر کے لوگوں کو اتنی واقفیت نہیں ہوتی جتنی واقفیت گھر کے لوگوں کو ہوا کرتی ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ باہر تو آدمی اپنے چہرے پر مصنوعی تقدس اور بناوٹی خوشنمائیوں کے بہت سارے نقاب ڈالے رہتا ہے اس کے کردار کی اصل تصویر باہر نہیں گھر میں نظر آتی ہے۔ جہاں زندگی کا ہر گوشہ بے نقاب رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی فرد یا جماعت کی اصل حقیقت سے باخبر ہونے کے لئے گھر والوں کی رائے سب سے زیادہ قابل اعتماد قرار دی جاتی ہے۔ یہاں مذہبی تعصب اور جماعتی عناد کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہاں جو کچھ ہے سر تا سر واقعہ ہے حقیقت کا اظہار ہے اور ایک سربستہ راز ہے جو اچانک فاش ہو گیا۔ عبدالرحیم شاہ صاحب نے بھی جلسہ میں اکابر علماء دیوبند کی موجودگی میں مجمع عام میں برملا اس حقیقت کا اعتراف کر لیا کہ

تبلیغی جماعت اب کوئی اصلاحی تحریک نہیں ہے بلکہ آہستہ آہستہ وہ ایک نئے دین میں تبدیل ہوتی جارہی ہے

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے کیونکہ تبلیغی جماعت کے مرکز پر ایمان لانا اب اسلام کا چھٹا رکن بن گیا ہے۔ میں حیران ہوں کیا کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہو گیا ہے اور اس کا مخالف کافر قرار پاتا ہے۔ **(اصول دعوت وتبلیغ، 61)**

اگر تبلیغی جماعت کا دین بھی وہی دین ہے جسے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر مبعوث ہوئے تھے تو بتایا جائے کہ دین محمدی میں اس چھٹے رکن پر ایمان لانے کی شرط کہاں ہے۔۔؟

تبلیغی جماعت کے اندران کھلے ہوئے شرعی نقائص کے باوجود بہت سے لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ مان لیا تبلیغی جماعت خراب ہی سہی لیکن کچھ تو دین کا کام کر رہی ہے ویسے خرابیاں کہاں نہیں ہوتیں پھر اچھائیوں کا بھی تو کچھ حق ہے۔ مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب فاضل دیوبند نے اس خوشنما فریب کا نہایت شاندار جواب دیا۔ فرماتے ہیں۔

آخرت میں نجات عقائد کی درستگی پر ہوگی نہ کہ اعمال پر۔

{نیک اعمال کی آڑ میں عقائد خراب کرنے کی دعوت}

ایک غلط فہمی کا ازالہ بھی کر دوں کہ علماء اکرام کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ چلو دین کا تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے ہوتا رہے غلطیاں کہاں نہیں ہوتیں میں سمجھتا ہوں کہ کچھ غور سے کام نہیں لیا حقیقت یہ ہے کہ بے نمازی ہونا عملی قصور ہے اور علماء و مدارس کا استخفاف۔ اور افضل کو غیر افضل۔ یا غیر سنت (بدعت) کو سنت سمجھنا وغیرہ اعتقادی قصور ہے ۔میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ چند اعمال کی اصلاح کے پیش نظر عقائد میں قصور کو نظر انداز کر دینا کہاں تک شرعی نقطہ نظر سے درست ہے؟ صحیح عقائد مدار نجات ہیں اعمال مدار نجات نہیں۔ (اصول دعوت وتبلیغ صفحہ نمبر 46)

میرے دل میں ان مسلمانوں کی بڑی قدر ہے جو محض دینی جذبے اور اخلاص سے دین سیکھنے کے لئے نکلتے ہیں اور نمازی بن کر لوٹتے ہیں لیکن اگر علماء و مدارس وخانقاہ و دیگر دینی شعبوں کی تخفیف (تحقیر کا جذبہ) ساتھ لے کر لوٹے تو میرے نزدیک ایسا تہجد گزار بھی بڑا مجرم ہوگا ایسے بے نمازی کے مقابلے میں جو سب کی عزت واحترام کرتا ہے اور اس کو گناہ کا احساس اور اس پر ندامت ہے۔ کیونکہ بے نمازی کی مضرت اس کی ذات تک ہے اور دوسرے کی مضرت متعدی ہے پوری نسل کو نقصان ہوگا۔ (اصول دعوت وتبلیغ صفحہ نمبر 54)

نوٹ۔ تبلیغی جماعت کی جدوجہد سے بظاہر مسجد میں ایک نمازی تو بڑھ جاتا ہے لیکن مسجد کے باہر کتنے مسلمانوں کا یقین واعتقاد ذبح ہو جاتا ہے اس کی تعداد اب تک قلم بند نہیں ہو سکی جب تک کوئی بے نمازی رہتا ہے اپنی ذات کے لئے مصیبت بنا رہتا ہے لیکن جب تبلیغی جماعت کے کیمپ سے واپس لوٹتے ہی جہاں اس نے دو سجدے ادا کئے اب پورے معاشرے کی مذہبی سلامتی کے لئے وہ ایک دردناک آزار بن جاتا ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب نے ایسے چند واقعات کی نشاندہی کی ہے موصوف کی تقریر کا یہ حصہ غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ اسی وجہ سے آج ہر جگہ انتشار واختلاف پھوٹ پڑا ہے جس کا سب سے زیادہ مظاہرہ ہمارے علاقہ میوات میں ہو رہا ہے۔ اکرام مسلم کی اتنی مشق کے بعد بھی علماء کی آبرو ریزی انتہائی تعجب خیز بات ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ یہ لوگ ذہنی اور عملی طور پر ایک جماعت سے منسلک ہو گئے ہیں۔ آپ نے اخبارات

میں پڑھا ہوگا کہ فیروز پور جھر کہ میں ایک مولوی صاحب کو لاٹھیوں سے زخمی کر دیا گیا۔اسی طرح استاذ الا ساتذہ شیخ میوات حضرت مولانا عبد السبحان صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا عبد المنان صاحب کو سنگار پور میں گھیر لیا گیا کہ مارو یہ تبلیغ کا مخالف ہے اس کے علاوہ متعدد واقعات ہو رہے ہیں بے چارے عوام سیدھے سادھے وہ کیا جانیں حقیقت حال کیا ہے؟۔۔ان حالات کی وجہ سے انتہا تو یہ ہوگئی ہے کہ بہت سارے پرانے مبلغلین علیحدہ ہو گئے یا علیحدہ کر دیئے گئے ہیں۔(اصول دعوت وتبلیغ صفحہ نمبر 56)

انہوں نے اس کام کی فضیلت پر حد سے تجاوز کیا اور دوسرے دینی شعبوں کی کھلم کھلا تخفیف (تحقیر) شروع کردی۔

حضرت مولانا عبد الرحیم شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جماعت کا یہ تجزیہ مجبوراً بادل نخواستہ کر رہا ہوں اور دینی تقاضہ وضرورت سمجھ کر کیونکہ جب ان نابالغ مقتداؤں نے خطاب عام شروع کر دیئے جنکی شرعاً ان کو اجازت نہیں ہے اور انہوں نے اس کام کی فضیلت پر حد سے تجاوز کیا اور دوسرے دینی شعبوں کی کھلم کھلا تخفیف (تحقیر) شروع کر دی اور ذمہ داروں کو بار بار توجہ دلانے کے باجود اب تک ان کو نہیں روکا یا وہ رکے نہیں تو ایسی صورت میں ذمہ داری کی بات یہ ہے کہ حقیقت حال واضح کی جائے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔(اصول دعوت تبلیغ صفحہ 53)

نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔

غور کا مقام ہے کہ کوئی شخص بغیر سند کے کمپوڈر تک نہیں ہو سکتا مگر لوگوں نے دین کو اتنا آسان سمجھ لیا ہے کہ جس کا جی چاہے وعظ وتقریر کرنے کھڑا ہو جائے کسی سند کی ضرورت نہیں ایسے ہی موقع پر یہ مثال خوب صادق آتی ہے۔نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان (اصول دعوت تبلیغ صفحہ 54)

رونے کا مقام ہے کہ جہلاء حدیثوں کی روایت بالمعنیٰ کرتے ہیں۔

رونے کا مقام ہے کہ جہلاء حدیثوں کی روایت بالمعنیٰ کرتے ہیں جو ان کے لئے ناجائز ہے۔پوری شریعت کو ایک مخصوص عمل کے لئے خاص الخاص کر کے رکھ لیا گیا ہے اور اجتہاد کا دروازہ کھولدیا گیا ہے۔تمام ارکان سے اس کو

اہم رکن اور اہم فریضہ قرار دے رہے ہیں۔فرض کفایہ بھی نہیں بلکہ فرض عین کہتے ہیں اور تمام فرائض سے اس کو اہم قرار دیتے ہیں حالانکہ مامور بہ کے لحاظ سے امر کبھی فرض کبھی واجب کبھی سنت اور کبھی مستحب ہو جاتا ہے۔مگر یہ فرق کئے بغیر سب کو فرض و رکن بنانا تحریف معنوی ہے اور غلو فی الدین ہے جو موجب ہلاکت ہے۔حضرت مولانا فضل محمد صاحب (دامت برکاتہم) سبیل اللہ کی تحقیق صفحہ نمبر 49۔۔۔

تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت پر بحث ملاحظہ فرمائیے۔(برادر نسبتی حضرت مولانا الیاسؒ)

حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب جو حضرت مولانا الیاس کے برادر نسبتی ان کے خلیفہ اول اور ان کے معتقدِ خصوصی ہیں بچپن سے لے کر بڑھاپے تک عمر کا طویل حصہ تبلیغی جماعت کی قیادت و رفاقت میں گزارا عالم حیرت میں ڈوب کر ان کی تحریر کی ایک ایک سطر پڑھئے لکھتے ہیں۔نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم و فہم کے مطابق نہ قرآن و حدیث کے موافق ہے اور نہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور علمائے حق کے مسلک کے مطابق ہے جو علمائے کرام اس تبلیغ میں شریک ہیں ان کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ اس کام کو پہلے قرآن و حدیث ائمہ سلف اور علمائے حق کے مسلک کے مطابق کریں۔میری عقل و فہم سے بہت بالا ہے کہ

جو کام حضرت مولانا الیاس صاحب کی حیات میں اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا اس کو اب انتہائی بے اصولیوں کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جا رہا ہے۔

اب تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔میرا مقصد صرف اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**بندگی کی صراط مستقیم، صفحہ نمبر 31**

تبلیغی جماعت والے غصہ ختم کر دیتے ہیں اگر انڈیا نے حملہ کر دیا تو پھر یہ کیا کریں گے۔؟

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ

(راقم کی موجودگی میں) فرمایا کہ تبلیغی جماعت والوں کے ساتھ رہ کر ایک بات کا خیال رکھنا کہ یہ لوگ غصہ ختم کر دیتے ہیں اور غصہ ختم کرنے کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قرآن و حدیث میں کہیں نہیں فرمایا اور اگر ہماری اسلامی افواج اور مسلمان قوم میں غصہ ختم ہو گیا۔اور انڈیا نے حملہ کر دیا اور ہندو فوجی ہماری بہنوں، بیٹیوں کو اٹھا

اٹھا کر لے جانے لگے تو ایسے لوگ پھر کیا کرینگے۔

جن کے اندر غصہ نہیں ہوگا تو یہ ان کافروں کی منتیں کرینگے۔اور کہیں گے کہ اے بھائیو، دوستو چھوڑ دو نا ہماری بہنوں کو ورنہ اللہ ناراض ہو جائے گا۔چھوڑ دو ہماری بیٹیوں کو ورنہ اللہ تمھیں جہنم میں ڈالے گا۔اسطرح کی باتیں کریں گے اور ساتھ ساتھ انکی منتیں بھی کریں گے۔کیونکہ غصہ تو ان تبلیغی جماعت والوں نے ان کے اندر سے ختم کر دیا ہوگا۔

نوٹ: دنیا بھر کی اسلامی افواج اور مسلمان قوم کیلئے لمحہ فکر، کیا اسی کام کیلئے کافروں نے اپنے ملکوں میں ان کو کھلے عام کام کی اجازت دے رکھی ہے۔امریکہ اور اسرائیل نے بھی جو اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں۔

حکم اور سنت میں کامیابی کا کہنے والوں نے سب سے پہلے حکم وسنت جہاد کی مخالفت کی

حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل احمد پور شرقیہ

جب سے افغانستان میں روسی فوجوں کے خلاف دفاعی جہاد شروع ہوا جس کی برکت سے پورے عالم اسلام میں جہاد کی فضاء قائم ہوئی اور مختلف علاقوں اور ملکوں میں مظلوم مسلمانوں میں کچھ دفاعی جہاد کی ہمت بندھی اور وہ غاصب کفار حملہ آوروں کے خلاف اٹھنے لگے تو ان مظلوم مجاہدین کو تعاون کی سب سے زیادہ توقع اس دیندار طبقے سے تھی جن کا عنوان اور پہچان یہ جملہ ہے کہ ''اللہ کے حکموں اور نبی کے طریقوں میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے'' مخالفت جہاد میں سبقت مگر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب جہاد اسلامی کے اس حکم خدا اور سنت نبویؐ کی مخالفت سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اسی صالح اور بزعم خود دین کے بڑے ہمدرد وغم خوار طبقے نے شروع کی اور چھ نمبروں کے بیان کی بنسبت ساتواں نمبر بنا کر احکام جہاد اور مجاہدین پر خوب دھول اڑائی۔تا کہ لوگ کہیں اس فریضہ جہاد کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں، اور ہم جو سہ روزہ چلے کے نظام کو جہاد کہتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہیں یہ نظام بے رونق نہ ہو جائے اور ماند نہ پڑ جائے اسی لئے قران کریم میں موجودہ جمیع احکام جہاد اور آپؐ کی تمام جہادی سنتوں کے بیان کرنے اور ان کی ترغیب دینے کی بجائے مجوزہ شب جمعہ، سہ روزہ چلے کے سرکل (پھیر) میں پوری امت کو گھما دینے کو اصل دین باور کرایا جانے لگا کہ دعوت جہاد فی سبیل اللہ سب کچھ یہی ہے۔

بحوالہ: اصلاح خلق کا الہی نظام، صفحہ نمبر 33،34

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

مخالفت قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزامات دعوت کے نام سے

ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن؟

جس طرح نماز اللہ تعالیٰ کا حکم ہے قرآن کریم میں اسکا انکار قرآن کا انکار ہے۔۔۔اسی طرح جہاد بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے قرآن کریم میں اسکا انکار بھی قرآن ہی کا انکار ہے۔

مگر بعض لوگ بات بات پر یہ کہتے ہیں کہ

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی نے کبھی اقدامی جہاد نہیں کیا۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی نے کبھی بدلہ نہیں لیا۔

نوٹ فرمائیں۔۔۔کہ جن جن کاموں کا اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسپر عمل بھی کر رہے ہیں اور یہ لوگ انکے بارے میں یہ دعوت پھیلا رہے ہیں کہ ہمارے نبی نے کبھی بھی یہ یہ کام نہیں کئے ہیں ایسی باتیں پھیلانے کے مقاصد کیا ہیں۔کہ یہ باتیں ساری کی ساری غلام احمد قادیانی کی ہیں کہ نہ تو وہ کافروں سے لڑنے والا نہ اقدامی جہاد کرنے والا نہ دفاعی جہاد کرنے والا نہ طاقت استعمال کرنے والا نہ بددعا دینے والا نہ سختی کرنے والا اور نہ ہی کافروں سے بدلہ لینے کا درس دینے والا تھا۔

یہ کافروں کا ایجنٹ یہ سارے کام کیسے کریگا کہ جو کہتا ہے کہ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال کہ دین میں حرام ہے یہ جنگ اور قتال یہ منکرین جہاد غلام احمد قادیانی کی طرح خود تو اللہ تعالیٰ کے ان جہادی احکامات پر عمل کرتے نہیں۔اور الزام ہمارے جہادی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگاتے ہیں کہ ہمارے نبی بدلہ لینے والے نہیں تھے۔لڑنے والے نہیں تھے۔بدعاء دینے والے نہیں تھے سختی کرنے والے نہیں تھے۔خود تو اپنے آپ کو بدلتے نہیں نبی بدل دیتے ہیں۔ختم نبوت کے حضرات ان باتوں پر خاص طور پر توجہ فرمائیں جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان احکامات پر عمل کیا اور یہ منکرین جہاد کہتے ہیں کہ ہمارے نبی نے یہ کام کئے ہی نہیں۔(معاذ اللہ)

یہ باتیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہیں کہ نہیں۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی بد دعا ءتک نہیں دی کبھی کسی کافر کو بھی۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ہمارے نبی کی محنت سے صحابہ کافروں کیلئے بڑے ہی نرم دل بن گئے تھے۔

☆ ہم جہاد کے منکر نہیں لیکن ایک ایک کافر جو بھی جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری امت سے پوچھ ہوگی کہ اسکو دعوت کیوں نہ دی کہ یہ بے چارہ جہنم میں چلا گیا۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جن کافروں کو ماریں گے تو وہ بے چارے جہنم میں چلے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کو کافروں کو مار مار کر جہنم میں ڈالنے کیلئے نہیں بھیجا بلکہ جہنم سے نکال کر جنت کی طرف لانے کیلئے بھیجا ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن کیا تم نے جہاد کا مطلب لڑنا ہی سمجھ لیا ہے۔ جہاد کا مطلب تو دین کیلئے جدو جہد کرنا ہے۔ اور وہ ہم بڑا جہاد کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک غزوہ سے حضور ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آ رہے ہیں۔ یعنی نفس کا جہاد لڑنے والے جہاد سے بڑا جہاد ہے۔ (معاذ اللہ)

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جتنا دین کو ہمارے بڑے بہتر سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہ ہی کریں گے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن یہ دین کی محنت سب سے بڑی اعلی محنت ہے جو ہم کر رہے ہیں اسمیں ثواب کروڑوں کا ملتا ہے جبکہ جہاد میں ثواب تو صرف ایک ہی شہید کا ملتا ہے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو لیکن لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن اللہ جب چاہے گا اپنے دشمنوں کو اپنی قدرت سے عذاب دیگا ہمیں اسکے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن جہاد کا مقصد تو کلمہ بلند کرنا ہے اور وہ ہم گلی گلی کر رہے ہیں۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن آجکل صحابہ کرام جیسا جہاد نہیں ہم اسلئے جہاد نہیں کرتے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن پہلے 313 تو تیار ہو جائیں پھر جہاد میں جائینگے۔

☆ ہم جہاد کے منکر تو نہیں لیکن ان مسلمانوں پر اللہ کا عذاب آیا ہے جن کافر پر ظلم کرتے ہیں۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن پہلے یہ مجاہدین خود جا کر کافروں کو چھیڑتے ہیں پھر وہ آ کر مسلمانوں کو مارتے ہیں۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن یہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو جہاد میں لے کے جاتے ہیں یہ کونسا جہاد ہے۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن یہ چندے کر کے جہاد کو بدنام کرتے ہیں ہم اسلئے نہیں جاتے جہاد میں

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن یہ کافروں کو دعوت دینے سے پہلے ہی مارتے ہیں یہ کونسا جہاد ہے۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن آج جو کافر مسلمانوں کو مار رہے ہیں یہ انکے گناہوں کی سزا ہے۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن یہ جہاد نہیں یہ تو صرف زمین، تیل، ڈالروں، اور امریکہ روس کی جنگ ہے۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن یہ سب ایجنسیوں کا کھیل ہے جہاد نہیں۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن یہ مسلمان مسلمان آپس میں لڑ رہے ہین یہ کون سا جہاد ہے۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن ہمارے اعمال درست ہو جائیں تو پھر جہاد کی ضرورت ہی نہ رہے گی کافر ہمارے اعمال دیکھ دیکھ کر ہی مسلمان ہو جائیں گے۔

☆ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن جہاد سے پہلے ایمان بنانا پڑتا ہے۔

اور یہ کام ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے مرنا ہے۔(پھر قبر میں جا کر ابوجہل سے جہاد کرنا ہے)

نوٹ: اس طرح لاکھوں باتیں جہاد کے خلاف کر کے بھی کہتے ہیں کہ ہم جہاد کے منکر تونہیں لیکن اگر مگر کی ان باتوں سے دین اسلام اور امت مسلمہ کو جو نقصان ہو رہا ہے۔ یہ وہ لوگ جانتے ہیں جو لوگ عملی طور پر دشمنان اسلام سے محاذوں پر برسرِ پیکار ہیں۔

افغانستان میں ایک تبلیغی اجتماع سے جتنا نقصان ہوا اتنا نقصان کافروں نے صدیوں میں نہیں پہنچایا۔

افغانستان کے مفتی عبداللطیف صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے مجاہدین کا برطانیہ، روس اور امریکہ سے لڑ کر اتنا نقصان نہیں ہوا۔

جتنا کہ ہمارے ملک میں جگہ جگہ تبلیغی اجتماعات سے نقصان پیدا ہوا ہے کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کے دل ودماغ سے جہاد کا نقشہ ہی بدل دیا ہے کہ اب یہ لوگ کافروں کی خدمت ہی کو بڑا جہاد سمجھنے لگے ہیں۔ اور حملہ آور دشمنوں سے لڑنے کو برا سمجھنے لگے ہیں۔ یہ نقصان ہم صدیوں میں بھی پورا نہیں کر سکتے۔ اسی لئے تو نیٹو اتحادی امریکی

دشمنان اسلام افغانستان میں جگہ جگہ تبلیغی اجتماع خود کراتے ہیں ان تبلیغیوں سے اور امریکی ان کی سیکورٹی کی خدمت بھی کرتے ہیں۔اوران کے بیانات بھی ایف ایم کے ذریعے پورے افغانستان میں نشر کرتے ہیں۔

نوٹ: یہ ہی وجہ ہے کہ امریکا میں ان کو گرجے گھر اور اسرائیل میں جگہ جگہ مراکز یہودی بنا بنا کر دیتے ہیں جہاد کے خلاف ایسی باتیں سیکھنے سکھانے اور پھر دنیا میں انکو پھیلانے کیلئے

کیا وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبلیغ کریں تو کافر پتھروں سے ماریں اور آج کے کافر تبلیغیوں کو انٹرنیشنل ویزے دیتے ہیں۔کیا دین اسلام پھیلانے کیلئے یا دین اسلام اور امت مسلمہ کو بچانے والے فریضہ جہاد کو مٹانے کیلئے؟

اللہ کے رستے میں جہاد کے فائدے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر حضرت عیسیٰ ؑ کے آنے تک

مکہ فتح کر کے مظلوم مسلمانوں کو کافروں کے ظلم سے نجات دلائی امام المجاہدین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے رستے جہاد سے۔

فتنہ ابو جہل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصل جہنم کرایا معاذ ؓ اور معوذ ؓ کے ہاتھوں اللہ کے رستے جہاد سے

فتنہ منکرین زکوۃ کو ختم کیا حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اللہ کے رستے جہاد سے۔

حضرت عمر ؓ نے روم اور فارس، قیصر وکسری کے باطل نظاموں کے فتنوں کو ختم کر کے اسلام کے جھنڈے لہرادئے اللہ کے رستے جہاد سے۔حضرت علی ؓ نے فتنہ خوارج کو ختم کیا اللہ کے رستے جہاد سے۔۔

محمد بن قاسم نے راجہ داہر کے فتنہ کو ختم کر کے سندھ فتح کیا اللہ کے رستے جہاد سے۔

فتنہءعیسائیت کی طاقت کو توڑ کر بیت المقدس کو فتح کیا صلاح الدین ایوبی نے اللہ کے رستے جہاد سے۔

لات منات بتوں کے فتنوں کو ختم کر کے ہندوستان کو فتح کیا محمود غزنوی نے اللہ کے رستے جہاد سے۔

برطانیہ کے فتنہ کو ختم کیا اکابرین علماء دیوبند نے اللہ کے رستے جہاد سے۔

روس کے فتنہ کو ختم کیا فرزندان دیوبند نے اللہ کے رستے جہاد سے۔

آج امریکہ کی گرتی ہوئی دیواروں کو آخری دھکا دے رہے ہیں مجاہدین اسلام اللہ کے رستے جہاد سے۔

آنے والے سب سے بڑے فتنہ دجال کو واصل جہنم کریں گے حضرت عیسیٰ ؑ اللہ کے رستے جہاد سے۔

مگر آج امتِ مسلمہ کو غافل کیا تبلیغیوں نے قرآن وحدیث پر جھوٹ بول بول کر اللہ کے رستے جہاد سے۔

اللہ کے رستے میں نکلنے کے احکامات اور فضائل جن پر عمل سے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو غلبہ اور مسلمانوں کو عزت دی۔

اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ لڑیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔(نساء 84)

بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔۔(ال عمران 146)

ایمان والے تو لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔(نساء 76)

لڑو اللہ کے راستے میں ان سے جو لڑتے ہیں تم سے۔۔۔۔۔(البقرہ 190)

تمہیں کیا ہوا کہ نہیں لڑتے اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔۔(نساء 75)

اللہ محبت کرتا ہے ان سے جو لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔(صف 4)

اللہ نے بلند کیا درجہ اور اجرِ عظیم ان مجاہدین کا جو لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔(نساء 95)

جو لڑا اللہ کے رستے میں شہید ہو جائے یا غلبہ پائے ہم دینگے اس کو بڑا ثواب۔۔۔۔۔(نساء 74)

مت کہو مردہ ان کو جو قتل کئے جاتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔(نساء 154)

اور خرچ کرو اللہ کے راہ میں نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں۔۔۔۔۔(البقرہ 195)

اللہ نے مسلمانوں کی جان اور مال کو خریدا ہے اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے وہ لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اسپر وعدہ ہے۔۔(توبہ 111)

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے۔۔۔۔۔(ھود 18/19)

اللہ کے راستے میں ان احکامات وفضائل پر جھوٹ پھیلانے والے کون؟

کتاب اللہ پر جھوٹ پھیلانے کے نقصانات کی مثال۔حضرت مولانا فضل محمد صاحب

ایک شخص نے 28 پاروں کے لاکھوں قرآن چھاپ دیئے اسکے دوست نے کہا کہ آپ نے یہ کیا ظلم کیا تو اس نے جواب دیا کہ غلطی سے 28 پاروں کے چھپ گئے ہیں ورنہ میں ایک آیت کا انکار کرنے والے کو بھی کافر سمجھتا ہوں ۔مگر یہ لاکھوں قرآن اب چھپ گئے ہیں میں اسلئے تقسیم کر رہا ہوں کہ لوگ کچھ نہ کچھ تو تلاوت کر ہی لیں گے۔ یہ بہانہ بنا کر اس شخص نے 28 پاروں والے قرآن بستی بستی گاؤں گاؤں اور دیہاتوں میں بھیج دیئے اب جو بچے اس قرآن کو پڑھتے پڑھتے جوان پھر بوڑھے ہوگئے اور یہ بات سنتے سناتے کہ اصل قرآن یہ ہی ہے۔اصل قرآن یہ ہی ہے۔

اب اچانک ان کے پاس کوئی 30 پاروں کا قرآن لے آیا۔تو کیا وہ لوگ 2 پاروں کا انکار کریں گے یا نہیں اگر وہ انکار کریں گے تو کیا وہ مسلمان رہیں گے۔تو ان کو قرآن کا منکر کافر کس نے بنایا۔اسی طرح جو لوگ اللہ کے راستے میں لڑنے والے جہاد وقتال کے احکامات کو دعوت کے کام میں لگاتے ہیں۔اور پھر پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ اللہ کا راستہ یہ ہی ہے، اللہ تعالیٰ کا راستہ یہ ہی ہے۔ یہ ہی باتیں جو لوگ سنتے سناتے بچپن سے جوان اور پھر بوڑھے ہو گئے ۔اب کوئی عالم درس قرآن کے درمیان بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جان و مال کو خریدا ہے جنت کے بدلے اللہ کے رستے میں لڑنے والے کام کیلئے۔۔۔(سورۃ التوبہ 111) اسی کام سے فتنے ختم ہونگے اور دین غالب آئے گا۔(البقرہ 193) اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں آنے کا مقصد دین اسلام کا غلبہ بھی ہے ...التوبہ 33 الفتح 28) تو اسطرح درس قرآن میں حق سچ بیان کرنے والے علماء اکرام کے وہ لوگ دشمن بن جاتے ہیں کہ جن کو پہلے سے ہی ان آیات کے بارے میں جھوٹ کی دعوت پھیلانے پر بڑے ہی اجر وثواب کا کام بتا کر لگایا گیا تھا کہ اللہ کا راستہ یہ ہی ہے یعنی اور کوئی نہیں (معاذ اللہ) تو اس طرح جہاد وقتال اور دوسرے احکامات کا خود بخود انکار ہو گیا۔تو انہی باتوں کی دعوت پھیلانے والی جماعت میں خیر غالب ہے یا شر؟

لعنت کرتا ہے قرآن اور صاحب قرآن جن کے بارے میں
کیا کہتے ہیں آپ کہ خیر غالب ہے ان کے بارے میں

جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جس کو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے (البقرہ 159)

حدیث نبوی ﷺ ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ اس دور کے پڑھے لکھے (قرآن کے ماہر) بھی کہیں گے کہ یہ جہاد کا زمانہ نہیں ہے۔صحابہ اکرام نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہونگے کہ جن پر اللہ کی ،فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔۔۔۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ آخری زمانے میں کچھ لوگ ہونگے جو جہاد کو نہیں مانیں گے اللہ انہیں ایسا عذاب دیگا کہ جیسا کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا۔(حدیثیں اور روایتیں کتاب مشارع الاشواق سے لی گئی ہیں)۔

مخالفین جہاد جن پر اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی ﷺ نے لعنت کی ہے ان کے بارے میں جب بتایا جاتا ہے کہ یہ لوگوں قرآنی احکامات کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں ان کا نوٹس لیا جائے تو جواب ملتا ہے کہ یہی لوگ تو ہمیں چندہ دیتے ہیں تم کیا دیتے ہو کہ تمہاری بات مان کر ان کا نوٹس لیں معاذ اللہ کیا ایسے لوگ اسلام اور کفر کے سب سے بڑے آخری مقابلے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیں گے یا چندہ زیادہ دینے والے دجال ملعون کا؟

میں حیران ہوں کہ ان میں بڑا مجرم کون ہے؟ (حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب)

میں حیران ہوں کہ ان میں بڑا مجرم کون ہے؟ وہ جو علیٰ الاعلان جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرتا ہے یا وہ ''شیخ الاسلام'' علیٰ الاعلان مخالفت کا علم رکھنے کے باد جود انکی تعریف کرتے ہیں؟ اور اپنے دارالعلوم سے فارغ ہونے والے علماء کرام کو اس دین دشمن جماعت میں بھیجنے کی ترغیب دیتے ہیں۔یہ بات تو یقینی ہے،ہی کہ جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کرنا منافقت کے بغیر ممکن نہیں۔اب ان میں کون بڑا منافق ہے یہ غور طلب معاملہ ہے۔

(حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب۔۔۔مصنف انکشافِ حقیقت)

جو مسلمان کسی نیک کام میں تعاون کرے گا اُس کو تمام نیک کام کرنے والوں کے برابر اجر بھی ملے گا۔

اور جو کسی گناہ کے کام میں تعاون کریگا اُسکو تمام گناہ کرنے والوں کے برابر گناہ بھی ملے گا۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اللہ کے راستے میں جہاد سے روکنے والے ان لوگوں کے بارے میں؟

جو اللہ کے گھر مسجدوں میں بیٹھ کر اللہ کی سچی کتاب قرآن کریم پر جھوٹ بولتے ہوئے اللہ کے رستے میں جہاد و قتال کے الفاظ کو چھپا چھپا کر ان کی جگہ منکر جہاد قادیانی کی دعوتی باتوں کو پھیلانے کیلئے بات اسطرح شروع کرتے ہیں۔

الحمد اللہ، اللہ کی توفیق سے اللہ کے گھر مسجد میں بیٹھ کر اللہ کے راستے میں جس دین کی دعوت کی فکر میں آج ہم یہاں جمع ہیں اللہ نے اسی دین کی دعوت کو پھیلانے کیلئے ہی ہمارے نبی ﷺ کو بھیجا ہے دنیا میں اور کسی کام کیلئے نہیں بھیجا۔

نوٹ:۔اور کسی کام کے لئے نہیں بھیجا یعنی غلبہ اسلام کے لئے نہیں بھیجا، انکار قرآن کس انداز میں۔

یہ اتنا اونچا کام ہے کہ اللہ نے ہماری جان اور مال کو بھی خریدا ہے جنت کے بدلے اللہ کے رستے میں انہی باتوں کی دعوت کو پھیلانے والے کام کیلئے اور کسی کام کیلئے نہیں۔

نوٹ:۔اور کسی کام کے لئے نہیں خریدا یعنی لڑنے کے لئے نہیں خریدا، انکار قرآن کس انداز میں۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام ہی سے فتنے ختم ہونگے اور دین دنیا میں آئے گا اور کسی کام سے نہیں۔ اللہ نے ہمیں اسی دعوت والے کام کی وجہ سے بہترین امت کا لقب دیا ہے اور کسی کام کی وجہ سے نہیں۔ نوٹ:۔یعنی طاقت سے اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کی وجہ سے نہیں (معاذ اللہ) انکار قرآن کس انداز میں۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کی فکر میں تھوڑی دیر بیٹھنا 60 سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے۔ نوٹ: یہ تمام فضائل اللہ کے رستے جہاد کے بارے میں ہیں مگر جب انکو اللہ کے رستے میں دعوت۔ جھوٹ بول بول کر آسان آسان کاموں پر اتنے بڑے بڑے اجر و ثواب بتائیں گے تو پھر مشکل کام اللہ کے رستے میں جہاد والا کون کریگا؟

(حدیث مبارک) قسم ہے اس پروردگار کی جسکے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایک صبح یا ایک شام کو اللہ کے رستے جہاد میں چلے جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور تم میں سے کسی کا میدان جنگ میں

جماعت کے ساتھ صف میں کھڑا ہونا اسکی ساٹھ سال کی تنہا پڑھی جانے والی نماز سے بہتر ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 334)

نوٹ: اب اس حدیث میں جہاد کے لفظ کی جگہ دعوت کا لفظ لگا دینا اسی طرح تمام قرآن وحدیث میں اللہ کے راستے میں جہاد وقتال کی جگہ لفظ دعوت لگانے کی مثال جیسے موبائل فون کا ایک نمبر غلط بتانے سے کالیں مقصد سے ہٹ کر کہاں سے کہاں چلی جاتی ہیں تو اسی طرح اللہ کے رستے میں لڑنے والے جنت کے رستے قرآن کے بتائے ہوئے پر غلط بیانی پھیلانے سے امت جنت کی طرف جائے گی یا جہنم کی طرف؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اللہ کے راستے سے لفظ جہاد اور قتال کو نکال کر اس کی جگہ منکر جہاد فتنہ قادیانیت کی دعوت پھیلانے والوں کے بارے میں

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں ایک صبح یا ایک شام کا لگا دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں نکلنے والوں کے پہلے قدم پر تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں نکلنے والوں کے قدموں پر لگنے والی دھول کی وجہ سے جہنم کی آگ تو کیا دھواں بھی حرام ہوجاتا ہے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں پہرا دینے پر لیلۃ القدر کا ثواب ملتا ہے۔

نوٹ: یہ سب فضائل اللہ کے راستے جہاد فی سبیل اللہ کے ہیں جو آگے آرہے ہیں۔

اللہ کے رستے جہاد سے واپسی پر نبیؐ نے ارشاد فرمایا ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آرہے ہیں۔

(معاذ اللہ۔ سفید جھوٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔)

اس بارے میں معلومات جاننے کیلئے

حضرت مولانا فضل محمد صاحب کی کتاب دعوتِ جہاد، صفحہ نمبر 51 ضرور دیکھیں۔

االلہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کے برابر کوئی کام نہیں یہ سب سے اونچا اور اعلیٰ کام ہے اسمیں اللہ نبیوں والی جنت عطاء کریگا۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں اللہ ڈھائی کروڑ حوروں والی جنت عطا کریگا۔ (سفید جھوٹ ہے)

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں نکلنے والوں کو پہلے اللہ ستر مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔

نوٹ اس کا جواب مفتی رشید احمد صاحبؒ کی کتاب بنام انچاس کڑ رو کا ثواب میں دیکھ لیں۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر سات لاکھ کا ثواب ملتا ہے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کو کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سو فیصد مدد کا وعدہ ہے۔

اور ہر مخلوق انکی بات مانتی ہے۔

نوٹ: اللہ کی مدد کا وعدہ تو جہاد کے ساتھ بھی ہے اور ان کی بات مخلوق کس طرح مانتی ہے جیسا کہ ہواؤں نے پیغام حضرت عمرؓ کا میدان جہاد میں لڑنے والے کمانڈر کو پہنچایا جنگل کے درندوں نے مجاہدین اسلام کی ایک آواز پر جنگل خالی کر دیا سمندر پر گھوڑے کافروں کو مارتے اور انکا پیچھا کرتے ہوئے صحابہ اکرام نے دوڑائے پھر ملکوں کے ملک اللہ کے رستے جہاد سے فتح ہوئے شہزادے غلام اور شہزادیاں لونڈیاں بنیں اور مال غنیمت کے ڈھیر لگے پھر اللہ نے اسلام کو غلبہ اور مسلمانوں کو عزت دی پھر مسلمان حاکم اور کافر غلام بنے جس اللہ کے رستے جہاد سے۔آج اسی اللہ کے رستے جہاد سے غافل کرنے کیلیئے یہ دعوت اسطرح پھیلائی جارہی ہے۔ توجہ فرمائیں۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کیلیئے نکلنے والوں کی ایک آواز پر جنگل درندوں نے خالی کر دیئے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کیلیئے نکلنے والوں کے پیغام اللہ نے ہواؤں کے ذریعے پہنچائے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کیلیئے نکلنے والوں کے گھوڑے اللہ نے سمندر پر خشکی کی طرح دوڑائے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام میں نکلنے والوں کے ذریعے اللہ نے ملکوں کے ملک فتح کرائے۔

اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کی وجہ سے اللہ نے شہزادیاں، باندیاں اور شہزادے غلام بنا کر مالِ غنیمت کے ڈھیر لگائے۔

آج اللہ کے رستے میں اسی دعوت والے کام کو چھوڑنے کی وجہ سے ملکوں کے ملک مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے مسلمان مرد غلام اور عورتیں لونڈیاں بنیں۔

یہ سب اللہ کا عذاب ہے مسلمانوں پر کیونکہ انہوں نے اتنے بڑے عظیم دعوت والے کام کو چھوڑ دیا جس سے انسانیت جہنم سے بچکر جنت میں جانے والی بنتی ہے۔

نوٹ: اللہ کے رستے جہاد جس پر عمل کرنے سے اللہ نے دین اسلام کو دنیا میں غلبہ دیا اور مسلمانوں کو عزت بخشی جس کو دیکھ کر کافر فوج درفوج فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والے بنے جس جہاد کی وجہ سے تو پھر ان کافروں نے قادیانی، منکر جہاد کو تیار کیا جس نے اس اللہ کے راستے جہاد سے مسلمانوں کو غافل کرنے کیلئے 400 کتابیں اور پچاس الماریوں جتنا لیٹریچر لکھ کر پھیلایا مگر اتنا نقصان وہ قادیانی بھی نہ پہنچا سکا جتنا کہ آج مسلمان اللہ کے رستے میں جہاد وقتال کے احکامات وفضائل پر جھوٹ بول کر پہنچا رہے ہیں۔

نوٹ: کافروں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کے خلاف فتنہ قادیانیت کی دعوت کو پھیلانے کی وجہ سے پورا دیوبند جن کے خلاف ہو۔۔ کیا اس جماعت میں خیر غالب ہوسکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اللہ کے رستے میں جہاد سے سندھ وہند کے فاتح محمد بن قاسمؒ اور اللہ کے رستے جہاد میں دجال کو واصل جہنم کرنے والے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بھی ایسی باتیں پھیلانے والوں کے بارے میں؟

اسی دعوت والے کام کے لئے محمد بن قاسم عرب سے سندھ میں آئے اور اسلام کی دعوت پھیلائی جس سے ہم بھی مسلمان ہوئے ورنہ کیا پتہ ہم کیا ہوتے۔

اسی دعوت والے کام کی وجہ سے حضرت عیسیٰؑ نے دعا مانگی اور قبول ہوئی اب وہ نبی بن کر نہیں امتی بن کر آئیں گے۔ اور وہ بھی یہ ہی دعوت والا کام کریں گے۔ جو ہم کر رہے ہیں یہ اتنا اونچا اور عظیم نبیوں والا کام ہے۔ مگر پہلے اس کام کو چار ماہ لگا کر سیکھنا ہوگا۔ پھر آ کر اپنے مقام پر بڑوں کی ترتیب کے مطابق اس انداز سے دعوت پھیلانی ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو اسی دعوت والے کام پر لانا ہے۔

نوٹ: پہلے اللہ کے رستے سے جہاد اور قتال کے الفاظ کو چھپانا پھر ان پر جھوٹ بول کر واپسی کی ترغیب اس انداز میں دینا، یہ کس دین کی دعوت کا کام ہے۔

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر ایک دم تو اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم نازل نہیں کیا۔۔۔ پہلے دعوت کا حکم آیا ہے آخر میں جہاد کا۔۔۔ ہم نے پہلے والا کام پہلے اور بعد والا بعد میں کرنا ہے اور یہ دعوت کا کام ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا

ہے اور کرتے کرتے ہی مرنا ہے۔(نوٹ جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر جہاد سے پہلے دعوت ہوتی ہے نہ مانیں تو جزیہ نہ دیں تو۔۔۔انتظار کریں۔۔۔پھر بھی نہ سمجھیں تو راستہ دو۔دیگر کافروں کو جہنم سے بچانے کیلئے۔۔اگر راستہ بھی نہ دیں۔۔۔تو پھر مجبور ہو کر تلوار اٹھانی پڑتی ہے۔ابھی تو کافر ہماری دعوت کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنتے۔بلکہ اپنے گرجے گھر ہمیں دعوت کے کام کیلئے دیتے ہیں ایسے دعوت کے ہمدردوں کو مارنا کیا عقل کی بات ہے۔(نوٹ جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ تمھاری وجہ سے اگر ایک کافر ہدایت پر آ گیا تو سو کافروں کو مارنے سے بہتر ہے اور مجھے اللہ نے کافروں کو مار مار کر جہنم میں ڈالنے کیلئے نہیں بھیجا۔(معاذ اللہ)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہتان اور کافروں کی ہمدردی میں جہاد کی کاٹ مختلف انداز میں

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر اسلام تو اخلاق سے پھیلا ہے تلوار سے نہیں آج اگر ہم مسلمانوں کے اخلاق اور اعمال درست ہو جائیں تو کافران کو دیکھ دیکھ کر ہی مسلمان ہو جائیں گے پھر جہاد کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔(نوٹ جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر کامیابی تو اللہ نے پورے کے پورے دین میں رکھی ہے کسی ایک حکم پر عمل میں نہیں رکھی اور یہ دعوت کا حکم سب سے بڑا حکم ہے اور سب سے پہلے آیا ہے اسمیں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اور اسکے مقابلے میں سارے اعمال کو جمع کر دیں جہاد کو بھی شامل کر کے تو ان میں ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔

جہاد سے پہلے مسلمانوں کو غسل کے فرائض نماز جنازہ تو سکھا دو۔۔۔بغیر نمازِ جنازہ کے سندھ میں مسلمان دفن ہو رہے ہیں۔۔۔تمہیں جہاد کی پڑی ہوئی ہے۔

جہاد کی کاٹ کس انداز میں یہ دعوت کن کی دعوت ہے؟

ایک یہودی عالم نے کہا ہے کہ جب فجر میں جمعہ کے برابر نمازی ہو جائیں گے تو کفر خود بخود بغیر جہاد ہی کے دنیا سے ٹوٹ جائے گا۔ابھی تو مسلمان 10 فیصد بھی نماز نہیں پڑتے کفر کیسے ٹوٹے گا۔پہلے مسلمانوں کو نمازی تو بنا دو

پھر جہاد میں بھی لے جانا۔

جہاد کے خلاف یہ باتیں پھیلانا کیا دین کا بہت ہی اہم شعبہ ہے تو یہ ایجاد کن کی ہے

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر جہاد سے پہلے ایمان بنانا ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے **13** سال صحابہ کے ایمان پر محنت کی ہے پھر جا کر صحابہ کا ایمان بنا ہم تو ساری زندگی محنت کرتے رہیں پھر بھی اس طرح کا ایمان نہیں بنا سکتے اسلئے ہم نے ایمان بنانے کی محنت کا کام ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے ہی مرنا ہے۔

نوٹ: قرآنی احکامات کی مخالفت اور کافروں کی ہمدردی میں صحابہ کرام کے ایمان پر **13** سالہ ضرب اور جہاد کی کاٹ کس کس انداز میں۔۔۔انکے جوابات آگے آرہے ہیں، انشاء اللہ

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر جہاد کا حکم تو مدینہ میں آیا ہے مکہ میں نہیں آیا ابھی تو ہم مکی زندگی میں چل رہے ہیں یہاں جہاد کا حکم نہیں آیا اسلئے ابھی ہم جہاد نہیں کرتے۔

جہاد کے خلاف اس طرح کی باتیں پھیلانا مسلمانوں کے دلوں پر کس کی محنت ہو رہی ہے۔۔۔؟

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر اللہ کی مدد کا وعدہ صرف اور صرف اسی دعوت والے کام کے ساتھ ہے اور کسی کام سے نہیں اسی دعوت والے کام کو کرو گے تو اللہ کی مدد آئے گی اسلئے ہم کہتے ہیں کہ پہلے دعوت والے کام پر دنیا کے مسلمانوں کو لے آؤ پھر جہاد میں جانا ورنہ مارے جاؤ گے۔

(جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

فرشتے بدر والے کام جہاد کو کرنے والوں کی مدد کرنے آتے ہیں یا جہاد کے خلاف دعوت پھیلانے والوں کو لوٹے بستر اٹھا کر دینے کیلئے۔؟

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر جہاد سے پہلے نفس کا جہاد ہوتا ہے آج نفس کے غلام **3** دن دینے کیلئے تیار نہیں ہیں تم ساری زندگی کی بات کرتے ہو۔۔۔پہلے انکو **3** دن کیلئے تو گھر سے نکالو پھر جہاد میں بھی لے جانا۔(جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر جہاد کا مقصد کیا تم نے لڑنا ہی سمجھ لیا ہے جہاد تو جدوجہد سے ہے۔دین کیلئے جو بھی جدوجہد کریں گے وہ جہاد ہے۔(جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم جہاد کے خلاف تو نہیں ہیں مگر جہاد کا مقصد تو اللہ کا کلمہ بلند کرنا ہے لڑنا نہیں اور ہم گلی گلی نگر نگر مسجد مسجد قریہ قریہ کلمہ بلند کر رہے ہیں کلمہ کی دعوت دیکر۔ (جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

نوٹ: لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہ اللہ والے لوگ ہیں جو کسی کافر کے خلاف بھی بات نہیں کرتے نہ کسی پر تنقید کرتے ہیں ۔سچ کہتے ہیں لوگ کہ یہ کسی کافر کے خلاف بھی بات نہیں کرتے۔ نہ کسی پر تنقید کرتے ہیں۔ یہ تو صرف اور صرف خلاف ہیں اللہ کے رستے جہاد کے اور تنقید بھی اسی اللہ کے حکم اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت جہاد ہی پر کرتے ہیں۔

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے جسمیں خود پہلے یہ مجاہد کافروں کو چھیڑتے ہیں پھر وہ آ کر مسلمانوں کو مارتے ہیں ہم کیوں لڑیں ایسے جہاد میں۔ (جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے جسمیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو جہاد میں لے جاتے ہیں۔ (جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے ہیں جو چندے کر کے دین کو بدنام کرتے ہیں۔ (جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے جسمیں بغیر دعوت کے کافروں سے لڑنے جاتے ہیں۔

(جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم کیوں لڑیں ان مسلمانوں کی خاطر جن پر اللہ کا عذاب آیا ہے ان کے گناہوں کی وجہ سے۔

(جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

کافروں کو اللہ اپنی قدرت سے عذاب دیگا جب چاہے گا۔ ہمیں اسکے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔

(جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے جسمیں ڈالروں کی بارش ہو رہی ہے۔

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے یہ تیل اور زمین کی جنگ ہے۔ (جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے یہ امریکہ اور روس کی جنگ ہے۔

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے یہ سب ایجنسیوں کا کھیل ہے۔ (جہاد کی کاٹ کس انداز میں)

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے جسمیں اب تک کشمیر اور فلسطین بھی فتح نہ ہو سکے۔

ہم اس جہاد کو نہیں مانتے یہ افغانستان میں مسلمان مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں۔

نوٹ: رات دن صبح شام اسی طرح کی باتوں کی دعوت سننے سنانے والوں کو جب جہاد جیسے اہم فریضہ سے نفرت ہو جاتی ہے تو وہ پھر اس آیت کا مصداق بن جاتے ہیں۔۔

حکم سن کر لڑنے کا انکے چہروں پر غشی چھا گئی جیسے مرنے کے وقت ہو سو ہلاکت ہو ان پر،،،(سورۃ محمد 20)

جو لوگ چھپاتے ہیں اسکو جسکو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ۔۔۔(البقرہ 159)۔

اب جن پر اللہ لعنت کرے اور کہہ دے کہ ہلاکت ہو ان پر ان کی سمجھ میں قرآن کریم کی بات کیسے آسکتی ہے ۔ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اندھے اور بہرے ہیں آنکھیں ہیں دیکھ نہیں سکتے کان ہیں سن نہیں سکتے ۔نوٹ: پھر ایسے ہی لوگ اخلاص نیت کے ساتھ کافروں کی خدمت دین کا سب سے اعلیٰ کام سمجھتے ہوئے کرتے ہیں ۔جن کے بارے میں شیطان نے کہا تھا کہ اے اللہ میں تیری نافرمانی کا کام ان سے بڑے ثواب کا کام بتا کر کرواؤں گا جس کو یہ گناہ کا کام ہی نہیں سمجھیں گے پھر یہ نہ معافی مانگیں گے اور نہ تو معاف کریگا۔

ہنسی آتی ہے اللہ کے راستے میں قرآنی آیات کو چھپانے والوں کے دعوتی کام پر

جھوٹ بول کر روکتے ہیں اللہ کے راستے سے خود اور لعنت کرتے ہیں شیطان پر

جہاد دین اسلام اور امت مسلمہ کا محافظ فریضہ ہے اسکا دشمن دین اسلام اور امت مسلمہ کا دشمن ہے۔دشمنان اسلام نے امت مسلمہ کو ذہنی قادیانی بنانے کے لئے منکرِ جہاد غلام احمد قادیانی دجال کو تیار کیا جس نے تمام جہاد ہی کے نہیں بلکہ قتال کے احکامات اور فضائل پر جھوٹ بول بول کر ان کو دوسرے نیک کاموں میں لگا کر امت مسلمہ کے رخ کو میدان جہاد سے موڑ کر جہاد کے میدانوں کو کافروں کے لئے خالی کر دیا تا کہ نہ کوئی مسلمان اپنے دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرے اور نہ ہی قرآن کریم کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کا کسی کے دل میں خیال آئے نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کافر کو کوئی پھڑ کائے کیوں کہ یہ سارے کام جہاد سے ہوتے ہیں نہ جہاد ہوگا اور نہ ہی اسلام،قرآن، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امت مسلمہ کا کوئی دفاع کرے گا اور نہ کافروں کی ٹھکائی ہوگی اس کیلئے کافروں کے غم خوار منکرِ جہاد قادیانی نے کافروں کو مارنے والے قرآنی احکامات کے خلاف جہاد سے مسلمانوں کو غافل کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں تاویلیں کر کر کے چارسو بڑی بڑی کتابیں لکھ کر اپنے

مریدوں کے ذریعے دنیا میں پھیلا دیں یہ کہہ کر کہ ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے والے بڑا جہاد کر رہے ہیں اور لڑنے والا چھوٹا جہاد ہے یہ جہاد اکبر ہے وہ جہاد اصغر ہے اس میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اُس میں ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔آپ جہاد میں نہیں جاسکتے جب تک آپ کی آٹھ شرائط پوری نہ ہوں۔نوٹ جہاد کے خلاف اسطرح کی باتیں پھیلانا کس کی دعوت کا کام ہے۔اورشرائط بھی وہ جو اقدامی جہاد کی دفاعی جہاد میں لگادیں جو نہ آج تک پوری ہوئی ہیں اور نہ قیامت تک پوری ہونگی اور نہ کوئی جہاد میں جائے گا۔اسطرح جہاد کے خلاف باتیں کرکے مسلمانوں کو ذہنی قادیانی بنانے کے لئے پھیلائی ہوئی سیکڑوں باتوں میں سے چند باتیں اور ان کے جوابات یہ ہیں۔

جہاد پراعتراضات اوراسکے جوابات

(1) ہم جہاد کوفرض توسمجھتے ہیں مگر ابھی وقت نہیں آیا ہے جہاد کا۔۔۔نوٹ:۔**70** سال سے ان کیلئے وقت نہیں آیا بلکہ جہاد سے مسلمانوں کو بدظن کررہے ہیں یہ کام کن کی دعوت کا ہے؟ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا توکب آئے گا جبکہ دنیا بھر میں مسلمانوں پر کافروں کے ظلم کی یلغار قرآن کریم کی بے حرمتیاں نبی ﷺ کی شان میں گستاخیاں اور پڑوسی ملک میں کافروں کا اتحادی بن کر اسلامی خلافت مٹانے کو دیکھ کربھی جولوگ یہ کہتے ہیں کہ ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا تو دراصل بات وہی ہے جو حضرت مولانا انورشاہ کشمیری ؒ فرما گئے۔کہ چودہ سوسالہ تاریخ میں اتنا بڑا سنگین فتنہ میں نے نہیں دیکھا۔(الامان والحفیظ)

(2) ہم جہاد کوفرض توسمجھتے ہیں اگر ہمارے اعمال درست ہوجاتے تو کافر ہمارے اعمال دیکھ کرخود بخود مسلمان ہوجاتے پھران سے جہاد کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

نوٹ:۔کتنے دل ہلا دینے والی باتیں پھیلائی جاتی ہیں کہ اگر اعمال اچھے ہوں تو پھر کافروں سے جہاد کی ضرورت ہی نہ پڑے کیا معاذ اللہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ اکرام کے اعمال اچھے نہ تھے کہ ان کو کافروں سے جہاد کرنا پڑا ؟جب انسان عقل کا اندھا ہوجاتا ہے تو اسکے منہ سے ایسی ہی باتیں نکلتی ہیں۔

(3) ہم جہاد کوفرض توسمجھتے ہیں مگر جہاد سے پہلے دعوت ہوتی ہے اور آج لاکھوں کافر دعوت سے مسلمان ہورہے

ہیں پھر جہاد کی کیا ضرورت ہے۔

نوٹ: پھر جہاد کی کیا ضرورت ہے اس طرح قرآنی حکم کا انکار کرنے سے مسلمانوں کو کافر کیا جارہا ہے یا کافروں کو مسلمان؟؟؟ اور پھر جہاد کا مقصد کافروں کو مسلمان کرنا نہیں بلکہ کفر کے باطل نظاموں کی شان وشوکت کو پاش پاش کر کے دین اسلام کو غالب کرنا ہے۔ القرآن: لڑوان سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فتنہ اور دین ہوجائے سارا ایک اللہ کا (البقرہ 193، انفال 39) (اسی جہاد والے حکم پر عمل کرتے ہوئے نبی اکرمؐ اور صحابہ کرام نے فتح مکہ کے بعد دنیا کی سپر طاقتوں کے ملک روم، شام، فارس کے باطل نظاموں کے فتنوں کو ختم کر کے اسلام کے جھنڈے لہرادیئے یہ ہے جہاد کا مقصد۔ اب اس مقصد سے مسلمانوں کو ہٹانا یہ کن کی دعوت ہے۔ قرآنی دعوت ہے یا جہاد کے خلاف قادیانی دعوت ہے۔

(4) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر اسلام تو اخلاق سے پھیلا ہے تلوار سے نہیں ہمارے اخلاق درست ہوجائیں تو کافر خود بخود مسلمان ہوجائیں گے پھر جہاد کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ نوٹ: نبی اکرم ﷺ اور صحابہ اکرام نے کیا معاذ اللہ تلوار اخلاق میں کمزوری کی وجہ سے اٹھائی تھی تلوار تو اسلام کے غلبے میں رکاوٹ بننے والے باطل نظاموں کے فتنے باز، سرداروں، ابوجہلوں کی گردنیں کاٹتی ہے پھر غلبہ اسلام کے بعد لوگ اسلامی نظام کے عدل وانصاف واخلاق کو دیکھ کر فتح مکہ کے بعد کی طرح فوج درفوج مسلمان ہوکر جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والے بن جاتے ہیں پھر اخلاق بھی نبی ﷺ کی سنت ہے اور تلوار بھی ایک سنت اخلاق سے ہمیں محبت اور دوسری سنت تلوار سے نفرت مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا یہ قرآنی دعوت ہے یا قادیانی دعوت؟

(5) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر بہترین امت کا لقب تو دعوت والے کام کی وجہ سے ملا ہے جہاد میں تو ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔ نوٹ: بہترین امت کا لقب تو نیک کام کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے پر ملا ہے اور نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی کلمہ طیبہ ہے اور برائیوں میں سب سے بڑی برائی اس کلمہ کا منکر کفر ہے۔ اب بہترین امت کا لقب تو صحابہ اکرام کی طرح ہاتھوں میں تلوار لیکر کافروں کو حکم دینا کہ کلمہ پڑھو اگر وہ کلمہ نہیں پڑھتے اور اِس کفر کی برائی کو نہیں چھوڑتے تو پھر ان کی گردن ابوجہل کی طرح اڑانے والے کام جہاد پر ملا ہے۔ ورنہ برائی

سے بچنے کی دعوت دینے والے کام تو بنی اسرائیل نے بھی کئے ہیں جس نے نہیں کئے اللہ نے ان کو بندر اور خنزیر بنا دیا تو بہترین امت کا لقب تو حکم دینے پر ملا ہے درخواستی دعوت پر نہیں۔اب طاقت کے استعمال سے مسلمانوں کو ہٹا کر منت سماجت پر لگانا اور اسکو بڑے ثواب کا کام بتانا کن کی دعوت کا کام ہے۔

(6) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر اس دعوت والے کام میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر سات لاکھ اور ایک نماز پر انچاس کروڑ کا ثواب ملتا ہے جو جہاد میں نہیں ملتا۔اتنے بڑے کام کو چھوڑ کر ہم چھوٹے میں جائیں۔نوٹ: یہ سارے فضائل جہاد کے ہیں سات لاکھ کا ثواب اللہ تعالی نے لڑنے والے مجاہدین کیلئے رکھا ہے۔۔۔حدیث کا مفہوم ہے۔۔۔حضرت علیؓ حضرت ابودرداؓ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جس نے گھر سے ایک درہم دیا اللہ کے راستے جہاد میں اس کو سات سو کا ثواب ملے گا اور جو خود نکلا اللہ کے راستے جہاد میں اور مال بھی خرچ کیا اس کو ثواب ملے گا ایک درہم پر سات لاکھ کا۔۔۔پھر فرمایا اللہ جس کے لئے چاہتا ہے مزید اضافہ فرماتا ہے(ابن ماجہ) یہ اجر و ثواب مجاہدین کیلئے ہے کیونکہ وہ اللہ کے راستے جہاد میں نکلتے ہیں کیونکہ حدیث میں غزا کا لفظ آیا ہے غزا سے مراد لڑنا ہے اور اللہ نے خریدا ہے مسلمانوں کی جان و مال کو لڑنے کیلئے اب ان تمام فضائل کو درخواستی دعوت میں لگانا اور جہاد کی نفی کن کی دعوت کا کام ہے؟اور یہ قرآنی دعوت ہے یا جہاد کے خلاف قادیانی دعوت ہے؟

(7) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر پہلے امت کا ایمان تو بن جائے اور ایمان بنانے کی محنت کا کام ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے ہی مرنا ہے۔

(نوٹ) پھر کیا قبر میں جا کر یا قیامت میں جہاد کرنا ہے؟اسطرح کے بہانے صدیوں سے بنانا کن کی دعوت کا کام ہے۔

(8) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہاد کا مقصد جدو جہد کرنا ہے اور ہم بڑا جہاد کر رہے ہیں کیونکہ نبی نے فرمایا ہم چھوٹے جہاد سے بڑے کی طرف آ رہے ہیں۔

نوٹ: چھوٹے جہاد میں نبیؐ نے 27 مرتبہ کمان کی مجاہدین اسلام کی اور 56 مرتبہ صحابہ کرام کو روانہ کیا دشمنان اسلام سے لڑنے کیلئے یہ دس سال میں ٹوٹل 83 جنگیں ہوئیں اور دس سال میں مہینے ایک سو بیس ہوتے ہیں گویا ڈیڑھ ماہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی زندگی میں خالی نہیں گزرا کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑنے کیلئے چھوٹے جہاد میں نہ نکلے ہوں اور اگر ہم اس چھوٹے جہاد میں ایک مرتبہ بھی نہ نکلے تو قیامت کے دن حوض کوثر پر کیا منہ دکھائیں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنے پیارے بدری صحابہ سے ایک چھوٹے جہاد تبوک میں نہ جانے کی وجہ سے 50 دن تک ناراض رہے اور پوری امت کا ان سے بائیکاٹ کرا دیا۔جس جہاد کی اتنی اہمیت ہو جسمیں سینے چھلنی بیویاں بیوائیں بچے یتیم ماں باپ بے اولاد ہوتے ہوں جس میں جنگلوں پہاڑوں سانپوں بچھوؤں میں بھوکے پیاسے مجاہد رہتے ہوں جس میں قید ہو کر دشمنوں کی جیلوں میں ڈرل مشینوں سے جسموں میں سوراخ کیے جاتے ہوں پلاس سے ناخن اکھاڑے جاتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جس جہاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ برابر نہیں کوئی ان لڑنے والے مجاہدین کے۔۔۔اس جہاد کو نیچا دکھانا اسے قطرہ بتانا اسے چھوٹا جہاد بتانا یہ کن لوگوں کی دعوت کا کام ہے اور یہ کہنا کہ نمازی جب فجر میں جمعہ کے برابر ہو جائیں گے تو بغیر جہاد کے کفر خود بخود ٹوٹ جائے گا۔۔۔نوٹ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تو سارے نمازی تھے کفر خود نہ ٹوٹا اور اُن کو خود جہاد میں نکلنا پڑا اور ہم سب کے نمازی بننے سے کفر خود بخود ٹوٹ جائے گا۔مقصد یہ ہے کہ مسلمان سارے نمازی قیامت تک تو بنیں گے نہیں لہذا کفر کو کھلی چھٹی دے دی کہ تم جو چاہو کرو ہم پہلے مسلمانوں کو نمازی بنائیں گے۔نوٹ: نماز کی دعوت کو آڑ بنا کر مسلمانوں کو جہاد سے غافل کرنا کن کی دعوت کا کام ہے؟

(9) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہاد کا مقصد تو اعلاء کلمۃ اللہ ہے اور وہ ہم گھر گھر گلی گلی مسجد مسجد کر رہے ہیں لوگوں کو کلمے کی دعوت دیکر۔۔۔نوٹ کلمہ بلند کرنے کی محنت جس طرح صحابہ کرامؓ نے کی کہ آدھی دنیا فتح کر کے کلمے والے جھنڈے لہرا دیئے یہ ہے کلمے کا بلند کرنا اور نبیؐ نے ارشاد فرمایا جس کا مفہوم ہے کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں ان لوگوں سے لڑوں اس وقت تک یہاں تک کہ یہ کلمے کے قائل ہو جائیں (بخاری و مسلم) یہ ہے کلمے کو بلند کرنے کا مقصد جو نبیؐ نے بتایا اور صحابہ کرام نے عمل کر کے دکھایا آج گلیوں میں کلمہ پڑھ کر اس کو جہاد کا مقصد بتانا یہ کن لوگوں کی دعوت کا کام ہے؟

(10) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہاد کا حکم تو مدنی زندگی میں آیا ہے اور ابھی ہم مکی زندگی میں چل رہے ہیں یہاں جہاد کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے ہم جہاد نہیں کرتے۔

(11) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر قرآن تو تھوڑا تھوڑا نازل ہوا ہے ایک دم جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا پہلے اور احکامات

آئے ہیں جہاد کا حکم تو آخر میں آیا ہے ایک دم نہیں آیا۔

(12) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر پہلے ہمارے نبی نے 13 سال ماریں کھائی ہیں اور گالیاں سنی ہیں پھر جہاد کا حکم آیا ہے پہلے جہاد شروع کرنا بے ترتیب اور سنت کے خلاف ہے اور دین تو دنیا میں نبی کے طریقہ سے ہی آئے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ پہلے 13 سال ماریں کھانا ہے۔ان کے جوابات آگے آ رہے ہیں۔انشاء اللہ

(13) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہاد کیلیئے دشمن سے زیادہ نہیں تو کم از کم برابر اسلحہ اور تعداد ہو مرکز اور خلافت ہو پھر ایک امیر حکم دے گا پھر ہم جہاد میں نکلیں گے۔نوٹ: مسلمان اسلحہ اور تعداد میں کافروں کے برابر ہوں تو پھر اللہ کی مدد کا کیسے پتا چلے گا کیونکہ ٹکر برابر کی ہے اللہ کی مدد کا پتا تو جب چلے گا کہ بدر والوں کی طرح مسلمانوں کے پاس اسلحہ اور تعداد کم ہو اور پھر اللہ تعالیٰ فتح مسلمانوں کو دے جیسے آج افغانستان میں ایک طرف پوری دنیا کی فوجیں اور اسلحہ نیٹو اتحادی دوسری طرف کمزور نہتے کم تعداد کم اسلحہ کے فاتح طالبان مجاہدین اب یہ شور مچانا کہ جہاد سے پہلے اسلحہ اور تعداد برابر ہونی چاہیئے یہ کن لوگوں کی دعوت کا کام ہے۔

(14) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہاد میں جان دینے سے ایک شہید کا ثواب ملتا ہے جبکہ مٹی ہوئی سنت کو زندہ کرنے سے 100 کا اور دعوت والے کام میں تو کروڑوں کا ثواب ملتا ہے۔۔نوٹ: شہیدوں کا ثواب کمانا الگ بات ہے اور شہید کا مرتبہ الگ شان ہے کروڑوں کا ثواب کمانے والا جب مرتا ہے تو اس کے کپڑے اتارے جاتے ہیں نہ نکلیں تو پھاڑ کر اتارے جاتے ہیں غسل دینے کیلیئے اور جب شہید ہوتا ہے کوئی مجاہد تو اس کے کپڑے نہیں اتارے جاتے غسل دینے کیلیئے یہ ہے شہید کا مرتبہ جو شہیدوں کا ثواب کمانے والے کسی درخواستی داعی کو حاصل نہیں۔حضرت مولانا انور شاہ صاحب سچ فرما گئے کہ سنگین فتنہ منکرِ جہاد ذہنی قادیانی بننے سے بچیں اور بچائیں۔

(15) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر مقصد آمد نبی تو انسانیت کو جہنم سے بچا کر جنت کی طرف لانا ہے جبکہ جہاد میں کافروں کو مار مار کر جہنم میں ڈالا جاتا ہے یہ مقصد کے خلاف ہے۔نوٹ۔۔۔کیا اللہ تعالی کو پتہ نہ تھا کہ کافروں کو مارنے والے احکامات مقصد آمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہیں۔ پھر بھی اتنے احکامات دے دیئے۔۔معاذ اللہ

(16) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر اللہ اس پر رحم نہیں کرتا جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اور جہاد میں تو محترم انسان کی جانوں سے کھیلا جاتا ہے جو مخلوق پر ظلم ہے (نوٹ) بدر میں جو کافر مردار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو تم

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

نے نہیں ۔۔۔اللہ نے قتل کیا ہے کیا (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر ظلم کیا ہے کہ ان کافروں کو مار کر جہنم میں ڈالا اسی طرح جو کافر مجاہدین کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے مارے جاتے ہیں جس اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔ بھائیو، دوستو، بزرگو یہ جہاد بھی اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی ﷺ کی سنت ہے۔ اور پورے دین میں جہاد بھی ہے اور جہاد پورے دین کا محافظ بھی ہے۔

(17) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر ابھی تو مسلمانوں کو کلمہ نماز بھی نہیں آتا وضو کے فرض تک کا پتہ نہیں ان کو وضو نماز سکھائیں یا پہلے ہی جہاد میں جائیں۔(نوٹ) ان کو کچھ نہیں آتا آپ کو تو سب کچھ آتا ہے پھر جہاد میں کیوں نہیں جاتے کیا قیامت میں اللہ تعالیٰ کو بھی یہی جواب دیں گے اور پھر بے نمازی کو تو نمازی بنانا ہمارا کام ہے اور الحمدللہ بہت اچھا کام ہے۔مگر نمازیوں کو جہادی بنانا کس کا کام ہے (القرآن۔اے نبی ایمان والوں کو لڑنے پر اُبھاریں۔الانفال۔٦٥) اب یہ کام کون کریگا۔اور مسلمانوں کو نمازی بنانے کی آڑ میں ذہنی قادیانی بنانا کن کی دعوت کا کام ہے؟ بات دراصل وہی ہے جو حضرت شاہ صاحب فرما گئے کہ قادیانی فتنے سے بچیں اور بچائیں ۔الامان والحفیظ

(18) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر اللہ کی مدد دعوت کے ساتھ ہے اور اب تو اسرائیل اور امریکہ والے بھی اسکی حقانیت کو سمجھ کر ہمیں اپنے ملکوں میں دعوت کے کام کے لئے مرکز بنا کر دیتے ہیں ۔نوٹ: فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی ۔اللہ کی مدد والے اس رستے سے ہٹا کر جو لوگ کافروں سے ماریں کھانے گالیاں سننے پر لگا کر مسلمانوں کو ذہنی قادیانی بنانے کو بڑا جہاد کہتے ہیں پھر اسی کام پر پوری امت مسلمہ کو لانے کی فکر میں اپنی جان مال وقت لگا رہے ہوں بڑے ثواب کا کام بتا کر تو پھر کافر ایسے لوگوں سے خوش ہو کر کیوں نہ مرکز بنا کر دیں ایسی قادیانی دعوت کو پھیلانے کیلئے اسرائیل میں بھی ۔۔۔کہ جس نے پاکستان کے پاسپورٹ پر کاٹ کا نشان بنوا رکھا ہے۔

(19) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر اللہ بڑی قدرت والا ہے وہ جب چاہے گا پہلی امت کے نافرمان قوموں کی طرح ہوا، پانی پتھروں،، مچھروں ابابیلوں سے کافروں کو عذاب دیگا ہمیں اس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی

ہمیں تو اللہ نے اتنا اونچا عظیم نبیوں والا کام دیا ہے دعوت کا ہم اس کی فکر کریں وہ کام اللہ کا ہے کافروں کو عذاب دینا وہ جانے اسکا کام۔اور یہ کام دعوت کا سوا لاکھ نبیوں والا کام ہے اور صحابہ اسی دعوت کو لے کر پوری دنیا میں پھیل گئیے۔(نوٹ):(معاذ اللہ) کیا سوا لاکھ انبیاء نے کلام الٰہی پر جھوٹ بولنے اور احکامات خداوندی کو چھپانے والی دعوت کا کام کیا ہے کیا صحابہ کرام جہاد و قتال والے احکامات کے خلاف جھوٹی باتوں کی درخواستی دعوت کو لے کر دنیا میں پھیل گئے یا جہاد و قتال کے ساتھ امر بالمعروف کا حکم دیتے ہوئے کلمہ پڑھو اور نہی عن المنکر کفر کی برائی کو چھوڑو ورنہ میدان میں آجاؤ پھر جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے دین کو دنیا پر غالب کر گئے؟

پھر (معاذ اللہ) کیا اللہ تعالی کو معلوم نہ تھا کہ میں کافروں کو عذاب دے سکتا ہوں پہلی نافرمان قوموں کی طرح اپنی قدرت سے پھر بھی اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمادیا کہ اب تمہارے ہاتھوں سے عذاب دونگا۔(توبہ۔۱۴)

(20) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہاد کیلیئے اسلحہ کی کیا ضرورت ہے کیا حفاظت کی دعا یا آیت الکرسی ہماری حفاظت کیلیئے کافی نہیں۔نوٹ:(معاذ اللہ) کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہ تھا کہ حفاظت کیلیئے اللہ تعالی نے آیت الکرسی دی ہے۔پھر بھی آپ نے نو 9 تلواریں آٹھ نیزے، چھ کمانیں، چار ڈھالیں، دو ترکش، دو جنگی ٹوپیاں، خچر، اونٹنی وراثت میں دی امت کو۔نوٹ دشمنان جہاد قادیانی نے معاذ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اعتراض کس کس انداز میں کیئے۔

(21) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہادی مسجدوں میں چندہ جمع کر کے دین کو بدنام کرتے ہیں نوٹ۔سب سے پہلے تو چندہ جہادی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی میں تبوک کے موقع پر کیا یہ اعتراض کرنے والے کن کی دعوت کا کام کر رہے ہیں۔قرآنی یا قادیانی؟

(22) ہم جہاد کو فرض تو سمجھتے ہیں مگر جہادی چھوٹے چھوٹے بچوں کو جہاد میں لے جاتے ہیں ایسے جہاد کو ہم نہیں مانتے۔نوٹ: بچوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ لے کر گئے تھے جنہوں نے ابو جہل کو واصل جہنم کیا۔اسطرح لاکھوں قسم کے الزامات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر لگانے والے مسلمانوں کے دلوں پر کس دین کی محنت کر رہے ہیں۔۔قرآنی یا قادیانی؟

کیا کوئی عقل مند یہ بات کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرنے والی جماعت میں خیر غالب ہے؟

(لمحہ فکریہ) نہایت ہی دردمندانہ گزارش ہے ان محترم بھائیوں دوستوں اور بزرگوں! سے جو خالص اللہ کی رضا کی

خاطر اپنی جان مال وقت دین اسلام کی محبت اور امت مسلمہ کی آخرت کی فکر میں لگاتے ہیں وہ ان قرآنی احکامات کو جو ابھی ہم پڑھ رہے ہیں اگر ہم ان کی دعوت سچ سچ بیان کریں اور پھیلائیں گے تو جب تک مسلمان ان پر عمل کرتے رہیں گے ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا اور اللہ بھی راضی ہوگا اور اگر ہم ان قرآنی احکامات کے خلاف جھوٹی باتوں کی دعوت ثواب سمجھ کر پھیلائیں گے تو مسلمان اللہ کی سچی کتاب کے قرآنی احکامات پر شک ہی نہیں کریں گے بلکہ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھتے ہوئے قرآنی آیات کا انکار کرنے لگیں گے اور پھر ایمانی دولت سے محروم ہو کر قرآنی احکامات کی سچی دعوت دینے والے نبیوں کے وارث علماء کے دشمن بن جائیں گے جیسا کہ آج ہو رہا ہے اور بنی اسرائیل میں ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ ایسے قرآنی احکامات کو چھپانے اور ان پر جھوٹ بولنے کی دعوت دینے والوں سے ناراض ہو کر ان پر لعنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق اور سچ کی دعوت دینے والا سچا داعی بنائے اور یہودیوں کی طرح کلام الٰہی کے مقابلے میں جھوٹی باتوں کی دعوت پھیلانے سے بچائے۔

یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ بول بول کر جھوٹی باتوں کو اتنا عام کردو کہ یہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھیں۔

اس لیے سچ اتنا بولو اتنا بولو کہ ہر ہر مسلمان سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ سمجھے۔

اگر یہ بات مسلمان بھائی سمجھ جائیں آپس کے جھگڑے سارے ختم ہو جائیں

قرآن حدیث کو سچ سچ بیان کرنے والے داعی کی مخالفت کرنے والا مسلمان نہیں دشمن قرآن ہے۔ اور قرآنی احکامات کو چھپا کر حدیث مبارک پر جھوٹ بولنے والا مبلغ انسان نہیں شیطان ہے۔ کیونکہ شیطان نے انسان کو جہنم میں ساتھ لے جانے کی قسم کھائی ہے اور یہ مبلغ بھی قرآن کے خلاف لوگوں کو جہنم کی دعوت دے رہا ہے۔

بنی اسرائیل کے یہودی کلام الٰہی کے مقابلے میں جھوٹی باتوں کی دعوت دیتے تھے جب اللہ کے رستے میں انبیاء علیہم السلام نے توحید کی سچی دعوت دی تو جھوٹے یہودیوں نے یہ کہہ کر لوگوں کو نبیوں کا دشمن بنا دیا کہ یہ ہمارے بڑوں کی دعوت کے خلاف باتیں کرتے ہیں پھر ایک ایک دن میں صبح ۷، ۷ نبیوں اور شام کو انکے ماننے والے بے شمار ساتھیوں کو بیدردی سے شہید کیا بنی اسرائیل کے تخریبی جعلی بزرگوں نے۔ آج انہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآنی احکامات کے مقابلے میں جھوٹی باتوں کی دعوت پھیلانے والوں کے سامنے جب نبیوں کے وارث علماء کرام قرآنی احکامات کی سچی دعوت دیتے ہیں تو یہ ان کے اسی طرح دشمن بن جاتے ہیں جس طرح بنی

اسرائیل والے نبیوں کے بنے۔کیا نبیوں کے وارثوں کو قرآنی احکامات سچ سچ بیان کرنے پر مارنا یہ نبیوں والا کام ہے؟ یا نبیوں کے دشمن بنی اسرائیلیوں کا؟ نوٹ: آج طارق جمیل کیسٹ کا نام کمزور ایمان والا مسلمان، میں کہتا ہے کہ ہمارے لئے بدر، دلیل نہیں احد دلیل نہیں خندق دلیل نہیں خلافت راشدہ دلیل نہیں۔ہمیں اس بھنور سے نکلنے نے کیلئے بنی اسرائیل میں جانا پڑے گا کہ انہوں نے کیا کیا۔وہ اس بھنور سے کیسے نکلے ہمیں بھی وہی کام کرنا پڑے گا۔نوٹ: ان باتوں کے جوابات تفصیل سے حضرت مفتی عیسیٰ صاحب نے کتاب کلمۃ الہادی میں دیے ہیں۔

نوٹ: ایک تو بنی اسرائیل والوں نے اپنی کتابوں میں جھوٹ کی ملاوٹ کی اور سچ بولنے پر انبیاء کرام کو شہید کیا دوسرا بنی اسرائیل والوں نے جہاد کا انکار کیا اور کہا اے موسیٰ تو لڑ اور تیرا رب لڑے یہ ہے بنی اسرائیلیوں کا کام آج یہ امت مسلمہ کو بنی اسرائیلیوں کی طرف لے جا کر کیا بنانا چاہے ہیں؟

(سوال رحمن سے) کیا فرمایا ہے یا اللہ آپ نے بنی اسرائیلیوں کی طرح قرآنی احکامات کو چھپانے اور ان پر جھوٹ بولنے والوں کے بارے میں؟

(جواب قرآن سے) اے اہل کتاب کیوں ملاتے ہو سچ میں جھوٹ اور چھپاتے ہو سچی بات جان کر۔

(ال عمران آیت نمبر 71)

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(ھود 19-18)

جو لوگ چھپاتے ہیں اسکو جسکو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور اسپر لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سورۃ البقرۃ۔159)

دعوت قرآن کے خلاف مخالفتِ قرآن۔۔۔۔اور انکے جوابات

(دعوتِ قرآن) کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔۔۔۔(سورہ نساء آیت نمبر 101)

(23)(مخالفتِ قرآن) صرف نفس اور شیطان ہی ہمارے دشمن ہیں اور کوئی ہمارا دشمن نہیں (یعنی کافر دشمن نہیں انکار قرآن کس انداز میں)؟

(دعوتِ قرآن) مارو کافروں کی گردنوں اور جوڑ جوڑ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سورہ انفال آیت نمبر 12)

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

(24) (مخالفتِ قرآن) اسطرح مارنے سے تو وہ کافر بیچارے جہنم میں چلے جائیں گے ...

(نوٹ) کافروں کی ہمدردی میں مخالفت قرآن کس انداز میں؟ وہ تو جہنم میں بعد میں جائیں گے پہلے تم گئے مخالفت قرآن کی وجہ سے بھائیو دوستو۔

(دعوتِ قرآن) اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو قتل کر ڈالو انکی یہی سزا ہے............(سورہ البقرۃ آیت نمبر 191)

(25)(مخالفتِ قرآن) اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو کلمہ والی گولی سے مارو تا کہ وہ بھی جنت میں جائیں تم بھی۔۔۔مجاہد کی گولی سے تو وہ جہنم میں چلے جائیں گے.

(نوٹ) کافروں کی ہمدردی کے انداز نرالے اگر وہ ملک پر حملہ کریں تب بھی تم نے نہیں لڑنا دفاعی جہاد کے حکم کی مخالفت کس انداز میں۔۔۔۔

(دعوتِ قرآن) لڑو اب اللہ ان (کافروں) کو تمھارے ہاتھوں سے عذاب دے گا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سورہ توبہ آیت نمبر 14)

(26)(مخالفتِ قرآن) کافروں کو اللہ جب چاہے گا پہلی امتوں کے نافرمانوں کی طرح اپنی قدرت سے عذاب دیگا ہمیں اس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی.....

(دعوتِ قرآن) اگر نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا.....۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(توبہ 39)

(27)(مخالفتِ قرآن) اگر اس دعوت والے کام کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

(نوٹ) اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ لڑو تمہارے ہاتھوں سے کافروں کو عذاب دوں گا اگر نہیں نکلو گے تو تمہیں درد ناک عذاب دوں گا۔

اب مخالفین قرآن ان آیتوں کے بارے میں قتال کی جگہ دعوت کا لفظ کس طرح پھیلاتے ہیں آپ خود توجہ فرمائیں۔(الٹ گیا نظام امن دور ہے فساد کا)

(دعوتِ قرآن) تمہیں کیا ہوا کہ نہیں لڑتے اللہ کے رستے میں ان مظلوموں کی خاطر جن پر کافر ظلم کرتے ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سورہ نساء آیت 75)

(28)(مخالفتِ قرآن) ہم کیوں لڑیں ان کی خاطر جن پر اللہ کا عذاب آیا ہے انکے گناہوں کی وجہ سے۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

(نوٹ) کتاب اللہ کو جواب کس انداز میں؟ اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ کیوں نہیں لڑتے اور یہ کہتے ہیں کہ کیوں لڑیں یہ انکار قرآن ہے یا نہیں؟

(دعوتِ قرآن) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ سخت ہیں کافروں پر.....

------------------------------------(سورہ فتح آیت 29)

(29)(مخالفتِ قرآن) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محنت سے صحابہ کیسے نرم دل بنے کہ وہ راتوں کو کافروں کے لئے اٹھ اٹھ کر ہدایت کی دعائیں مانگا کرتے تھے اور دن کو ان پر محنت کرتے تھے۔۔

(نوٹ) قرآن کا ارشاد ہے کہ صحابہؓ سخت تھے کافروں پر۔ جب کہ یہ کہتے ہیں صحابہ نرم دل تھے کافروں کیلئے یہ مخالفت قرآن ہے یا نہیں۔

(دعوتِ قرآن) کافروں کی دلی خواہش ہے کہ تم اسلحے اسباب سے غافل ہو جاؤ پھر تم پر حملہ کر دیں گے سب مل کر.....-----------------------------(نساء 101)

(30)(مخالفتِ قرآن) اسلحہ اسباب سے کچھ بھی نہیں ہوتا اسکا خیال ہی دل سے نکال دو یہ سب مچھر کا پر ہے یہ ایمان بناؤ ہمارے لئے صرف ایک اللہ ہی کافی ہے۔

(نوٹ) اسلحہ اسباب جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کا خیال ہی دل سے مسلمانوں کے نکالنا جو کافروں کی دلی خواہش ہے کیا اس جھوٹی دعوت کے عمل سے اللہ ہمارے لئے کافی ہوگا یا ناراض ہوگا ایمان بنے گا یا بگڑے گا اللہ ایسے ایمان بگاڑنے والوں کو جنت دے گا یا جہنم دے گا ایسے لوگ مسلمانوں کو دعوت دے کر کس طرف لے کر جا رہے ہیں جنت کی طرف یا جہنم کی طرف؟ یہ لوگ جو داعی ہیں جہنم کے (یعنی جہنم کی طرف بلا رہے ہیں) (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عجیب چال چلتے ہیں دیوان گان عشق　　　چلتے ہیں افریقہ پہنچتے ہیں دمشق

(دعوتِ قرآن) ایمان والے تو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں....-----------(سورۃ نساء آیت 76)

(31)(مخالفتِ قرآن) جہاد سے پہلے ایمان بنانا ہوتا ہے جس طرح نماز سے پہلے وضو ہوتا ہے جس طرح بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی اسی طرح بغیر ایمان کے جہاد نہیں ہوتا۔

(نوٹ) وضو اور ایمان کب سے کب تک بنانا ہے شریعت نے جہاد سے پہلے ایمان لانے کا تو کہا ہے لیکن ایمان

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

بنانے کا تو کہیں نہیں کہا ہے۔ورنہ کافر ہماری عزتوں سے کھیلیں قرآن کی بے حرمتی کریں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کریں ہمارے ملکوں پر حملے کریں اور جو لوگ ایسے نازک وقت بھی ایمان دکھانے کی بجائے ایمان بنانے کی باتیں کریں تو کافر ایسے لوگوں سے خوش کیوں نہ ہونگے۔اور پھر وضو بنانے میں ٹائم ہی کتنا لگتا ہے۔۔۔ دوسرا موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ پر آنے والے جادوگروں کا ایمان کتنی دیر میں بنا۔جو غیر مسلم تھے اور نماز روزہ حج زکوۃ کے لئے ایمان لانا شرط ہے یا بنانا شرط ہے اگر ان احکامات کے لئے ایمان بنانا شرط نہیں تو پھر جہاد کے لئے یہ شرط کیوں؟ حقیقت میں ایمان بنانے کی دعوت کا صدیوں سے ایک بہانہ ہے اصل میں مقصدی کام کافروں کی گردنوں کو بچانا ہے اور مسلمانوں کی گردنوں کو کافروں کے ہاتھوں کٹوانا ہے۔

(دعوتِ قرآن) جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو انکا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

-------------------------(سورہ انفال آیت 2)

(32)(مخالفتِ قرآن) ایمان صرف اور صرف دعوت والی محنت ہی سے بڑھتا ہے اور کسی عمل سے نہیں بڑھتا۔(معاذ اللہ)

(نوٹ) اور کسی عمل سے ایمان نہیں بڑھتا قرآن کی نفی کس انداز میں؟ کہ خود قرآنی آیات پر جھوٹ بولتے ہیں کیا اس جھوٹی دعوت سے ایمان بڑھتا ہے جسکا انجام ہمارے سامنے ہے کہ جہاد کی بات سننا بھی جن کو گوارا نہیں یہ ہے انکے قرآنی احکامات پر جھوٹ بولنے والی قادیانی دعوت کا نتیجہ۔

حکم سن کر لڑنے کا جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے چہروں پر غشی چھائی گئی

جیسے مرنے کے وقت (ہو) سو ہلاکت ہوان پر-----------------(محمد 20)

کہتے ہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں جان لو یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں۔(البقرۃ 12-11)

(دعوتِ قرآن) اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو سنو مت اور بے ہودہ گوئی کرو۔۔۔(سورہ حٰم سجدہ)

(33) (مخالفتِ قرآن) قرآن کو ترجمہ کے ساتھ مت پڑھا کرو اسکو سمجھنے کیلئے بہت بڑے علم کی ضرورت ہے۔(نوٹ) قرآن کریم کی جہاد وقتال والی آیتوں کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے سے اس لئے منع کرتے ہیں کہ قرآن اللہ کی سچی کتاب ہے جو جھوٹوں کی پول پٹیاں کھول دیتی ہے۔

(دعوتِ قرآن) اور لڑو ان لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر نہ آخرت پر.... (سورۃ توبہ 29)

(34) (قادیانی دعوت) اسلام میں اقدامی جہاد نہیں ہے نبی ﷺ نے صرف دفاع کیا ہے اقدام کبھی نہیں کیا.. (معاذ اللہ) (نوٹ) اگر اقدام نہیں کیا تو مکہ اور خیبر پر حملہ کس نے کیا تھا پھر روم اور فارس اقدام سے فتح ہوئے یا دفاع سے؟

(دعوتِ قرآن) اے نبی آپ لڑیں اللہ کے رستے میں.....------------------(سورۃ نساء 84)

اے نبی ایمان والوں کو لڑنے پر ابھاریں۔ (انفال 65)

(35) (مخالفتِ قرآن) ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے اللہ نے نبی ﷺ کو صرف دعوت والا حکم دے کر بھیجا ہے لڑنے بھڑنے والا بنا کر نہیں۔

(نوٹ) آپ اپنے نبی کا نام بتائیں پتا تو چلے کہ آپ کس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں کہ جس کو اللہ حکم دے لڑنے کا اور وہ کہے کہ میں لڑنے بھڑنے والا نبی نہیں ہوں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ نے تو بدر احد خندق سے تبوک تک 27 مرتبہ مجاہدین اسلام کی کمان کی اسکا انکار کس انداز میں کہ کہتے ہیں پیچھے مکی زندگی میں جہاد نہیں تھا اس لئے ہم جہاد نہیں کرتے اور کبھی کہتے ہیں کہ ہمیں اور پیچھے بنی اسرائیل میں جانا پڑے گا۔ اور بدر، احد، خندق، خلفائے راشدین کی سنت ہمارے لئے دلیل نہیں----------(معاذ اللہ)

افسوس کہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں توریت دیکھ کر تو غصے سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر آج صاحب توریت (حضرت موسیٰؑ) بھی ہوتے تو انکو بھی میری پیروی کے بغیر چارہ کار نہیں مگر افسوس کہ آج کے جھوٹے داعی کو نجات بنی اسرائیل میں نظر آتی ہے کہیں یہ انہیں میں سے تو نہیں؟ ذرا تحقیق تو کریں؟؟؟

(دعوتِ قرآن): بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے رستے میں----------(آل عمران 146)

(36) (مخالفتِ قرآن) لڑنا بھڑنا کافروں کو مارنا اگر نبیوں کا کام ہوتا تو ایک ہی فرشتہ کافی تھا اللہ نبیوں کے ساتھ کر دیتا وہ مار مار کر ان کو سیدھا کر دیتا مگر یہ لڑنا مرنا مارنا نبیوں والا کام نہیں ہے نبیوں والا یہ کام ہے دعوت کا جو ہم کر رہے ہیں۔

(نوٹ) اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ بہت سے نبی لڑے ہیں اللہ کے رستے میں اور یہ کہتے ہیں لڑنا نبیوں کا کام نہیں

انکارقران کس انداز میں؟

یہ ہے ان کی نبیوں والی مسلمانوں کے دلوں پر محنت جہاد سے پہلے جوکرنے کی ہے جس سے یہ امت کو تیار کرر ہے ہیں جہاد کے لئے یا انکار جہاد کے لئے؟

تو اِدھراُدھر کی نہ بات کر یہ بتا قافلہ کیوں لٹا　　مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

لباس خضر میں اکثر رہزن بھی پھرتے ہیں　　اگر دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

رہبروں کے روپ میں رہزن کون؟

اگر چہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں　مجھے ہے حکم آذاں لا الہ الا اللہ

مقصد آمد نبیؐ غلبہ اسلام کی مخالفت دین کو پھیلانے کی دعوت کے نام سے کس انداز میں؟

(دعوتِ قرآن)وہی تو ہے اللہ جس نے بھیجا رسول دین حق کے ساتھ اور سچا دین دے کرتا کہ غالب کرے اسکو تمام دینوں پر اور کافروں کو برا کیوں نہ لگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(سورۃ توبہ 33)

(37) (مخالفتِ قرآن)اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں صرف اور صرف اس دین کی دعوت کو پھیلانے والے کام ہی کیلیئے بھیجا ہے اور کسی کام کیلیئے نہیں بھیجا یہ مقصد آمد نبیؐ والا کام ہے دعوت کا جو ہم کر رہے ہیں۔

نوٹ:مقصدی کام غلبہ اسلام کی مخالفت کس انداز میں کسی نے مقصد آمد نبی کو جشن آمد نبی بنا دیا اور کسی نے مقصد آمد نبی کو دعوت آمد نبی بنا لیا۔کیونکہ مقصد آمد نبی غلبہ اسلام کے راستے میں رکاوٹ بننے والے ابوجہلوں کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے لڑنے کا حکم دیا۔جومنکر جہاد قادیانیوں کے مذہب میں نہیں۔

(دعوتِ قرآن)اورلڑو ان سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فتنہ اور دین ہو جائے سارا ایک اللہ کا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(البقرۃ193)

(38)(مخالفتِ قرآن)لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں دین تو دنیا میں صرف اور صرف دعوت والی محنت سے ہی آئے گا اور فتنے بھی اسی کام سے ختم ہوں گے اور کسی کام سے ختم نہیں ہوں گے۔جس طرح اندھیرا ڈنڈوں سے نہیں بھاگتا،اس کے لئے روشنی چاہیئے۔دعوت کی روشنی کا چراغ جلاؤ گے تو یہ بے دینی کا اندھیرا خود ہی ختم

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

ہوجائے گا۔(نوٹ)مخالفت قرآن دعوت کی آڑ میں کس انداز میں اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ لڑو فتنے بازوں سے فتنوں کے خاتمے تک تو دین غالب آئے گا سارا اللہ کا اور یہ کہتے ہیں کہ اندھیرا ڈنڈوں سے نہیں جاتا۔اگر ابو جہلوں کی جہالت کا اندھیرا صرف باتوں کی دعوت سے ختم ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ بار بار بدر، احد ،خندق،تبوک کے میدانوں میں نہ نکلتے لہذا لاتوں کے بھوت ابوجہل کی نسل باتوں سے نہیں مانتے۔بھائیو، دوستو باز آجائیں مخالفت قرآن سے ورنہ جہنم کی آگ تیار ہے۔

کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اسکے لئے جہنم کی آگ تیار ہے (التوبہ آیت 63)

مقصد آمد نبیؐ غلبہ اسلام کی خاطر اللہ کے رستے میں لڑنے کی مخالفت دعوت کے نام سے

(دعوتِ قرآن)بلاشبہ اللہ نے خرید لی مسلمانوں کی جان اور مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے وہ لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر وعدہ ہے.....(توبہ 111)

(39)(مخالفتِ قرآن)اللہ نے ہماری جان اور مال کو صرف اور صرف دعوت والے کام ہی کے لئے خریدا ہے اور کسی کام کے لئے نہیں خریدا۔

(مخالفین قرآن کے لیے وعیدیں)اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(ھود 19-18)

جو لوگ چھپاتے ہیں اسکو جس کو نازل کیا ہے ہم نے۔۔۔ان پر لعنت کرتا ہے اللہ۔۔۔۔۔۔(البقرۃ 159)

اے ایمان والو بہت سے عالم اور پیر مال کھاتے ہیں اور روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے رستے سے..(توبہ 34)

جنہوں نے روکا دوسروں کو اللہ کے رستے سے ان کے اعمال تباہ ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(محمد 1)

یہی لوگ ہیں کہ لعنت کی اللہ نے ان پر اور کر دیا انکو بہرہ اور اندھی کر دیں انکی آنکھیں۔کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں..۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(محمد 24)

نوٹ۔جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے وہی لوگ یہودیوں،عیسائیوں کے نور نظر ہوتے ہیں.

اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست اور ذلیل کرتا ہے (رواہ مسلم)

جو لوگ اس قرآن پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مرتبے بلند کرتا ہے اور جو لوگ اس قرآن کے خلاف

پروپیگنڈا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتا ہے۔

(دعوتِ قرآن) برابر نہیں لڑنے والے اور نہ لڑنے والے اللہ نے بلند کیا درجہ اور اجر عظیم ان مجاہدین کا جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں.....۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(نساء 95)

(40)(مخالفتِ قرآن) سب سے اونچا اور سب سے اعلیٰ یہ ہے نبیوں والا کام دعوت کا جو ہم کر رہے ہیں اس کام میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اور اس کے مقابلے میں دین کے سارے کاموں کو جس میں جہاد کو بھی شامل کر کے ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔

(نوٹ) معاذ اللہ جس کام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ برابر بھی نہیں کوئی نیک کام ان لڑنے والوں کے اسے یہ قطرہ بتاتے ہیں۔

(دعوتِ قرآن) اللہ محبت کرتا ہے ان سے جو لڑتے ہیں اللہ کے رستے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(صف 4)

(41)(مخالفتِ قرآن) اللہ 70 مرتبہ رحمت کی نگاہ سے جسے دیکھتا ہے اسے اس نبیوں والے دعوت کے کام کے لئے قبول کرتا ہے۔ ہر ایک ایرے غیرے کو اس نبیوں والے عظیم کام کے لئے قبول نہیں کرتا۔(نوٹ) معاذ اللہ! قرآن کریم کی ہر ہر آیت پر جھوٹ بولنا کیا یہ نبیوں والا کام ہے کیا اس کام کے لئے اللہ 70 مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے؟ کیا اس طرح قرآن پر جھوٹ بولنے والی دعوت سے ایمان بڑھے گا یا جو ہے وہ بھی رخصت ہوگا؟

(دعوتِ قرآن) لڑنا تم پر فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تم کو ناگوار لگتا ہے.....۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(البقرۃ 216)

(نوٹ: اللہ تعالیٰ نے تو ہم پر لڑنا فرض فرمایا ہے اور مخالفین کیا کہتے ہیں؟)

(42)(مخالفتِ قرآن) جہاد کا مقصد تو دین کیلئے جدوجہد کرنا ہے لڑنا نہیں۔ اور اللہ نے ایک دم لڑنے کا حکم نہیں دیا پہلے دعوت کا حکم آیا ہے لڑنے والا حکم 13 سال بعد آیا ہے۔ اس لئے ہم پہلے والا کام پہلے کریں گے اور بعد والا بعد میں اور یہ دعوت والا کام ایمان بنانے کی محنت کا ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے ہی مرنا ہے۔

(نوٹ) کیا قبر میں جا کر لڑنے والے احکامات پر عمل کرنا ہے ایک دم تو نماز روزہ، حج زکوٰۃ کا حکم بھی نہیں آیا، یہ بھی تو 13 سال بعد آئے ہیں پھر ان احکامات پر بھی عمل 13 سال بعد کریں پھر نہ ہی سود، شراب حرام ہوئی پھر سود کھاؤ اور شراب بھی پیو پھر نہ ہی پردے کا حکم آیا یہ احکامات بھی 13 سال کے بعد آئے پھر اپنی ماؤں بہنوں کو بھی

بے پردہ گھماؤ پھراؤ بھائیوں دوستو صرف جہاد ہی سے دشمنی کیوں ؟ کہ اسکا حکم 13 سال بعد آیا ہے اب تو 14 صدیاں گزر چکی ہیں۔ آپ جیسوں کو لاکھوں قسم کے بہانے بناتے ہوئے اور قرآن کریم کی ہر ہر آیت پر جھوٹ بولتے ہوئے۔

(دعوتِ قرآن) حکم ہوا ان لوگوں کو (لڑنے کا) جن سے کافر لڑتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔(الحج آیت نمبر 39)

(43)(مخالفتِ قرآن) جب تک ہمارے بڑے اجازت نہیں دیں گے ہم نہیں لڑیں گے۔(نوٹ) یہ ہے ایک اللہ کا حکم ماننے میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا یقین دلوں میں لانے کی محنت کا نتیجہ۔ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں بڑوں کا حکم مانیں گے کامیابی کس کے حکم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یا غیر اللہ کے دعوت اور عمل میں تضاد کتنا اندازہ لگائیں بھائیوں دوستوں بزرگوں کا

(دعوتِ قرآن) اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور اسکے رسول کا تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ. (آل عمران ء32)

(44)(مخالفتِ قرآن) ہمارے بڑے جتنا دین کو بہتر سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہ ہی کریں گے۔(نوٹ) معاذ اللہ کیا ہمارے بڑے اللہ تعالیٰ سے بھی بہتر دین کو سمجھتے ہیں۔ کیا یہ غیر اللہ کا حکم ماننا نہیں اللہ کے مقابلے میں جس میں دونوں جہانوں کی ناکامی ہے اور کامیابی تو ایک اللہ کے حکم کو مان کر عمل کرنے میں ہے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے بھائیو، دوستو، بزرگو۔

(دعوتِ قرآن) بدلہ لینا تم پر فرض کر دیا ہے..۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(البقرۃ178)

(45)(مخالفتِ قرآن) ہمارے نبی نے کبھی بدلہ نہیں لیا اور کبھی بددعا تک نہیں دی کافروں کو بھی ۔ (نوٹ) قنوت نازلہ میں کیا نبی نے کافروں کو دعائیں دی تھیں اور عثمان غنیؓ کی شہادت کا سن کر 1400 صحابہ کرام سے پیارے نبی نے بدلہ لینے کے لئے کیا مرنے مارنے پر بیعت نہیں کی تھی اور ایک قاصد کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے 3000 کا لشکر روانہ نہیں کیا تھا کہ جس میں حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولیدؓ نے 9 تلواریں کیا ایک دن میں کافروں کی گردنوں پر نہیں توڑی تھیں کیا یہ بدلے نہیں لئے کتنا بڑا الزام ہے کہ اللہ حکم دے کہ بدلہ لینا تم پر فرض ہے اور کوئی یہ کہے کہ نبیؐ نے کبھی اس حکم پر عمل نہیں کیا معاذ اللہ۔

(دعوتِ قرآن) اے نبی (محمد ﷺ) ہم نے تم کو سچائی کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے کچھ باز پرس نہیں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(البقرۃ 119)

(46)(مخالفتِ قرآن) ایک ایک کافر جو جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری امت سے پوچھ ہوگی کہ اس کو دعوت کیوں نہ دی۔

(نوٹ) اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ سے فرماتا ہے کہ آپ سے جہنمیوں کے بارے میں پوچھ نہیں ہوگی، اور یہ کہتے ہیں کہ پوری امت سے ایک ایک کافر کے بارے میں پوچھ ہوگی یعنی کافروں سے لڑنا چھوڑیں اور ان کی منتیں شروع کریں یہ کافروں کی ہمدردی میں مخالفت قرآن ہے یا نہیں۔

(دعوتِ قرآن) ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔۔(الحجر 9)

(47)(مخالفتِ قرآن) ہم اللہ کے خلیفہ حضور ﷺ کے نائب اور قرآن کے محافظ ہیں۔

(نوٹ) خلافت اسلامیہ افغانستان کے خاتمے کا سن کر خوش ہونے والے کیا یہ ہیں اللہ کے خلیفہ؟ اور نبی ﷺ کی شان میں گستاخیاں دیکھ کر بھی ایمان بنانے کے بہانے بنانے والے کیا یہ ہیں نبی ﷺ کے نائب؟ اور قرآن کی بے حرمتی کا سن کر بھی حرکت میں نہ آنے والے کیا یہ ہیں قرآن کے محافظ؟۔۔ یہ سب کچھ چور مچائے شور نہیں تو اور کیا ہے حقیقت میں کافروں نے مسلمانوں کو فریضہ جہاد سے غافل کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا تھا تا کہ قرآن و حدیث کے خلاف باتیں مسلمانوں میں پھیلائے پھر قادیانیوں نے بھیس بدل کر مسلمانوں کے روپ میں وہ تمام باتیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بتائی ہوئی دنیا بھر میں پھیلا دیں جنکی دعوت آج بھولے بھالے مسلمان ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے عالم دین بھی مدرسوں میں دیتے نظر آتے ہیں اور بڑے بڑے مفتی حضرات قرآن حدیث کے خلاف قادیانیوں کی باتیں سن کر بھی قرآن کا دفاع نہیں کرتے بلکہ اُلٹا انکی حمایت کرتے نظر آتے ہیں افسوس۔

تو نے حق چھوڑا اندیشہ غربت سے فقط۔۔۔سوچتا ہوں تو احساس سے دل دہل جاتا ہے
ہائے نہ تھی تجھے اس بات سے آگاہی۔۔۔رزق تو اس دہر میں کتوں کو بھی مل جاتا ہے

مشنِ قادیانی امت مسلمہ کو درس قرآن، علماءِ کرام اور جہاد بالسیف سے روکنا ہے۔

آج امت مسلمہ کو جہاد سے متنفر کرنے والے قادیانی کے ہم مشن، مثلِ قادیانی کون؟

دین کے نام پر بے دینی پھیلانے والے کون؟ ایمان بنانے کے نام پر ایمان بگاڑنے والے کون؟ اللہ تعالیٰ کے حکموں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی طریقوں میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا بتا کر جہاد و قتال والے حکموں اور سنتوں سے بہانے بنا بنا کر مسلمانوں کو روکنے والے کون؟

مثلِ قادیانی ، منکرین جہاد اور سنگین فتنہ کون؟

آج اگر کوئی بہت بڑا عالم دین قرآنی احکامات کی تبلیغ کرے۔ تو اس نبیؐ کے وارث کو کوئی بھی تبلیغی نہیں کہتا اور اگر کوئی جاہل ہاتھوں میں لوٹا بستر لیکر چلے۔ تو ہر کوئی اسے پکا تبلیغی کہتا ہے۔ چاہیے وہ رات دن صبح شام قرآن وحدیث کے خلاف پروپیگنڈہ کی دعوت دیتا ہی کیوں نہ پھیرے مگر پھر بھی وہ پکا تبلیغی کہلائے گا۔

کیا خوب نیک بنائے چوری چھڑوائی ڈاکو بنائے۔

مچھلی کا شکاری کانٹے کے آگے گوشت لگا کر پھینک دیتا ہے اسکا مقصد مچھلی کو ہمدردی سے گوشت کھلانا نہیں ہوتا بلکہ اس کے ذریعے سے مچھلی کو پکڑنا مقصد ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ اچھی اچھی باتیں کر کے مسلمانوں کو جمع کرتے ہیں انکا مقصد بھی انکو پکا سچا مومن مجاہد بنانا نہیں ہوتا بلکہ ان کو فریضہ جہاد سے غافل کرنا ہوتا ہے جو آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔ مگر کچھ لوگ پھر بھی نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ چلو جی مسلمانوں کو یہ لوگ نمازی تو بنا لیتے ہیں۔

(نوٹ) نمازی تو بدعتی اور قادیانی بھی لوگوں کو بناتے ہیں پھر انہیں کافر قادیانی اور بدعتی جہنمی بھی کہتے ہیں یہ لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ نمازی ہی نہیں بناتے بلکہ اور بھی بہت سے نیک کاموں میں لگانے کے ساتھ ساتھ چوری سے بھی چھڑوا دیتے ہیں مگر ساتھ ساتھ انکو قرآن وحدیث کی جہاد وقتال والی آیتوں پر ڈاکہ مارنے والا ڈاکو بھی بنا دیتے ہیں اور قادیانی کی طرح ان کو قرآن کی ہر ہر آیت پر جھوٹ بولنے کی دعوت کا فن بھی سکھا کر منکرین قرآن بنانے کا بیج بھی تو دل ودماغ میں بو دیتے ہیں۔ کہ جس جگہ بھی جب کوئی عالم کتاب اللہ کی سچی بات کرے تو یہ لوگ یہودیوں قادیانیوں کی پھیلائی ہوئی جھوٹی باتوں سے جواب دینے لگتے ہیں۔ اور اس عالم کو دعوت تبلیغ کا منکر کہہ

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

کراس کے دشمن بن جاتے ہیں۔کیا قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے کا نام دعوت وتبلیغ ہے؟اور یہ کس کی تبلیغ ہے۔

یہودی کہاوت: جھوٹ بول بول کرجھوٹی باتوں کواتنا عام کردو کہ مسلمان جھوٹ کوسچ اورسچ کوجھوٹ سمجھیں۔

شکاری بزرگ

حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک کبوتر نے شکایت کی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھی کا شکار کیا ہے۔حضرت سلمانؑ نے اس سے پوچھاتواس شخص نے جواب دیا کہ حضرت یہ حلال پرندہ ہےاوراسکے شکارکی اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجازت دی ہے۔تو پرندہ نے کہا کہ حضرت ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ یہ دور سے بزرگ بن کرآیا۔تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہوشیار ہوجاؤوہ آدمی آرہا ہے۔تو میرے ساتھی نے جواب دیا کہ شرم کروکیسی باتیں کررہے ہودیکھتے نہیں کتنے بڑے بزرگ آرہے ہیں،سفید داڑھی،نورانی چہرہ،سر پر امامہ،ہاتھ میں تسبیح اورزبان پرسبحان اللہ کی صدائیں،اتنے بڑے بزرگ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہوتمہیں شرم نہیں آتی۔اتنے میں بزرگ قریب آگئے۔پھر میں نے یہی کہا کہ ہوشیار ہوجاؤ۔پھراس نے یہی جواب دیا۔اتنے میں اچانک بزرگ صاحب نے جبے سے تیر چلایااورمیرے ساتھی کا شکار کردیا۔ہمیں شکایت اس بات کی نہیں کہ اس نے شکار کیوں کیا۔ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ یہ بزرگ بن کرآیااوردھوکہ سے میرے ساتھی کا شکارکیا۔۔۔اگر یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے شکار کی اجازت دی ہے۔توہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کیلئے پر دیئے ہیں۔یہ شکاری بن کرآتاتو پھر پتہ چلتا کہ اس کا تیر پہلے چلتا ہے یا ہمارے پر پہلے کام کرتے ہیں۔ہمیں دکھ اور شکایت اس بات کی ہے کہ اس نے دھوکہ سے بزرگ بن کرمیرے ساتھی کا شکارکیا ہے۔

ایک ہی الو کافی تھا گلستاں کی تباہی کیلئے
ہرشاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا۔
ایک ہی شکاری بزرگ کافی تھا ایمان کی تباہی کیلئے
ہرمسجد میں بزرگ بیٹھے ہیں انجام مسلماں کیا ہوگا۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کوسچ اورسچ کوجھوٹ سمجھنے لگے)

یا اللہ! کوئی ایسا مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔

حضرت مولانا حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی۔

کافی عرصہ سے تبلیغی جماعت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت والجماعت کے مسلک و مزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جا رہی ہے اور اس کی غلط تاویلات اور تجاوزات کی نشان دہی کرنے والا کوئی نہیں۔

یا اللہ! کوئی ایسا مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا الطاف الرحمٰن صاحب کی کتاب "دفاع تبلیغ اسلام" پر لکھی گئی تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

موجودہ تبلیغی جماعت مولانا الیاس صاحب کی اس محنت کا تسلسل ہے جو انھوں نے اولاً میوات کے اس علاقے میں شروع کی تھی جو غالباً دینی اعتبار سے بہت بدحال اور پسماندہ تھا۔خاندان کے خاندان اپنے آباء واجداد کی نسبت سے مسلمان کہلاتے تھے ورنہ عملاً وہ ہندوانہ رسوم ورواجات میں سرتاپیر ڈوبے ہوئے تھے اور شاذونادر ہی ان میں اسلام کا کوئی مظہر باقی اور موجود تھا۔یہی وجہ تھی کہ صرف مولانا الیاس صاحبؒ ہی نہیں بلکہ اس زمانے کے دوسرے دردمند علماء بھی اس صورت حال پر بہت کڑھتے تھے اور اس کی اصلاح کے لئے وقتاً فوقتاً وہاں وعظ وبیان کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے بلکہ ابھی چند روز پہلے ایک تحریر نظر سے گذری جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دراصل مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اس بدحالی کی طرف بہت زیادہ متوجہ تھے اور نہ صرف خود بلکہ مختلف علماء کو بھی وفود کی صورت میں وہاں بھیجا کرتے تھے۔مولانا الیاس صاحبؒ انہیں وفود کا حصہ تھے جو بعد میں اپنے جوش وجذبے کی وجہ سے اس کام کے حوالے سے بہت نمایاں ہوئے تا آنکہ اس پوری تحری کی نسبت ان کی طرف ہونے لگی۔

بعض علماء کے بیانات اور تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں غُلوّ کا عنصر مولانا الیاس صاحبؒ کے زمانے ہی سے بلکہ خود ان کے بیانات ومکتوبات میں موجود تھا اور بعد میں اس پر ردّے کے ردّے چڑھتے گئے تا آنکہ اب پوری جماعت غلو ہی کی بنیاد پر استوار ہے جس کی وجہ سے علماء حق اپنا منصبی فریضہ ادا کرنے کے لئے مجبوراً اس کی مخالفت پر کمربستہ ہیں اور اس سلسلے میں کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے۔صحابہ وتابعین سے لے کر آج تک ہر زمانے میں علماء حق نے یہی وطیرہ اپنایا ہے کہ وہ باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے چاہے اس کا دنیاوی نتیجہ کچھ بھی نکلے۔

آج کی تبلیغی جماعت میں بہت خطرناک تبدیلیاں میں نے تو افغانستان میں روس کی آمد اور اس کے خلاف مجاہدین کی عملی کاروائیاں شروع ہونے کے بعد محسوس کیں اور اس کے بعد تو مسلسل ایسی ایسی تبدیلیوں پر آگاہی اور اپنا تجربہ ہوتا رہا جن کی توقع کسی عالم سے تو کیا کسی جاہل دیندار مسلمان سے بھی بمشکل کی جاسکتی تھی لیکن یہ

تبدیلیاں واقع ہوئیں ان کی نجی نشستوں میں نہیں بلکہ بڑے بڑے اجتماعات اور مشہور ومعروف جامعات و مساجد میں فقط ان کے جاہل پیروکاروں کی طرف سے نہیں بلکہ ان کے بڑے بڑے ذمہ داروں اور علماء کی طرف سے انتہائی تکلیف دہ مدعیانہ انداز میں روا رکھی گئیں۔

میں خود جہادِ افغانستان کے آغاز تک نہ صرف جماعت کا بہت بڑا مداح اور زوردار وکیل بنا رہا بلکہ وقتاً فوقتاً ان کے ساتھ وقت بھی لگاتا رہا۔کئی دفعہ علماء کے سہ روزوں میں بھی نکلا اوران کے غالیانہ گفتگوؤں اور طریقوں پر تنقید بھی کرتا رہا اگرچہ اس کا کوئی عملی فائدہ نہیں نکلتا تھا تاہم میں اپنی دانست کی حدتک اپنا علمی فریضہ انجام دیتا رہا۔

روس کی آمد کے بعد جہادِ افغانستان کے دوران ان کی قولی اور عملی بے ہودگیوں پر تو میں تڑپ تڑپ کر رہ جاتا لیکن آس پاس کے علماء میں اس بارے میں کوئی بے قراری نہیں دیکھتا تھا بلکہ ان کی قولی وعملی تائید ان کے ساتھ ہوتی تھی لہذا اپنا خون گھونٹنے کے سوا کوئی چارہ کار سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔میں جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ (درویش مسجد)پشاور میں تفسیر وحدیث کا استاد تھا اور جامع مسجد عمر فاروق دانش آباد یونیورسٹی روڈ پشاور میں خطیب تھا اور دونوں جگہوں پر دروس و جمعہ کی تقاریر میں ان کا تعاقب کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے بہت جلد میں موجودہ تبلیغ کے بہت بڑے ناقد اور مخالف کی حیثیت سے مشہور ہوا،اور جب بہت تنگ ہوا تو ان کے اعتقادی اور عملی کج رویوں پر مشتمل ایک کتاب لکھی جو بہت تھوڑے عرصے میں بہت دور دور تک پھیل گئی جس کی بدولت میں پشاور کی حد تک ایک کھلا ہوا تبلیغ دشمن قرار پایا۔سنا ہے کہ پشاور تبلیغی جماعت کے اندر میری کتاب کا جواب لکھنے کی فکرمندی اور تحریک پیدا ہوئی مگر معلوم ہوتا ہے ابھی اس جماعت میں بھی کچھ کچھ راست فکر اور سلجھے ہوئے لوگ موجود ہیں انھوں نے یہ کہہ کر اس فکر مندی اور تحریک کو ختم کیا کہ اس کا بہترین جواب یہ ہوسکتا ہے کہ اس نے جن عملی اور اعتقادی کجیوں کی نشاندہی کی ہے ان کی اصلاح کی جائے لیکن اس کے باوجود بھی بعض تبلیغی طلباء کے نام سے لکھی گئی میری کتاب کے ایک جواب کا مسودہ مجھے موصول ہوگیا چونکہ اولاً تو وہ جواب کہلانے کا مستحق نہیں تھا کیونکہ میری کتاب تین شرعی اور تین حسی بدیہیات پر استوار تھی۔شرعی بدیہیات یہ تھیں کہ جہاد بدیہی طور پر اللہ اور رسول کا حکم ہے اور کم ازکم افغانستان کا جہاد تو فرض جہاد کا بلاشک وشبہ ایک فرد ہے اس کے ساتھ حسی بدیہی یہ تھا کہ تبلیغی دوست چھپ چھپ کر نہیں بلکہ ببانگ دہل اس کی نفی اور مخالفت کر رہے ہیں۔دوسرا شرعی بدیہی یہ تھا کہ

قرآن ہمارے دین کا سرچشمہ ہے اوراس کی درس وتدریس اور تعلیم و تعلم قرآنی وحدیثی نصوص کی روشنی میں امت میں پندرہ سوسال سے مسلسل جاری ہے۔ کوئی شخص بقائمی ہوش وحواس اس بدیہی امر کو جھٹلا نہیں سکتا اوراس کے ساتھ حسی بدیہی امر یہ ہے کہ موجودہ تبلیغی جماعت نا صرف اس کی درسی حلقوں میں شریک نہیں ہوتی ہے بلکہ بس چلے تو دوسروں کو بھی اس میں شرکت سے باز رکھتے ہیں۔ پشاور کے اکثر مساجد کے خطیبوں اور اماموں سے محض اس بنیاد پر ان کا نام نہاد جہاد جاری رہتا ہے کہ مسجد میں فضائل اعمال کی جگہ قرآن وحدیث کا درس کیوں ہوتا ہے ؟ العیاذ باللہ اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اب اس سے کسی کی اصلاح نہیں ہوتی اوران کے مندرجات سے توڑ پیدا ہوتا ہے۔ انصاف سے کہئے کہ یہ بالکل کافرانہ قول ورویہ نہیں ہے؟

تیسرا بدیہی معاملہ یہ ہے کہ شریعت کی تعلیم تو یہ ہے کہ عورت کو گھر کی چاردیواری میں رکھواوران کی تعلیم وتربیت کا انتظام گھروں ہی میں کرو لیکن تبلیغی دوستوں نے اس کی برملا مخالفت کی اور عورتوں کو قریہ قریہ، گلی گلی، بلکہ ملک ملک میں دعوت وتبلیغ کے نام سے گھماتے پھراتے ہیں۔

تبلیغی دوستوں کی طرف سے موصولہ تحریر میں ان چھ بدہیات میں سے کسی بدیہی کا جواب نہیں ہے اس لئے میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس کے علاوہ یہ مسودہ کتابی صورت میں شائع بھی نہیں ہوا تھا اور جواب نہ دینے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ میں نے پہلی کتاب خالص دینی ذمہ داری سمجھ کر لکھی تھی اور علماء کرام کوان کی ذمہ داری کا احساس دلانا تھا اس کے بعد مزید دھینگا مشتی کے لئے ذہن بالکل تیار نہیں تھا بلکہ اگر وہ سو سے زائد کتابیں جو دیوبندی علماء و مفتیین کی طرف سے ان کی رد میں لکھی گئی ہیں پہلے میری نظر سے گذری ہوتیں تو میں خود ان کے رد میں کوئی کتاب یا رسالہ لکھنے کی جھنجھٹ میں نہ پڑتا۔ بہرحال اب تو اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دیوبندی مکتبہ فکر کی طرف سے ان کی واہیات کا نوٹس لینا شروع ہو گیا ہے۔ اوراب معلوم ہو گیا ہے کہ مکتبہ دیوبند کے علماء نے اب سے تقریباً نصف صدی پہلے ۱۹۶۸ء میں ان سے ایک جلسے کی صورت میں برأت کا اظہار کیا تھا اور ۲۰۱۵ء میں دوبارہ ایک اجتماع کے ذریعے ان کو قادیانی فرقے کا ایک نیا روپ قرار دے کر بےزاری کا اعلان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ مکتبہ فکر کسی بھی نسب ونسبت سے بالا ہو کر حق گوئی اور حق پرستی کا فرض برابر ادا کئے جا رہا ہے۔

میں بائیس سال سے جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ (درویش مسجد) پشاور صدر میں درس وتدریس کا کام انجام دیتا تھا

۔کئی نشیب وفراز سے گذر کر بالآخر میں یہاں کی انتظامی کمیٹی کا صدر بنا۔ یہ صدارت نہ میں نے خود مانگی تھی اور نہ ہی باقاعدہ انتخاب سے عمل میں آئی تھی صرف اتنی بات تھی کہ ایک ہنگامی ضرورت کے تحت اساتذہ کے اجتماع میں ایک کمیٹی بنی جس کے لئے میرے ہی اصرار پر ایک دوسرے استاد کو صدر بنایا گیا لیکن کئی ایک وجوہات کی بناء پر اس نے عین موقعہ ضرورت پر استعفی دے دیا اور پھر ساتھیوں نے بڑے اصرار سے مجھے ہی صدر بنایا۔اسی صدارت کی وجہ سے میں نے اپنے آپ کو بجا طور پر سب سے زیادہ ذمہ دار قرار دے دیا اور چونکہ میں مدرسے کے طلباء اور اساتذہ کو موجودہ تبلیغی جماعت کے ساتھ وقت لگانے اور ان کی تکثیرِ جماعت کا روادار بالکل ہی نہیں رہا تھا اس لئے میں اس سلسلے میں نہ صرف قولی طور پر جماعت میں موجودہ تمام کجیوں اور دین حقہ سے انحرافات کا ذکر کرتا رہا بلکہ اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے طلباء کو عملاً بھی روکنا شروع کیا جس کی وجہ سے کچھ ایسے لوگ جو میری ہی تائید وتقرری سے مدرسہ کے اہتمام اور نام نہاد تدریس کے لئے لائے گئے تھے کچھ دوسرے تبلیغی ذہن اور یا دوسرے وجوہات سے میری مخالفت پر کمر بستہ اساتذہ کی حمایت سے قسماقسم کے میسیجز پھیلانے لگے جن کا واحد خلاصہ یہ بنتا تھا کہ میں دیوبندی مؤقف سے ہٹا ہوا ہوں گویا تبلیغیوں کی مخالفت اینٹی دیوبندیت اور حمایت دیوبندیت ہے۔اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوفت اس وقت ہوئی جب مدرسہ کے بڑے مفتی صاحب نے ایک ملاقات میں بڑی معصومیت کے ساتھ یہ طعنہ دیا کہ کیا یہ مدرسہ اس لئے بنا تھا کہ اس میں تبلیغ کی مخالفت کی جائے ؟ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات اس نے اس وجہ سے کی کہ واقعی اس کو ابھی تک موجودہ تبلیغی کام پر اعتماد واطمینان تھا یا محض کئی دوسرے لوگوں کی طرح مجھے مُلزَم کرنے سے دلچسپی رکھتا تھا۔

بالآخر ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں مدرسہ میں عصر کی نماز باجماعت میں آخری صفوں میں کھڑا تھا حالانکہ عام طور پر میں عصر تک اپنی مسجد میں پہنچ جایا کرتا تھا اور عصر کی نماز وہی ادا کرتا تھا لیکن اتفاق سے آج مدرسہ میں کسی کام سے رہ گیا تھا نماز ختم ہوتے ہی ایک طالب علم نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ حاضرین تشریف رکھیں ابھی دین کی بات ہوگی میں نے بیٹھے بیٹھے اس طالب علم کو باآواز بلند ڈانٹا کہ بیٹھو احمق کہیں کے، صبح سے لے کر ابھی تک جو مدرسہ میں قرآن وحدیث کی درس وتدریس ہو رہی ہے وہ دین کا کام نہیں ہے؟ اگرچہ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ میں چند تبلیغی طلباء کو عصر کے بعد بیان کے لئے حلقہ بنانے سے سختی سے باز رکھنے کی کوشش کر چکا تھا جس پر چند اساتذہ

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

نے مل کر مجھ سے ملاقات کی اور کہا کہ دنیا میں بہت غلط کام ہو رہے ہیں اور عصر کے بعد تو طلباء کے اسباق بھی نہیں ہوتے تو اگر اس وقت وہ بیٹھ کر کچھ دینی باتوں کا مذاکرہ کریں تو اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ بڑی دوررس قباحتیں جماعت میں پیدا ہو چکی ہیں اور نہ صرف ان کے مخصوص حلقوں میں رہنے سے طلباء میں ان قباحتوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے بلکہ بالفعل پیدا ہو چکی ہیں تو کیا اس قسم کی باتوں سے جو مدرسہ کے اساتذہ مجھے بطور وعظ سنا رہے تھے اس سے میری قناعت ہو جاتی ؟ چنانچہ اس کو نظر انداز کر کے میں نے دوبارہ ایک قدم آگے بڑھ کر ان کو نماز کی جماعت ختم ہونے پر سینکڑوں نمازیوں کے سامنے ٹوکا تھا جس پر پشاور کے بڑے بڑے تبلیغی بھی بہت برافروختہ ہوئے اس سے پہلے بھی جماعت کے کئی ذمہ دار میرے رسالے کو پشاور کے مقامی انتظامیہ کے افسروں کو پہنچا چکے تھے اور ان سے میرے خلاف کوئی کاروائی کرنے کی خواہش رکھتے تھے۔غالباً کسی جج سے بھی اس سلسلے میں تعاون کے خواہش مند تھے لیکن ان میں سے کسی نے بھی ان کی یہ خواہش پوری نہیں کی۔

اس دفعہ انھوں نے میرے ہی بنائے ہوئے دو کم عمر مہتممین اور ان کے ایک سالے کی مدد سے مجھے مدرسہ سے بے دخل کرنے کا انتظام کرنا شروع کیا اور بالآخر پشاور کینٹ کے بعض ذمہ دار فوجیوں کو میرے خلاف اس کام میں معاونت پر آمادہ کیا چنانچہ مجھے فوج کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ آپ مدرسہ میں جانے سے رک جائیں ورنہ کسی بھی حادثے کے ذمہ دار آپ ہی ہونگے۔اہل خبر بخوبی جانتے ہیں ہماری فوج کیا کچھ نہیں کر سکتی لہذا میں نے مدرسہ کو چھوڑ دیا، یہ درازنفسی میں نے اس لئے کی کہ پشاور کے علمی حلقوں میں میری بے دخلی پر عجیب وغریب تبصرے ہو رہے ہیں اس لئے ریکارڈ کی درستگی کے لئے یہ چند سطور لکھ دیئے گئے۔

بہر حال عمومی ماحول سے لڑنے بھڑنے میں اس قسمکی تکالیف سے دوچار ہونا تو اس دنیا کا دستور ہی ہے مجھے مدرسہ سے علیحدگی پر افسوس تو ضرور ہے کہ وہاں دورہ حدیث کے طالب علموں کی ایک کثیر تعداد کو میں اپنا مدعا آسانی سے پہنچا سکتا تھا اب میں دو مدرسوں میں پڑھاتا ہوں لیکن وہ نسبتاً چھوٹے مدارس ہیں جہاں طلباء کی تعداد بہت محدود ہے تاہم اپنی دانست کے مطابق حق کی حمایت میں جو کچھ ہوا اور آگے ہوگا بدل وجان منظور ہے۔اللہ تعالیٰ مزید آزمائشوں سے بچائے اور دین حق کی حمایت ونصرت کی توفیق دیتا رہے۔آمین ثم آمین

آج سے تیس پینتیس سال پہلے جماعت ہمارے سامنے بہت پاک اور مقدس شکل میں آئی تھی لہذا دین سے تھوڑ بہت مس رکھنے والا کوئی بھی شخص اس کی مخالفت کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بعض لوگوں کے اس اعتراض پر کہ وہ نہی عن المنکر نہیں کرتے اور جہاد کے منکر ہیں میں بڑے زور شور اور طمطراق سے یہ بات کہا کرتا تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے تو یہ پاک لوگ اس کے لشکری بنیں گے۔لیکن ''اے بسا آرزو کہ خاک شدی'' اب تو میرا یقین ہے کہ اگر مہدی علیہ السلام تشریف لائیں اور کہیں لوگوں کو جہاد کی ترغیب وتشویق پر بیان کریں تو کوئی تبلیغی دوست سینہ تان کر بڑے سخت لہجے میں ان کو مخاطب کرے گا کہ پہلے تبلیغی مرکز رائیونڈ جا کر دین سیکھو تب بات کرو اور ظاہر ہے کہ رائیونڈ دین سیکھنے کے لئے جائے گا تو جہاد سے دستبردار ہو کر واپس لوٹے گا۔

میں حیران ہوں کہ تبلیغیوں کا قولی وعملی رویہ کوئی چھپا ہوا معاملہ تو نہیں وہ بڑے بڑے مجامع میں جہاد پر سب وشتم کرتے ہیں قرآن کے بارے میں ان کا رویہ تو ہر کہہ ومہہ دیکھتا ہے ان کی سر پرستی میں عورتوں کی جماعتیں نکلتی رہتی ہیں جو دین کے مزاج سے بالکل ہی لگا نہیں رکھتے لیکن اس کے باوجود بے شمار علماء ان کے ساتھ بستر اٹھا کر نکلتے ہیں اور ان کا بہت بڑا اسہارا بنتے ہیں۔

میرا اپنا تجزیہ تو یہ ہے کہ مدرسوں سے تازہ بہ تازہ فارغ ہونے والوں میں اسی فیصد تک مولوی صاحبان دین کا کوئی گہرا فہم رکھتے ہی نہیں وہ معاشرے میں موجود مسلکی عصبیت میں بری طرح مبتلا ہوتے ہیں اور اس سے بالا بالا وہ کسی بھی قول یا عمل کو قرآن وحدیث کی روشنی میں جانچنے کی نہ تو سوچتے ہیں اور نہ ہی ان میں اس قسم کی کوئی اہلیت ہوتی ہے۔اتفاقاً جہاں کسی چھوٹی موٹی مسجد یا مدرسے میں فٹ ہوئے وہی کے آس پاس کا اسیر ہوتے ہیں اور اسی کو دین ومذہب سمجھ کر سینے سے لگائے رکھتے ہیں۔باقی بیس فیصد جو علماء بچ جاتے ہیں ان میں سے دس پندرہ فیصد اپنی معاشی اور سماجی مجبوریوں کی وجہ سے خاموشی میں عافیت سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی واقعی دین کی سمجھ بھی رکھتا ہے اور بے دینی پر انگلی بھی اٹھاتا ہے تو نہ صرف یہ کہ پہلی قسم کے اسی نوے فیصد علماء اس کی قولی تائید نہیں کرتے بلکہ لوگوں کے سامنے اپنے تصلب فی الدین کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہوتے ہیں مجھے بہت سے علماء معلوم ہیں جو تبلیغ کے شدید ترین مخالف ہیں اگرچہ ان کی مخالفت بھی اپنے مزعومہ اغراض کی وجہ

سے ہوتی ہے لیکن کسی خدا سے ڈرنے والے اور اپنی ذمہ داری کا احساس رکھنے والے عالم اور تبلیغیوں کے درمیان کشمکش شروع ہوتی ہے تو وہ تبلیغیوں کا خیر خواہ بن کر اپنا وزن ان کے پلڑے میں ڈالتا ہے تا کہ ئی موقعوں پر ان کی خوشنودیوں کے ثمرات سے محروم نہ ہو جائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں علماء اور لاکھوں عوام کو تبلیغیوں کے بارے میں علمائے دیوبند کے آراء اور فتاوی جات کا کوئی علم نہیں چنانچہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اس کی اتنی بھر پور نشر واشاعت کی جائے کہ کوئی بھی ناخبری کی وجہ سے ان کے تقدس کے خول میں بند نہ رہے۔ ہاں جو جان بوجھ کر ان کا ساتھ دے موقعہ بموقعہ ان کی فہمائش کی کوشش کی جائے۔

اب دیکھیے دار العلوم دیوبند کے علماء و مفتیین نے پہلی دفعہ ۱۹۶۸ء اور دوسری دفعہ ۲۰۱۵ء میں ان کی حقیقت کو طشت از بام کرنے کے لئے اجتماعات کئے ہیں لیکن مجھ جیسے علمی حلقوں میں رہنے والے کو بھی بمشکل اب اس کا علم ہو رہا ہے۔ آج کا بہت بڑا فتنہ جس کو بڑے بڑے علماء نے قادیانی فتنے کا نیا روپ قرار دیا ہے جو بڑی آسانی سے ہماری مسجدوں، گھروں، بازاروں اور حجروں تک اس کی رسائی ہے اس کا توڑ بہت بڑا فرض بن گیا ہے جس کی ادائیگی علماء ہی کے ذمے ہے۔ اس فرض کی ادائیگی میں سستی اور کوتاہی اللہ کی ناراضگی بلکہ غضب کا موجب بن سکتی ہے۔ تحریف فی القرآن کی وجہ سے اللہ تعالی نے انبیاء کرام کی اولاد یہودیوں کو مغضوب ٹھہرایا تو اس جرم کی پاداش میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ تعالی کی لعنت اور پھٹکار سے کون بچا سکتا ہے۔

زیر تقریظ کتاب اسی فرض کے احساس کے تحت مفتی سعید احمد صاحب کی مبارک کاوش ہے مجھے یقین ہے کہ آج کی سخت ضرورت کے پیش نظر اللہ تعالی اس کاوش کو قبول فرمائیں گے اور مصنف کو اضعافا مضعفۃ کے بمقدار اجور سے نوازیں گے۔

از: الطاف الرحمن بنوی

خطیب جامع مسجد عمر فاروق دانش آباد یونیورسٹی روڈ پشاور

حضرت مولانا محمد عرفان الحق المظاہری صاحب (دامت برکاتہم) کی کتاب "سنگین فتنہ" پر لکھی گئی تقریظ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد!

مروجہ تبلیغی جماعت کی بے اعتدالیاں اوراس کے ذمہ داروں کی حددرجہ غلو پر مبنی بیان بازیاں عالم آشکارا ہوچکی ہیں۔ ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ شاید اب اس جماعت کی خودساختہ تقدس مآبی کا شیش محل چکنا چور ہوکر رہے گا اوراس کی من گڑھت کشفی وروٗیائی عظمت وعصمت کے جھوٹے قصے کہانیوں کا بازار ٹھنڈا پڑ جائے گا، اتنا ہی نہیں پتہ نہیں کتنے صاحب جبّہ ودستار کے علم وفضل پر سوالیہ نشان لگے گا اوران کی علمی وفکری کجروی کی داستانیں سپردقرطاس کی جائیں گی۔ کتاب وسنت سے صریح انحراف اورآیات واحادیث میں باطل تاویلات کا ایک طویل سلسلہ آئینہ ہوکر ہرخاص وعام کو کتاب وسنت کی طرف مراجعت کرنے پر مجبور کردے گا۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ ما کان اللّٰہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب، اللہ ایمان والوں کوان کی حالت پر یوں ہی نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ خبیث کو طیب سے الگ نہ کردے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور ہوکر رہے گا۔

وہ علماء کرام جواب تک خاموشی کی تصویر بنے بیٹھے تھے انکی مُہرِ سکوت ٹوٹے گی اور ذمہ داریوں کا احساس انھیں جھنجھوڑ کر بیدار کردے گا، وہ اپنے فرضِ منصبی سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حق کی حقانیت اور باطل کا بطلان واضح کریں گے اور شریعت محمدی کے صاف وشفاف آئینے میں لگی گردوغبار صاف کرکے خدا اور رسول کے نزدیک سرخرو ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

الحمدللہ وہ وقت آچکا ہے کہ اب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہوکر رہے گا، علم وعمل پر گردوغبار کی جمی ہوئی تہیں صاف ہوجائیں گی اور ایمان ویقین کے نام پر پھیلائی گئی بدعات کا خاتمہ ہوجائے گا۔ عادتُ اللہ یہی ہے کہ باطل کو آخرکار اپنی تمام سیاہ کاریوں کے ساتھ پسپا ہونا پڑتا ہے اورحق کی روشنی چاروں طرف پھیل کر رہتی ہے۔ کون جانتا تھا کہ تبلیغی جماعت دین کے نام پرایک فتنہ برپا کرے گی؟ کسے معلوم تھا کہ بانی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کو کشف والہام کے نام پر نبی بنالیا جائے گا؟ اور جملۂ اکابر علمائے دیوبند کی تعلیمات

سے آنکھیں بند کرلی جائیں گی؟ اور غلبۂ حال میں سرزد ہونے والی ان کی تمام علمی وفکری بھول چوک کو ایک مقدس نام دے کر ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے گا؟ جماعتِ تبلیغ کو حق و باطل کا معیار گردانا جائے گا، اسے کشتیٔ نوح قرار دے کر جو اس میں شریک ہوا وہ کامیاب اور جو علیٰحدہ رہا اسے ناکام ونامراد قرار دیا جائے گا؟ مدارس وخوانق اور علمائے ربانیین ومشائخ کاملین کی دینی خدمات کی برملا تحقیر وتوہین کی جائے گی اور ان کے وجود مسعود کو اپنے غیر شرعی مشن کے لئے رکاوٹ سمجھ کر علماء و مدارس کے خلاف ذہن سازی کی جائے گی؟ سر سے پیر تک بدعات کا مجموعہ ہونے کے باوجود جماعت کو عین سنت اور نبیوں وصحابہ والا کام باور کرایا جائے گا؟

حقیقت یہ ہے کہ جس زاویئے سے بھی اس جماعت کا جائزہ لیا جائے اس کی نہایت مکروہ شبیہ ابھر کر سامنے آتی ہے اسی طرح بانیانِ جماعت حضرت مولانا محمد الیاس صاحب وشیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب، سابق امرائے جماعت مولانا محمد یوسف صاحب ومولانا انعام الحسن صاحب وغیرہم کی باتیں بھی ایسے نامناسب غلو وخودساختہ تاویلات پر مبنی ہیں کہ کوئی غیر جانب دار شخص ان جیسے اکابر سے یہ باتیں منسوب ہونے کے باوجود بھی ہرگز قبول نہیں کرسکتا۔ چلّہ، گشت، خروج، تشکیل، قیام شب جمعہ، ترک نہی عن المنکر، التزام مالا یلزم، اصرار علی المباح، ان میں سے کون سی ایسی چیز ہے جو بدعت وضلالت کے دائرے میں نہ آتی ہو۔ لیکن حیرت اور تعجب ہے کہ اپنی آرا اور خواہشات اور سنت وشریعت سے غیر ثابت شدہ اعمال وافعال کو دین قرار دیا گیا اور بزرگوں کے مخترعہ طریقے کی اتنی اہمیت بیان کی گئی کہ ناواقف اور دین سے بے خبر اسی کو سنت وشریعت سمجھنے لگا۔ آخر بدعت اور کس کو کہتے ہیں؟

حضرت ابوحفص حدّاد رحمۃ اللہ علیہ سے بدعت کی حقیقت دریافت کی گئی تو فرمایا کہ احکام میں تعدّی یعنی شرعی حدود سے تجاوز کرنا،

اور تہاون فی السنن یعنی آنحضرت ﷺ کی سنتوں میں سستی کرنا اور اتباع الآراء والاھواء یعنی اپنی خواہشات اور غیر معتبر آراء رجال کی پیروی اور ترک الاتباع والاقتداء یعنی سلف صالح کی اتباع واقتداء کو چھوڑنا۔

(کشکول ص ۶۷، الاعتصام ج ۱، ص ۱۵۸)۔

اب تو کفریات بھی بکی جارہی ہیں۔ قادیانی مرزا غلام قادیانی کو ظلّی، بروزی نبی قرار دے کر مردود وملعون

ٹھہریں اوران کا رشتہ ایمان واسلام سے کٹ جائے مگر یہ داعیان دین مولانا الیاس صاحب کو''الہامی نبی'' مان کر اسلام کے ٹھیکیدار ہی بنے رہیں؟ آخر یہ کہاں کا انصاف ہے اورکون سا اسلام ہے؟

آیات جہاد کو اپنی مخترعہ چلت پھرت پرفٹ کر کے جہاد فی سبیل اللّٰہ کے سارے ثواب کا خود کو مصداق سمجھنا بلکہ بقول مولانا الیاس صاحب جہاد سے بھی افضل واعلیٰ سمجھنے کا تصور روز اول ہی سے ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے جس پر ہر زمانے میں نکیر ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ حضرت مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

ان کے بارے میں یہ خبر بھی مشہور ہے کہ مسلح جہاد کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو واضح ارشادات ہیں یہ انہیں توڑ مروڑ کر تبلیغی جماعت پہ چسپاں کررہے ہیں یہ قرآن

میں تحریف ہے جو صریح کفر ہے۔(خطبات الرشید جلد ۴ صفحہ ۲۹۵)۔

اسی طرح اور دوسرے اکابر علماء نے بھی انہیں تنبیہیں فرمائیں،لیکن ان کی عادتیں نہیں بدلیں۔ بلکہ اب ترقی کر کے جہاد کا انکار بھی اس جماعت کا طرّہ امتیاز بن چکا ہے۔اپنے اجتماعات میں ان کے ذمہ دار امراء جہاد و مجاہدین پر ردّ وانکار کا ریکارڈ قائم کرنے میں لگے ہیں۔ جہاد کے اصلی معنی ومفہوم میں کھلم کھلا تحریف کی جارہی ہے،ہجرت ونصرت کے معانی بدل دیئے گئے،دعوت وتبلیغ کا مفہوم بگاڑ دیا گیا،اسلامی اصطلاحات پر شب خون مارا جارہا ہے۔اوران کے نئے معانی گڑھ کر اسے درست باور کرانے پر رات دن محنتیں ہورہی ہیں،جماعت میں لگے عالم،جاہل سبھی ایک بولی بول رہے ہیں۔گویا تبلیغِ دین کے نام پر اندراندر ایک نئے دینِ تبلیغ کی بنیادیں مضبوط کی جارہی ہیں نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّات اعمالنا۔

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب نوشہروی خلیفہ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شاہراہ تبلیغ کے صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں۔

"سامان ایسا بن رہا ہے کہ تبلیغ کے معمولات علمی شعائر کے بالمقابل خود ہی ایک دین کا مقام لے رہے ہیں گویا تبلیغ دین کے بجائے دین تبلیغ پھیل رہا ہے جس کو زبانی دین کی محنت کہا جاتا ہی"۔

لیکن دوسرے رخ سے دیکھا جائے تو مایوسی کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی،ادھر چند سالوں میں جس تیزی سے اس

جماعت کا محاسبہ علمائے کرام نے شروع فرما دیا ہے اس کے آگے ہزاروں لاکھوں جاہلوں کا یہ جماعتی سیلاب انشاءاللہ خس وخاشاک کی طرح بہہ جائے گا کیونکہ ابھی امت علمائے کرام سے
اتنی دور نہیں ہوئی جتنا یہ سمجھنے لگے ہیں۔

حضرات علماء دیوبند کتاب وسنت کے علمبردار ہیں اور یہ صرف اپنی جہالت کی ٹوکری لیکر گھوم رہے ہیں، نہ ان کے پاس دلائل کا وزن ہے نہ کتاب وسنت کا نور ہے۔ جہالت کے پاؤں پر ان کا تعمیر کردہ فضائل کا گھروندہ بہت جلد زمیں بوس ہوکر رہے گا۔

ان کی شروع سے کوششیں تو یہی چل رہی ہیں کہ علماء دین کو نکمّا و نامعتبر قرار دے کر ان سے امت کو کاٹ دیا جائے۔ اور کہیں کہیں یہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہوئے، لیکن باطل باطل ہی ہے، اس میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ عوام کالانعام علم نہ ہونے کے سبب معصومانہ صورتوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں اور انھیں حق پرست سمجھ لیتے ہیں۔ ظاہری دینداری ومصنوعی پرہیز گاری سے فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اندر کا نفاق اور عقیدے کا بگاڑ زیادہ دن چھپ نہیں سکتا۔ ممکن ہے بہت سے لوگ اس کو زیادتی پر محمول کریں اور یہ فیصلہ دیں کہ علمائے دیوبند سے تعلق رکھنے والی جماعت میں نفاق یا عقیدے کے بگاڑ کا الزام لگانا درست نہیں ہے ان سے راقم السطور یہ عرض کرے گا کہ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کو الہامی نبی قرار دینا اور اس پر پوری جماعت کا خاموش رہنا کیا سنگین جرم نہیں ہے؟ اور یہ عقیدے کا بگاڑ نہیں ہے؟ اسی طرح بڑوں کی غلطیوں کو چھوٹوں کی طرف منسوب کرکے ان پر پردہ ڈالنا نفاق نہیں کہلائے گا؟ بھلے یہ نفاق اعتقادی نہ ہو نفاق عملی ہو۔ لیکن حقیقت کا اعتراف نہ کرنا اور بڑی بڑی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے رہنا اور اسے جاہلوں کے سر مڑھ دینا راقم الحروف کے نزدیک منافقانہ رویہ ہے جس کی وجہ سے اب تک تمام لوگ یہی سمجھتے رہے کہ جماعت میں پیدا ہونے والی خرابیاں جاہلوں کی طرف سے آئی ہیں۔ ذمہ داران جماعت ان سے بری ہیں۔ پچاسوں سال سے یہی راگ الاپا جارہا ہے لیکن علماء کرام نے اندر تک کھنگال کر دیکھا تو پتہ چلا کہ ان کا سرچشمہ حضرت مولانا الیاس صاحب کے ملفوظات، اور مکتوبات وارشادات ہیں نیز مابعد کے جماعتی علماء کی پیدا کردہ ہیں۔

ہمیں حیرت ہوتی تھی کہ جن مفاسد اور خرابیوں کو جاہلوں کی طرف منسوب کرکے مرکز اور اس کے ذمہ

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

داروں کا اب تک تزکیہ کیا جا تا رہا، آخر وہ ختم کیوں نہیں ہوتیں؟ جب کہ خبریں یہ بھی موصول ہوتیں کہ ذمہ داروں کی طرف سے نکیر بھی کی جاتی ہے۔ پھر یہ گڑ بڑیاں کیوں پھیلتی جارہی ہیں؟ کیا یہ گھومنے پھرنے والی جماعتیں اب مرکز کے کنٹرول میں نہیں رہیں؟ دراں حالے کہ امراء مرکز کے ساتھ جماعتوں کی عقیدت مندیاں عروج پر نظر آتیں۔ آخر معاملہ کیا ہے؟ قسم بخدا حیرت اور سخت حیرت ہوتی تھی کہ جب مرکز سے تنبیہ کی خبریں بھی موصول ہو رہی ہیں اور ان کی عقیدتیں ساری حدوں کو پھلانگ کر کہیں سے کہیں جا پہنچی ہیں، تو پھر اصلاح نہ ہونے کے کیا معنیٰ؟ ضرور کچھ دال میں کالا ہے آخر علماء کرام نے پتہ چلا ہی لیا کہ بگاڑ اور فساد کا سرچشمہ کیا ہے؟ عقیدے اور عمل میں کہاں سے یہ گڑبڑی پیدا ہو رہی ہے؟ حقیقت سے بے خبر پتہ نہیں کتنے لوگ سن کر حیرت میں پڑ جائیں گے کہ حضرت مولانا الیاس صاحب کے ملفوظات اور مکتوبات و ارشادات ان تمام گمراہیوں کی بنیاد اور جڑ ہے جنہیں قرآن سے زیادہ مقدس سمجھا گیا اور سمجھایا گیا۔

ظاہر ہے کہ محض دعویٰ تو کوئی تسلیم نہیں کرتا۔ دلیل کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ مندرجہ ذیل ملفوظ پڑھئے۔ اور توجہ سے پڑھئے۔

۹۳۔ فرمایا۔ یہ سفر غزوات ہی کے سفر کے خصائص اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کے لئے امید بھی ویسے ہی اجر کی ہے۔ یہ اگرچہ قتال نہیں ہے مگر جہاد ہی کا ایک فرد ضرور ہے۔

جو بعض حیثیات سے اگرچہ قتال سے کم تر ہے لیکن بعض حیثیات سے اس سے بھی اعلیٰ ہے مثلاً قتال میں شفاء غیظ اور اطفاء شعلہ غضب کی صورت بھی ہے اور یہاں اللہ کے لئے صرف کظم غیظ ہے اور اس کے دین کے لئے لوگوں کے قدموں میں پڑ کر اور ان کی منتیں خوشامدیں کر کے بس ذلیل ہونا ہے۔ (ملفوظات ص ۶۷۔۶۸)

قتال و جہاد کا اجر تو منصوص ہے اپنے طریقہ مخترعہ مخصوصہ پر بھی ویسے ہی اجر کی امید لگانا اور اس کو اسی جیسی خصوصیات کا حامل بتانا کسی صحیح الدماغ عالم دین کا کام تو نہیں ہے۔ پھر بات یہیں تک رہتی تو تلک امانیّھم کہہ کر آدمی خاموش ہو جاتا۔ آگے جو جماعتی چلت پھرت کو غزوات کے سفر سے بھی اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کر دیا گیا، کیا اس سے خلل دماغی کا ثبوت فراہم نہیں ہوتا۔ دعویٰ بغیر دلیل کے کب قابل سماعت ہے؟ اور اس کی جو علت بیان کی گئی کظم غیظ اور ذلیل ہونا، خوشامدیں کرنا، ہاتھ جوڑنا، قدموں میں پڑنا۔ اسے سوائے اجتہاد فاسد

اور بناء الفاسد علی الفاسد کے اور کون سا مہذب نام دیا جائے؟

علامہ قاضی ابراہیم الحنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

جو عابد وزاہد اہل اجتہاد نہیں وہ عوام میں داخل ہیں ان کی بات کا کچھ اعتبار نہیں ہاں اگر ان کی بات اصول اور معتبر کتابوں کے مطابق ہو تو پھر اس وقت معتبر ہوگی۔(نفائس الازہار ترجمہ مجالس الابرار ص ۱۲۷)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:۔

انقطع المفتی المجتهد فی زماننا ولم یبق الا المقلد المحض (شرح عقود رسم المفتی ص،۴۲) مجتہد مفتی کا سلسلہ ہمارے زمانے میں ختم ہو چکا ہے اور مقلد خالص ہی باقی ہیں۔

علامہ ابراہیم البیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

لیس للمفتی فی زماننا الا نقل ماصح عن اہل مذهبه الذین یفتی بقولهم (شرح عقود رسم المفتی ص،۸۹) ہمارے زمانہ کا مفتی صرف اپنے مذہب کے
اکابر علماء کی معتبر بات کو نقل کرسکتا ہے جن کے اقوال پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک عجیب بات بتاتا ہوں کہ مقلد جب بھی قیاس کرے گا غلط کرے گا۔کیوں کہ قیاس حق صرف مجتہد کا ہے (احسن البرہان ۷۵)

تبلیغی علماء جو صاحب اجتہاد نہیں تھے اپنے غلط قیاس کے ذریعہ تبلیغی جماعت کی پوری عمارت کھڑی کر دی اور امت کے لئے ضلالت وفتنہ کا سامان فراہم کر دیا۔

اگر کہا جائے کہ یہ سب الہامی اور منامی بشارتیں ہیں جو صرف مولانا الیاس صاحب پر ہی نازل ہوئی ہیں۔تو قادیان کے مرزا غلام قادیانی کی الہامی بشارتوں نے کیا خطا کی تھی؟ اسے بھی تسلیم کیجئے۔اور لاکھوں کروڑوں ثواب گھر بیٹھے کمائیے۔یا پھر شیعوں کے کذاب راویوں کے ذریعہ متعہ اور تقیہ پر ملنے والے اجر وثواب کا کیوں انکار کیا جائے؟ ہم خرما وہم ثواب،لذت بھی ثواب بھی،نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ آئے چوکھا۔

آخر جہاد وقتال میں بھی نہ جانا پڑا اور ثواب اس سے کہیں زیادہ مل گیا۔نفس امارہ کو اور کیا چاہئے؟ کتاب و

سنت سے بے نیاز ہو کر من مانی ثواب اور فضیلتیں ہی بیان کرنی ہیں تو لاکھوں کروڑوں پر کیوں اکتفا کیا جائے؟ اربوں کھربوں میں بانٹئے، کیا مضائقہ ہے؟

پھر ذرا ہوشیاری ملاحظہ فرمائیے کہ جن بعض حیثیات سے قتال سے کم تر ہونے کا اعتراف کیا گیا اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی گئی۔ لیکن جن حیثیات سے اعلیٰ ہونے کا دعویٰ کیا گیا اسے مدلل بیان کیا۔ تاکہ کہیں سے بھی جہاد کی فضیلت دل میں گھر نہ کرنے پائے۔ اب جو جماعتی جہلاء وامراء اسے جہاد سے افضل بتا رہے ہیں ان بے چاروں کا بھلا کیا قصور؟ وہ تو اندھی عقیدت کے مارے ہوئے ہیں جب بانئ جماعت خود اسے جہاد سے بھی افضل واعلیٰ قرار دے رہے ہیں تو سوچئے اور ہزار بار سوچئے کہ گمراہی کا سرچشمہ کہاں سے پھوٹ رہا ہے؟

اب ملفوظ نمبر ۹۴ ملاحظہ فرمائیے۔

۹۴۔ یہ تحریک درحقیقت اپنے بہت بڑے درجہ کی ریاضت ہے
افسوس لوگ اس کی حقیقت کو سمجھتے نہیں"۔ ۶۸ ؎

اجروثواب میں جماعت افضل واعلیٰ قرار پا ہی چکی تھی البتہ محنت اور ریاضت میں جماعت کا درجہ بڑا ہونے کی صراحت نہیں ہو پائی تھی۔ ممکن تھا کوئی جہاد کو اس پہلو سے تبلیغی جماعت پر فضیلت دینے لگتا، سو اس کی بھی صراحت کر دی گئی کہ جماعت کا قریہ قریہ بستی بستی گھومنا معمولی نہ سمجھا جائے، یہ بہت بڑے درجہ کی ریاضت ہے۔ پھر بھلا اب خانقاہوں میں جا کر مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت؟ اور جہاد میں تلوار چلانے کی کیا حاجت؟ مقصود تو گھر بیٹھے حاصل ہے۔

آگے چلئے اب ان دونوں ملفوظ سے پہلے والا ملفوظ نمبر ۹۲ ملاحظہ فرمائیں۔

۹۲۔ فرمایا۔ ہمارے طریقہ کار میں دین کے واسطے جماعتوں کی شکل میں گھروں سے دور نکلنے کو بہت اہمیت ہے اس کا خاص فائدہ یہ ہے کہ آدمی اس کے ذریعہ اپنے دائمی اور جامد ماحول سے نکل کر ایک نئے صالح اور متحرک ماحول میں آ جاتا ہے جس میں اس کے دینی جذبات کے نشوونما کا بہت کچھ سامان ہوتا ہے نیز اس سفر وہجرت کی وجہ سے جو طرح طرح کی تکلیفیں ومشقتیں پیش آتی ہیں اور در بدر پھرنے میں جو ذلتیں اللہ کے لئے برداشت کرنی ہوتی ہیں ان کی وجہ سے اللہ کی رحمت خاص طور سے متوجہ ہو جاتی ہیں۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

جہاد کا اجر وثواب اور ریاضت بلکہ اس سے اعلیٰ وافضل فضیلت حاصل ہو جانے کے بعد ہجرت ونصرت کا ثواب بھی تو ملنا چاہئے تھا۔ جہاد تو ہجرت کے بعد ہی فرض ہوا تھا۔ اس لئے جماعتی چلت پھرت میں ہجرت ونصرت کی فضیلت حاصل ہونے کی سند بھی دے دی گئی اور جہاد وقتال کی بھی۔ (اب باقی کیا بچا؟ تین دن کی چلت پھرت سے سب کچھ حاصل ہو گیا اب نہ کسی مجاہدے کی ضرورت، نہ جہاد کی، نہ علم کی ضرورت نہ اعمال کی)

اسلامی اصطلاحات کا حلیہ بگاڑنا اور اس کے معنی ومفہوم سے کھلواڑ کرنا اور کس چیز کا نام ہے؟ اب علماء اسے تحریف فی الاصطلاح کہتے ہیں تو کہتے رہیں، لغوی اور اصطلاحی کا فرق بیان کرتے رہیں، بھلا جماعت کے جاہلوں کو اس سے کیا سروکار؟ وہ تو صرف مولانا الیاس صاحب کے ارشادات وفرمودات ہی کو اصل دین سمجھے بیٹھے ہیں اور اسی کی دن رات محنت کی جارہی ہے

ہمیں تو یہاں بس یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ گڑبڑیاں جاہلوں نے نہیں پیدا کی ہیں بلکہ بانی جماعت کی طرف سے آئی ہیں۔ جسے ناقلین ومرتّبین نے آنکھ بند کر کے نقل کر دیا اور یہ نہ سوچا کہ اس سے امت کا کیا مزاج بنے گا؟ کہنے والا تو مغلوب الحال تھا، لیکن ناقل ومرتب تو صحیح الحواس اور صاحب علم تھے ان کے علم ادراک کو کس کی نظر لگ گئی تھی؟ اگر آج جہالت زدہ تبلیغی یہ کہتے ہیں کہ جماعت ہی چلتی پھرتی خانقاہ ہے، چلتا پھرتا مدرسہ ہے۔ نہ مدرسہ میں جانے کی ضروت ہے نہ خانقاہوں میں، بس چلّہ میں نکلو ساری نیکی اور ساری فضیلتیں حاصل ہو جائیں گی۔ علم بھی آجائے گا مجاہدہ وریاضت کا ثواب بھی ملے گا، ہجرت ونصرت حتی کہ جہاد وقتال تک کی ساری فضیلتوں کے مستحق بن جاؤ گے تو کون سا جرم کرتے ہیں؟ اور اگر یہ جرم ہے تو اس کا محاسبہ کیوں نہیں ہوتا؟

اب ذرا دو چار چیزیں مکتوبات وارشادات سے بھی ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتے ہیں۔

یہ طریقۂ تبلیغ کشتی نوح ہے جو اس میں سوار ہو گا محفوظ ہو گیا۔ ص، ۳۷

اور جو سوار نہیں ہوئے وہ کہاں جائیں گے؟ اور ان کا کیا حشر ہو گا؟ اس کے بارے میں ارشاد نہیں فرمایا۔

بعض اہل علم یہ سمجھتے ہیں کہ کشتئ نوح کا لفظ بعد کے لوگوں نے ایجاد کیا ہے لیکن آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ یہ بانی جماعت کا ارشاد ہے۔ بعد والوں نے خود ایجاد نہیں کیا۔ اگر یہ غلو ہے اور قابل نکیر ہے تو پہلے مولانا الیاس صاحب

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

سے اس کا صدور ہوا ہے۔ آج تک کسی امام مجتہد نے ایسا دعویٰ نہیں کیا جن کی دنیا میں تقلید کی جاتی ہے۔ مگر بانی جماعت اپنی ایجاد کردہ جماعت کے متعلق کتنے خوش گمان ہیں کہ بس اس میں لگنے والا ہی نجات پائے گا اور جو نہ لگے گا اس کی نجات نہیں ہوسکتی۔

امام دارالہجرۃ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

السنۃ سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا غرق "(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۴ ؁ ص، ۹) سنت کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

کہاں طریقہ سنت؟ اور کہاں یہ من گھڑت طریقہ تبلیغ؟ کتنی جرأت بیجا ہے کہ امام مالکؒ نے جو بات سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ارشاد فرمائی تھی وہ بات اپنے من گھڑت طریقہ پر منطبق کر دی گئی یعنی کشتی نوح کہہ کر اسے سنت کا درجہ دے دیا۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اسی طرح مولانا الیاس صاحب کا ایک اور ارشاد صفحہ ۷۸ ؁ پر نقل کیا گیا ہے۔

یہ تحریک دیگر اعمال کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیگر مخلوقات پر فضیلت ہے۔

چودہ سو سال میں کسی تحریک کے بانی نے کب ایسا دعویٰ کیا ہوگا؟ جو مولانا الیاس صاحب فرما رہے ہیں۔ اب اگر جماعت والے تین دن چلہ لگا کر علماء ومشائخ سے اپنے کو افضل سمجھنے لگتے ہیں تو ان بے چاروں کی کیا خطا ہے؟ یہ سارا علم تو انہیں بانی جماعت ہی پڑھا کر گئے ہیں۔

مزید ایک اور حوالہ ملاحظہ کیجئے:۔

اللہ کی ذات اور دین ہم پلہ ہیں۔ ص، ۸۹ ؁

اب تک مسلمان اس عقیدے پر قائم تھے کہ خدا کا ہم پلہ کوئی نہیں لیس کمثلہ شیءٌ ۔ لیکن مولانا الیاس صاحب کے فرمان وارشاد کے ذریعہ کچھ اور ہی تعلیم دی جا رہی ہے آپ خود ہی غور فرمالیجئے کہ وہ امت کو کیا تعلیم دے رہے ہیں؟

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف پڑھنا فرض نہیں ہے بلکہ اپنی زندگی کو قرآن شریف کے ماتحت کرنا فرض ہے۔ ص،

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

۵۷۔

چلئے چھٹی ہوئی۔اب طلب العلم فریضة علی کل مسلم کے ذیل میں کیا قرآن کا پڑھنا نہیں آئے گا؟ جب پڑھے گا ہی نہیں تو عمل خاک کرے گا؟ یہ عجیب فلسفہ ہے کہ پڑھنا فرض نہیں بلکہ زندگی کو قرآن شریف کے ماتحت کرنا فرض ہے۔ڈیڑھ ہزار سال میں ایسا الہام کہاں کسی پر آیا ہوگا؟تبلیغی جماعت والے جو درس قرآن اور تفسیر قرآن کے مخالف ہیں اور کسی مسجد میں فضائل اعمال یا منتخب احادیث کی تلاوت پر تو بہت زور دیتے ہیں مگر درس قرآن ان کے یہاں شجر ممنوعہ ہے۔وہ غالباً مولانا الیاس صاحب کی اسی فکر کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔حقیقت یہی ہے کہ ان کے معمولات میں قرآن کے درس اور اس کی تعلیمات کی کوئی اہمیت نہیں۔

اب یہ سارے الہامات خدا جانے رحمانی ہیں یا کچھ اور؟ اس کا فیصلہ حضرات علماء کرام فرمائیں گے۔راقم السطور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کے حوالے سے حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد نقل کرتا ہے اسے ملاحظہ فرمائیں،فرماتے ہیں کہ

"بسا اوقات میرے قلب میں حقائق و معارف اور علوم صوفیاء میں سے کوئی خاص نکتہ عجیبہ وارد ہوتا ہے اور ایک زمانہ دراز تک وارد ہوتا رہتا ہے۔مگر میں اس کو دو عادل گواہوں کی شہادت کے بغیر قبول نہیں کرتا اور وہ دو عادل گواہ کتاب وسنت ہیں"۔(کشکول از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ ص،۶۷)

کتاب وسنت سے ہٹ کر جو کچھ بھی کیا جائے گا یا کہا جائے گا کہنے والا چاہے جتنا عظیم ہو، بزرگ ہو، اللہ والا ہو، وہ رد کر دیا جائے گا اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔کسی عمل یا عقیدہ کو قبول کرنے کی اولین شرط یہی ہے کہ وہ شریعت مصطفوی کے مطابق ہو۔یہی راہِ حق ہے اور یہی صراطِ مستقیم ہے اس سے باہر جانے والا یقینا گمراہ کہا جائے گا۔

ملفوظات میں مولانا الیاس صاحب کے متضاد اقوال بھی ملتے ہیں پڑھنے والا حیران ہوتا ہے کہ یہ عجیب تضاد بیانی اور ذہنی انتشار ہے۔ملفوظ ۲۱۰ میں فرماتے ہیں کہ صرف میرے کہنے پر عمل کرنا بد دینی ہے میری باتوں کو کتاب وسنت پر پیش کر کے اپنی ذمہ داری پر عمل کرو، جہاں غلطی ہو ٹوکیں۔دوسری طرف ملفوظ ۵۰ میں فرماتے ہیں کہ مجھ پر خواب میں علوم صحیحہ کا القا ہوتا ہے،تبلیغ کا طریقہ مجھ پر خواب میں منکشف ہوا" وغیرہ وغیرہ۔

ان اقوال کی تفصیلات انشاء اللہ پھر کسی موقع پر پیش کی جائیں گی۔

مولانا الیاس صاحب بانی جماعت تبلیغ کے حوالے سے یہ چند حقائق پیش کئے گئے۔اسی طرح کی ابھی سینکڑوں باتیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن طوالت کے خوف سے انہیں نظر انداز کرنا پڑا۔ہمیں اس پوری تفصیل سے بس اتنا ہی بتانا ہے کہ آج جن مفاسد اور بے اعتدالیوں کو بعد والوں سے منسوب کر کے اکابر تبلیغ کی پاک دامنی بیان کی جاتی رہی وہ سراسر یا تو جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے یا بے خبری اور حقیقت ناشناسی پر۔لوگوں میں مولانا الیاس صاحب کے تقدس اور بزرگی کا اتنا پرچار کیا گیا کہ سننے والوں نے انہیں معصوم عن الخطا کا درجہ دے دیا اور ان کی جانب کسی غلطی کا انتساب گناہ عظیم سمجھنے لگے اور ملفوظات ومکتوبات کے حوالے سے جو کچھ پڑھا یا سنا گیا وہ بے جا عقیدت کی بنیاد پر منزل من السماء وحی سے کم نہیں سمجھا گیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ جماعتی علماء اور عوام دونوں سخت غلو میں مبتلا ہو گئے اور قابل نکیر امور پر بھی وہ توجہ نہیں دے سکے۔

یہی حال مولانا یوسف صاحب کا بھی ہوا ان کی بعض خصوصیات سے اہل علم اتنا متاثر ہوے کہ نقد و جرح جو اس امت کے علماء کی امتیازی خصوصیت ہے اس سے یکسر آنکھیں بند کر لی گئیں۔اور جب عقیدت میں ڈوب کر آدمی کچھ دیکھتا یا سنتا ہے تو معائب بھی محاسن معلوم ہونے لگتے ہیں۔حبک الشیء یعمی و یصم کسی چیز کی حد سے زیادہ محبت آدمی کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے۔پھر ہر رطب و یابس کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے، اور ہر غلط بات دین میں داخل کر لی جاتی ہے اور اصل حقیقت سو پردوں میں مستور ہو جاتی ہے۔اس وقت تبلیغی جماعت میں یہی صورت حال ہے کہ ان کے اکابر ثلٰثہ ان کے معبود سے کم درجہ نہیں رکھتے۔ان سے منسوب کوئی بات چاہے جتنی غلط ہو اس پر ایمان لانا ان کے نزدیک تمام فرائض سے بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے۔اب انہیں یہی تین نظر آتے ہیں بقیہ تمام اکابران کے نزدیک یا تو دعوت وتبلیغ کے مخالف ہیں یا ان کی تعلیمات و دینی خدمات امت میں توڑ پیدا کرنے والی ہیں اور یا پھر بے کار محض ہیں۔نعوذ باللہ و نستغفر اللہ، ذہنی بگاڑ اور فکری کجروی کی انتہا یہ ہے کہ جس حکیم الامت کی تعلیمات کو بانی جماعت اپنی جماعت کے ذریعہ عام کرنا چاہتے تھے آج ان داعیان دین کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔اور بھول کر بھی مولانا الیاس صاحب کے اوپر کے بزرگوں کا نام لینا ان کے اصول کے خلاف اور حد درجہ ناپسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔

خدا گواہ ہے ہمیں تو ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ جس طرح عیسائیوں کے نزدیک ثالثُ ثلٰثہ کا مشرکانہ تصور ان کے ایمانیات میں داخل ہے اور وہ تین ایک، ایک تین، کی وادئ ضلالت میں بھٹک کر حیران وسرگردان ہیں اور راہِ ہدایت سے دور جا پڑے ہیں۔ کہیں وہی تثلیث پرستی کا فارمولا تھوڑے فرق کے ساتھ ان تبلیغی موحدین کا جزوایمان تو نہیں بن چکا ہے؟ آخر کیا وجہ ہے کہ یہ جب بھی نام لیں گے بس انھیں تین کا لیں گے۔اور تبلیغ دین کو انہیں تین کی طرف منسوب کریں گے۔کیا امت کے باقی جملہ اکابر علمائے حق کا دین کی تبلیغ سے کوئی تعلق نہ تھا؟ سوچئے یہ تصور ہی کتنا بھیانک اور خطرناک ہے کہ جن اکابر کی تعلیمات پورے عالم کو منور کررہی ہیں اور خود بانئ جماعت اس کی افادیت کو محسوس کر کے اسے اپنی جماعت کے ذریعہ عام کرنا چاہتے تھے۔اب ان تبلیغ کے ٹھیکیداروں کے 18/7/2016 نزدیک وہ اس قابل نہیں کہ انہیں عام کیا جائے کیوں کہ وہ امت میں توڑ پیدا کرنے والی ہیں۔ نعوذ باللہ منہ۔ جماعت کے ایک نام نہاد مبلغ اعظم مولانا طارق جمیل صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ ”حضرت تھانویؒ کے مواعظ وخطبات اتنے مشکل ہیں کہ عوام ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے ایسا لگتا ہے کہ حضرت کے سامنے صرف علماء حضرات بیٹھا کرتے تھے“ کہیں یہ عوام کو حضرت حکیم الامت کی تعلیمات سے دور اور بدظن کرنے کی منصوبہ بند سازش تو نہیں؟ جسے علمی عظمت کے اعتراف کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے؟ بہرحال جو کچھ بھی ہو کہنے والا بہت پہلے کہہ کر جا چکا ہے۔

داغ دل چمکے گا بن کر آفتاب لاکھ اس پر خاک ڈالی جائے گی

یہ حال تو گزشتہ اکابر تبلیغ مولانا الیاس صاحب، مولانا یوسف صاحب، مولانا انعام الحسن صاحب وغیرہم کا مذکور ہوا۔اب ذرا موجودہ خودسر وخودساختہ عالمی امیر مولانا سعد کاندھلوی صاحب کا حال بھی ملاحظہ فرمایئے جن کی امارت خود مرکز میں انتشار وافتراق کا سبب بنی ہوئی ہے اور جنہیں اپنی امارت وولایت پر ایسا یقین کامل و وثوق راسخ حاصل ہے کہ جو انھیں امیر نہ سمجھے وہ جہنم واصل ہے۔اپنے ایک بیان میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

رمضان کے روزوں کی وجہ سے چلت پھرت کو نہ چھوڑا جائے گا ہاں روزہ چھوڑ سکتے ہیں الخ

مزید گل افشانی ملاحظہ کریں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ معجزات نبوت کے ساتھ خاص ہیں، نہیں میرے دوستو! معجزات دعوت کے ساتھ ہیں۔“

ایک تیسری جگہ بیان فرماتے ہیں:۔

لیکن ہم یہ کہتے ہیں یہاں اللہ کے ہی ہاتھ میں ہدایت ہے چاہے کسی کو دیں یا نہ دیں، اللہ ہی کے ہاتھ میں گمراہی ہے جسے چاہیں گمراہ کردیں، نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ یاد رکھنا میرے دوستو کہ انسان ہی انسان کی ہدایت کا ذریعہ ہے اور انسان ہی انسان کی گمراہی کا ذریعہ ہے لوگ سمجھتے نہیں بس اشکال پیدا کریں گے، لوگ کہتے ہیں کہ ہدایت اور گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ارے ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے انسان کو انسان کی ہدایت کا سبب بنایا ہے''۔

ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ امیر صاحب ساتویں آسمان کی بلندی سے کلام فرما رہے ہیں ورنہ زمین پر رہ کر ایسی باتیں کہنا تو ممکن ہی نہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے مفتیانِ کرام نے بھلے ایسے امیر کے جاہل اور گمراہ ہونے کا فتویٰ جاری کردیا ہو لیکن زمین کے یہ فتوے ساتویں آسمان پر بیٹھے ہوئے اس جاہل اور گمراہ امیر کا کیا بگاڑ سکیں گے؟

بات ذرا لمبی ہوگئی، عرض کرنے کا منشا صرف یہ ہے کہ بزرگی اور تقدس کا لبادہ اوڑھے ہوئے یہ صاحب جبّہ و دستار کس تاریک وادی میں بھٹک رہے ہیں اس کا صحیح اندازہ ہم اور آپ نہیں لگا سکتے۔ یہ بات بہرحال واضح ہوگئی کہ فساد و بگاڑ ان اکابر کے اندر پہلے آیا تب وہ منتقل ہوتے ہوئے نیچے پہنچا جس پر علماء کرام اب کھل کر لکھنے اور بولنے لگے ہیں۔ انکشاف حقیقت، کشف الغطاء، مصنفہ حضرت مولانا ابوالفضل عبد الرحمن صاحب دامت برکاتہم اور، تسلسل ایمان فروشاں، قاری فتح محمد صاحب مدظلہ العالی کی ملاحظہ فرمائیں تو انشاء اللہ امید ہے کہ بصیرت میں اضافہ ہوگا۔ تبلیغی جماعت سے متعلق علماء کرام کی آراء اور ان کی علمی تنقیدات کو مفتی محمد سعید صاحب مد ظلہٗ نے اپنی تصنیف

''سنگین فتنہ'' میں بڑی محنت سے جمع کردیا ہے اس وقت اکثر علمائے دیوبند کا یہ احساس بڑھتا ہی جارہا ہے کہ یہ جماعت امت مسلمہ کے لئے ایک سنگین فتنہ بنتی جارہی ہے اس لحاظ سے نام بہت مناسب معلوم ہوتا ہے اس کا مطالعہ ہر شخص کو کرنا چاہیئے تا کہ وہ اس کے ذریعہ پھیلائی جارہی گمراہیوں سے واقف ہو سکے۔

فقط ناچیز: محمد عرفان الحق غفرلہ المظاہری۔ انڈیا 6-15-12

مفتی رشید احمد صاحبؒ، مفتی تقی عثمانی صاحب اور دیگر علماء کرام کا خط رائے ونڈ والوں کے نام

اس دستاویز کی اصل عبارت

''لیکن اب چونکہ جماعت کا کام بہت پھیل گیا ہے۔اوراس میں ایسے حضرات کی اکثریت ہوگئی جوعلم دین میں رسوخ کے حامل نہیں ہیں۔اورایسے حضرات بہت سے مقامات پرکلیدی اور ذمہ دارانہ مناصب پر فائز ہوگئے۔اس لیے اب اعتدال سے متجاوزامور کی زیادتی ہوتی جارہی ہے۔اوراس بات کی شدید ضرورت محسوس ہورہی ہے کہ جماعت کے احباب حل وعقد ان امور پرفوری توجہ فرما کر ابھی سے انکا سدباب کریں۔ورنہ یہ خطرہ تشویشناک حدتک موجود ہے کہ خدانخواستہ رفتہ رفتہ جماعت اس مقدس راستے سے نہ ہٹ جائے جس پر اسکی بنیاد رکھی گئی تھی۔لہٰذا ہم اخلاص اوردل سوزی اور ہمدردی کے جذبے سے جماعت کے اہل حل وعقدکوان امور کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ صحیح بات کہنے اور مخاطبین کواخلاص کے ساتھ سننے اوراس پرعمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔اور جماعت کواپنی مرضیات کے مطابق کام کرنے کی توفیق سے نوازیں۔آمین۔جوجزوی امور مختلف افراد کی طرف سے اعتدال سے متجاوز معلوم ہوتے رہتے ہیں۔انکی تعداد توکافی ہے۔اورانکا احاطہ مشکل بھی ہے۔اوراگر بنیادی امور طے ہوجائیں توشاید اتنا ضروری بھی نہیں،لیکن ہماری معلومات کے مطابق اہم بنیادی امور مندرجہ ذیل ہیں۔جنکا طے ہوجانا نہایت ضروری ہے۔

ا۔تبلیغ کی شرعی حیثیت:

ان تمام امورمیں سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ جس پر بہت سے دوسرے مسائل موقوف ہیں،تبلیغی کام کی شرعی حیثیت کا ہے،اس سلسلے میں جماعت کے حضرات کی طرف سے، بلکہ بسااوقات جماعت کے ذمہ دار اہل علم کی طرف سے بھی، جو بیانات ہوتے ہیں، وہ تبلیغی کام کے سلسلے میں انتہائی مبالغہ آمیز دعووں پر مشتمل ہوتے ہیں،۔ان بیانات میں بعض اوقات توصراحۃ یہ بات کہی جاتی ہے،اورکم ازکم تاثرتو یہ دیا ہی جاتا ہے کہ تبلیغ کا یہ کام جو جماعت سرانجام دے رہی ہے ہرمسلمان خاص وعام کے ذمے فرض عین ہے، بلکہ کارکنان جماعت میں عام تاثر یہ ہے کہ تبلیغ کا یہ خاص طریقہ جو جماعت نے اختیارکیا ہواہے،اسی خاص طریقے سے تبلیغ کرنا ہرمسلمان کے ذمہ فرض عین ہے، یہ تاثرکم وبیش جماعت کے ہرکس وناکس کے ذہن پر چھایا ہواہے،جسکا اظہار مختلف عنوانات اوراسالیب سے ہوتا رہتاہے۔کسی بھی صاحب علم تفقہ سے یہ بات مخفی نہیں ہوسکتی کہ یہ تاثر انتہائی غلط اور دلائل شرعیہ کے قطعی منافی ہے،اول تو دعوت عام کوآج تک امت کے کسی بھی عالم

نے فرض عین قرار نہیں دیا، بلکہ زیادہ سے زیادہ فرض کفایہ کہا ہے، دوسرے اس فرض کفایہ کی ادائیگی کے بہت سے طریقے ممکن ہیں، اگر کوئی جماعت سہولت یا مصلحت کے لحاظ سے کوئی خاص طریقہ اختیار کرے تو وہ طریقہ جائز اور مستحسن کہلاسکتا ہے، لیکن اگر اس خاص طریقے کو شرعاً ضروری، بلکہ فرض عین قرار دیا جانے لگے تو اسی کو اصطلاح شریعت میں ، بدعت، کہا جاتا ہے۔ لہٰذا جو تأثر جماعت کے حلقوں میں عام ہو گیا ہے، اور جسکا اظہار بعض اوقات علانیہ صراحۃ کیا جاتا ہے، کہ تبلیغ کا یہ خاص کام ہر مسلمان کے ذمے فرض عین ہے، اس سے احکام شریعت کی نہ صرف یہ کہ بالکل غلط نمائندگی ہوتی ہے، بلکہ اس سے بہت سے مفاسد پیدا ہوتے ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جو لوگ جماعت کے اس خاص طریقے سے عملاً وابستہ نہیں ہیں، خواہ دعوت وتبلیغ کا کام کسی دوسرے طریقے سے انجام دے رہے ہوں، ان کے بارے میں مذکورہ بالا تأثر کا منطقی نتیجہ یہی ہے کہ وہ فرض عین کے تارک ہیں۔

(۲) تبلیغی جماعت کے موجودہ ڈھانچے کے وجود میں آنے سے پہلے تیرہ سو سال کی تاریخ میں یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ نہ صرف جماعت کا یہ خاص طریق کار کہیں موجود نہیں تھا، بلکہ اس خاص طریق کار کے بغیر بھی دعوت وتبلیغ کے لیے نہ کوئی باقاعدہ منظم جماعت تھی، نہ اس بات کا کوئی قابل ذکر اہتمام پایا جاتا تھا کہ ہر مسلمان ضرور بالضرور اپنے گھر سے اس مقصد کے لیے نکل کر کہیں نہ کہیں جائے، اور انفرادی یا اجتماعی تبلیغ کرے، بلکہ ہر شخص اپنے اپنے دائرے میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دعوت دین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت انجام دیتا تھا، اگر جماعت کے اس خاص طریق کار ہی کو لازم اور فرض عین قرار دیا جائے تو اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جماعت کے وجود میں آنے سے پہلے پوری امت اور اسکے بڑے بڑے علماء وفقہاء، اولیاء اور صوفیاء سب اسی فرض عین کے تارک قرار پائینگے۔

(۳) چونکہ آجکل جماعت کے افراد میں یہ تأثر عام ہے کہ جماعت کے اس خاص طریقے میں شامل ہونا، اور جماعت میں وقت لگانا ہر مسلمان کے ذمے فرض عین ہے، لہٰذا شریعت کے وہ تمام احکام جو جہاد میں نفیر عام کی صورت میں مقدر کئے گئے ہیں۔ اور جو درحقیقت اصل حکم میں استثناء کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کو بلا تکلف جماعت میں نکلنے پر چسپاں کیا جاتا ہے، مثلاً نفیر عام(۱) (**یاد رہے نفیر عام کی یہ بات مولانا سعد صاحب تقریبا ہر بیان میں کرتے ہیں اور وما کان المؤمنون لینفروا کافة کا مصداق موجودہ تبلیغی کام میں نفیر یعنی نکلنے کو کہتے ہیں اور بلاتکلف کہتے ہیں۔**) کی صورت میں جو شریعت کا حکم ہے کہ بیوی کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر، اولاد کے لیے والدین کی اجازت کے بغیر اور غلام کے لیے آقا کی اجازت کے بغیر جہاد میں جانا واجب ہے، اس حکم کو جماعت میں نکلنے

پر چسپاں کیا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ فرض عین ہے، لہذا اس میں نکلنے کے لیے اولاد کو والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے حالانکہ جہاد کے نفیر عام کے احکام کو جماعت میں نکلنے پر چسپاں کرنا صریح طور پر غلط ہے، اور اسے کسی بھی طرح درست نہیں کہا جاسکتا۔ یہاں ایک نکتے کی وضاحت مناسب ہوگی، اور وہ یہ کہ دین پر عمل کرنے کے لئے جتنی معلومات کی ضرورت ہے، اور جن کے بغیر انسان اپنے دینی فرائض بجا نہیں لاسکتا، ان معلومات کی تحصیل بلاشبہ ہر مسلمان کے ذمے فرض ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت میں نکلنے سے ناواقف مسلمانوں کو یہ معلومات حاصل ہوتی ہیں، اور جہاں یہ معلومات حاصل ہونے کا کوئی ذریعہ موجود نہ ہو، وہاں ناواقف مسلمانوں کے لئے اس فرضِ عین کی ادائیگی کا یہی طریقہ متعین ہوجاتا ہے کہ وہ جماعت میں نکل کر یہ معلومات حاصل کریں، چنانچہ جماعت کے بعض حضرات کی طرف سے یہی بات پیش کی جاتی ہے کہ جماعت میں نکلنے کو فرضِ عین قرار دینے کی بنیاد یہی مسئلہ ہے، لیکن اس سلسلے میں دو باتیں یاد رکھنی ضروری ہیں:

1 پہلی بات تو یہ ہے کہ اگرچہ دین کی بنیادی معلومات کی تحصیل بلاشبہ فرض عین ہے، لیکن بات کہنے کے انداز سے حقیقت میں بہت فرق پڑ جاتا ہے، کہنے والوں کے دل میں خواہ اپنی بات کی یہ تأویل ہو، لیکن عوام کے سامنے جو بات رکھی جاتی ہے، اس سے عوام پر سو فیصد تأثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ دینی معلومات کی تحصیل نہیں، بلکہ تبلیغ میں نکلنا فرض عین ہے، لہذا اس تأثر کی اصلاح ضروری ہے،

2 دوسری بات یہ ہے کہ فرض عین ہونے کی یہ بات اس وقت تک تو درست ہے جب تک کسی مسلمان کو وہ بنیادی معلومات حاصل نہ ہوں جنکی تحصیل فرض عین ہے، لیکن جب وہ مرحلہ طے ہوجائے تو اسکے بعد بھی نکلنے کو فرض عین قرار دیتے رہنا یقینا حدود سے تجاوز ہے جسکا سد باب ضروری ہے،

حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کا فرض عین، فرض کفایہ، یا سنت یا مستحب ہونا خالص فقہی مسئلہ ہے، جسکو فقہی بنیادوں پر ہی سنجیدگی سے طے کرنا چاہیے، اور اس معاملے کو جذباتی تقریروں اور بیانات کے حوالے کرنا ایک خطرناک اقدام ہے، جس سے جماعت کو پرہیز کرنا چاہیے۔ لہٰذا جماعت کے اہل حل وعقد، بالخصوص اہل علم وافتاء سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ایک مرتبہ اس مسئلے کو دلائل کی روشنی میں طے کرلیں، اور اگر اس سلسلے میں کوئی شکوک وشبہات ہیں تو انہیں اہل علم ہی کی مجلس رکھ کر مسئلے کو منقح کرلیا جائے، پھر حقیقت کے واضح ہوجانے کے بعد جماعت کے تمام حضرات کو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ اپنے بیانات میں اس کے خلاف کوئی موقف اختیار نہ کریں۔

۲۔ بدعات ومنکرات کے بارے میں لچک دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس قسم کے واقعات اب بکثرت سننے میں آنے لگے

ہیں کہ جماعت کے بعض حضرات جوڑ پیدا کرنے کی خاطر بدعات ومنکرات کے بارے میں نہ صرف تساہل برتنے لگے ہیں، بلکہ بعض اوقات خلاف شرع اجتماعات میں شرکت پر بھی راضی ہوجاتے ہیں، بعض جگہ سننے میں آیا ہے کہ اہل حق کی مساجد ومدارس کو اہل بدعت کے سپرد کردیا گیا، نیز یہ بھی بعض جگہ سننے میں آیا کہ جن لوگوں کی اکثر آمدنی حرام ہے انکی رقوم تبلیغ کے مشترک مصارف میں شامل کرلی جاتی ہے۔ یہ امور ہمارے براہ راست مشاہدے میں نہیں آئے، بلکہ بعض مخلص حضرات نے بتائے ہیں، لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ان امور کی تحقیق ہوجائے، اور اگر صحیح ہوں تو انکے تدارک کی طرف متوجہ کیا جائے۔ یہ بات بعینہ مدنظر رکھنی چاہئے کہ مسلمان طرق مشروعہ کے تحت دعوت وتبلیغ کے مکلف ہیں اور اگر کسی جگہ اسکے بغیر جوڑ ممکن نہ ہو کہ طرق مشروعہ کو چھوڑ کر غیر مشروع طریقے اختیار کئے جائیں تو ایسا جوڑ پیدا کرنا نہ صرف یہ کہ مامور بہ یا مستحب نہیں ہے بلکہ بالکل ناجائز ہے اور اس سے شرعی احکام گڈمڈ ہوجانے اور **دین میں تحریف اور ترمیم** کا قوی خطرہ ہے لہٰذا ذمہ دار حضرات کی طرف سے جماعت کے تمام کارکن حضرات کو اس بات کی سختی سے ہدایت ہونی ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے جوڑ پیدا کرنے کی خاطر صحیح طریقے اور مسلک کو قربان نہ کریں جو بدعت یا منکر کی فہرست میں آتے ہیں مثلاً قیام کے ساتھ صلاۃ وسلام تیجہ دسواں چالیسواں وغیرہ۔

جماعت میں نکلنے کی ترغیب میں غلو:

یہ بھی دیکھنے اور سننے میں آتا رہتا ہے کہ لوگوں کو جماعت میں نکلنے کی ترغیب دینے میں بسا اوقات غلو سے کام لیا جاتا ہے اس سلسلے میں خاص طور پر مندرجہ ذیل باتیں سننے میں آتی رہتی ہیں۔

1 بعض اوقات وقتی نفلی عبادتوں کا جماعت میں نکلنے سے اس طرح تقابل کیا جاتا ہے کہ ان نفلی عبادات کی اہمیت بالکل ختم ہوجاتی ہے مثلاً کوئی شخص رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہے تو بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے جماعت میں نکلنا افضل ہے لہٰذا اعتکاف کے بجائے جماعت میں نکلنا چاہئے اسی طرح یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ حج یا عمرہ کو گئے ہوئے افراد سے یہ کہا جاتا ہے کہ حرم میں نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے لیکن اگر جماعت میں نکلا جائے تو ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ کے برابر ہے۔ نیز ذکر کے مقابلے جماعت میں نکلنے کی فضیلت اس طرح بیان کی جاتی ہے جس سے ذکر کی اہمیت اور فضیلت کم ہوجاتی ہے۔ حالانکہ اعتکاف ہو یا حج وعمرہ یا ذکر وتسبیح یہ وقتی نوعیت کی عبادات ہیں اور جماعت میں نکلنے کے لئے سارا سال موجود ہے اس لئے ان مواقع پر یہ تقابل کرنا ان عبادات کی اہمیت کو گھٹانے کے مرادف ہے۔ اگرچہ اس قسم کی باتیں بڑے ذمہ دار حضرات کی طرف سے علم میں نہیں آئیں لیکن دوسرے حضرات کی طرف بکثرت سننے میں آتی رہتی ہیں اور اگر یہ صحیح ہیں تو ذمہ دار حضرات کو اس غلطی کی روک تھام کرنی چاہئے۔

2 بعض اوقات لوگوں کو جماعت میں نکلنے کی ترغیب دیتے ہوئے اس درجہ الحاح واصرار کیا جاتا ہے کہ مخاطب کا کوئی واقعی عذر بھی مسموع نہیں ہوتا اس درجہ الحاح واصرار بھی اصول دعوت کے خلاف ہے اور اس سے بعض حلقوں میں جماعت سے قرب کے بجائے بعد پیدا ہوتا ہے اسلئے اس سلسلے میں بھی داعی حضرات کی مناسب تربیت کی ضرورت ہے۔

3 بعض مرتبہ اسی الحاواصرار کے دوران ایسی باتیں کہیں جاتی ہیں اور بعض مرتبہ یہ باتیں ترغیبی بیانات میں بھی کہی جاتی ہیں جن سے حقوق العباد کی اہمیت بالکل ختم یا کالعدم ہوجاتی ہے اور توکل کی ایسی تشریح کی جاتی ہے جو توکل کے حقیقی شرعی مفہوم کے مطابق نہیں ہے اور سلف میں سے اصحاب حال کے واقعات اس طرح سنائے جاتے ہیں جن سے یہ تاثر ہوتا ہے کہ شریعت کا اصل حکم یہی ہے اور یہ عمل جو درحقیقت غلبہ حال پر مبنی اور موؤل تھا تمام مسلمانوں کے لئے واجب الاتباع یا کم ازکم لائق تقلید ہے۔

4 اگرچہ جماعت کا اصول یہ ہے کہ دینی مدارس کے علماء وطلبہ صرف چھٹیوں یا فراغت کے بعد وقت لیا جائے لیکن ایک مصدقہ اطلاع یہ بھی ہے کہ بعض جگہ تعلیم کے اوقات میں جماعت کے لئے نکالا گیا اگر واقعی کہیں ایسا ہوا ہو تو یہ جماعت کے اصول کے بھی خلاف ہے اور نا مناسب بھی اسکا تدارک ہونا چاہئے۔

فقہی مسائل میں علماء سے الگ موقف

اب تک جماعت کا طرہ امتیاز یہ رہا ہے کہ اس نے اپنی مبارک جدوجہد کو تبلیغی اور دعوتی امور کی حد تک محدود رکھا ہے اور دینی وفقہی مسائل میں علماء اور مفتی حضرات کی طرف رجوع اور ان کے فتاوی پر ہی عمل کرتے رہے ہیں اور اسی اصول پر جماعت کی بنیاد رکھی گئی تھی کہ وہ کوئی الگ فقہی موقف اختیار نہ کرے بلکہ علماء اور اہل افتاء کی رہنمائی میں کام کرے اور بحمد اللہ اب بھی جماعت کے بیشتر حضرات اسی اصول پر پابند ہیں لیکن اب کچھ عرصے سے اس کے خلاف باتیں بھی سننے میں آنے لگی ہیں چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں

1 بعض تبلیغی مراکز کے بارے میں نہایت ثقہ افراد سے یہ سننے میں آیا کہ اگر جماعت کے حضرات میں سے کسی کے رشتہ دار یا دوست کا خط مرکز میں آتا ہے تو وہ متعلقہ شخص کے حوالے کرنے سے پہلے کھول لیا جاتا ہے اور امیر مرکز کے مطالعے سے گزرنے کے بعد متعلقہ شخص کے حوالے کیا جاتا ہے۔اگر یہ بات درست ہے تو یہ صریحا خلاف شرع اصول ہے جسکو فورا بدلنا ضروری ہے۔

2 جب علماء کی طرف سے تبلیغ کی شرعی حیثیت کے بارے میں کوئی فتوی دیا جاتا ہے تو بعض حضرات یہ کہتے بھی سنے گئے ہیں کہ اس قسم کے معاملات میں مدرسوں کے حضرات سے رجوع نہ کرنا چاہئے بلکہ درحقیقت تبلیغ کی برکت سے ہمارے

حضرات پر اللہ تعالی نے قرآن وسنت کے وہ معانی منکشف فرمائے ہیں جن تک رسائی اہل مدرسہ کی نہیں ہوسکتی ہے۔ حالانکہ دوسرے معاملات کی طرح تبلیغ سے متعلق مسائل بھی مستند و مسلم اہل افتاء سے دریافت کرنے چاہییں اگر خدانخواستہ یہ فکر جو ابھی تک بالکل ابتک ابتدائی درجے میں ہے اور الحمد للہ ابھی زیادہ عام نہیں ہوئی (یاد رہے کہ یہ تحریر ۱۴۱۳ھ کی ہے اور اب شوال ۱۴۳۱ھ ہے جس میں بہت زیادہ بے اعتدالیاں آ گئی ہیں) اگر اس کا سد باب نہ کیا جائے تو خطرہ ہے کہ قرآن وسنت کی الگ تشریح کے نتیجے میں جماعت جمہور علماء امت سے الگ کسی فرقے کی شکل اختیار نہ کر لے اس لئے ابھی سے اس قسم کی مبالغہ آمیز باتوں کا سد باب انتہائی ضروری ہے۔ یہ تمام باتیں خدانخواستہ تنقید برائے تنقید کے طور پر عرض نہیں کی گئی اور نہ انکا مقصد خدانخواستہ جماعت کے عظیم الشان کام اور اسکی نا قابل فراموش خدمات کی نا قدری ہے اور نہ یہ تحریر اشاعت کی غرض سے لکھی گئی ہے بلکہ اس تحریر کا منشا صرف یہ ہے کہ جماعت کے کام کو صحیح رخ پر رکھنے اور اسے متوقع خطرات سے بچانے کی مخلصانہ کوشش کی جائے تا کہ امت مسلمہ کی یہ عظیم طاقت جو یقینا اب تک ہم سب کے لئے سرمایہ فخر ہی ہے زیادہ بہتر طریقے پر امت کی خدمت میں صرف ہو اور دشمنوں کی سازشوں کا نشانہ نہ بن سکے کیونکہ اسلام کی کسی ابھرتی ہوئی قوت کو دبانے کے لیئے دشمنوں کا ایک حربہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اسکی صفوں میں بعض ایسے جذباتی افراد اور ایسے جذباتی نعروں کو شامل کر دیا جائے جو رفتہ رفتہ اسکے کام کو خراب کر کے اسکی نیک نامی کو داغدار بنائیں اور اس سے مسلمانوں میں انتشار اور افتراق پیدا ہو بالخصوص اگر کسی اسلامی قوت کو علماء سے اور علماء کو اس اسلامی قوت سے بدگمان کر کے ان کے درمیان خلیج پیدا کر دی جائے تو اس قوت کا کام خواہ کتنا عظیم الشان ہو تاریخ شاہد ہے کہ اس خلیج کے پیدا ہونے کے بعد وہ کمزور پڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ بد پوری امت کو بھگتنا پڑتا ہے جو باتیں اس تحریر میں لکھی گئی ہیں ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کچھ باتیں مبالغہ آمیز بیانات پر مبنی ہوں بعض باتوں کے بارے میں ہمیں بھی مکمل وثوق نہیں ہے لیکن وہ صرف اس لئے گوش گزار کی جارہی ہیں تا کہ ذمہ دار حضرات کے علم میں تمام کچی پکی باتیں آجائیں اور جو اطلاعات درست ہوان کا تدارک کرلیا جائے البتہ نمبر ایک سے نمبر تین تک جو باتیں عرض کی گئی ہیں تفصیلات سے قطع نظر ایک عمومی تاثر کی حد تک وہ غلط نہیں ہیں امید ہے کہ جماعت کے بزرگ ان باتوں کی طرف خاطر خواہ توجہ دینگے۔ وما علینا الا البلاغ۔

مدیر المسؤل: مشرف السمائ

ادارہ امام محمد

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

کیا اکابر علماء دیوبند نے تبلیغی جماعت کی حمایت کی تھی یا مشورہ دیا تھا؟

اور آج وقت کے علماء دیوبند کیا فتویٰ دیتے ہے؟

اس بارے میں پہلی بات یہ ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کسی بھی عمل کی حمایت یا مخالفت کے لیے دلیل شرعی کی ضرورت ہوتی ہے اور شرع میں دلائل ''کتاب اللہ''، ''سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' اجماع امت یا صحابہ کرام اور وہ قیاس جو ان مذکورہ تینوں دلائل کی روشنی میں ہو وہ دلیل کہلاتا ہے۔اب اگر فرض کر لیا جائے کہ علماء دیوبند نے حسن ظن کی بنیاد پر اس وقت تائید کی تو تب بھی اب ان کو دلائل مذکورہ کی روشنی میں دیکھا جائے گا مفتی تقی عثمانی اور کراچی کے علماء کرام نے تبلیغی جماعت پر جو ایک فقہی رائے دی ہے اس میں اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فرمایا کے حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ سے پہلے پورے چودہ سو سال میں تبلیغ کا کام مروجہ طریقہ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء کرام نے بقول حضرت مولانا احتشام الحسن کاندھلوی رحمہ اللہ جو جماعت کے رکن رکین تھے اس کو بدعت (مستحسنہ) کہا اور پھر جب اس سے برات کا اظہار کیا تو ''رسالہ بندگی کی صراط مستقیم''میں یہی بات لکھی جو کام حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کے زمانے میں انتہائی قیود و پابندیوں کے ساتھ بدعت حسنہ تھا وہ کیسے اب ضروری واجب وغیرہ ہوا سب سے پہلے اس کی شرعی حیثیت کا تعین کرنا ضروری ہے اور یہ علماء کرام کی ذمہ داری ہے جو اس میں لگے ہیں الخ

بس......قارئین کرام بات دراصل یہ ہے کہ جس وقت حضرت مولانا نے یہ کام شروع کیا تھا اس وقت ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس طرح ہو جائے گا البتہ اس بات کا دھڑکا ضرور لگا ہوا تھا کہ آگے چل کر اصولوں کی پابندی نہ کرنے پر''جو فتنے صدیوں میں آئیں گے وہ دنوں میں ظاہر ہوں گے''(ملفوظات مولانا الیاس)۔اور وہی ہوا اور اس کام کا منطقی نتیجہ یہی نکلنا تھا جو ظاہر ہوا۔

نوٹ:ایک خط اس تحریر میں ہی اس طرح کا لگا ہوا ہے۔کہ کن کن علماء نے حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ کو مشورہ دیا تھا اور اس کا جواب دے دیا گیا تھا یا انھوں نے علماء وقت سے مشورہ کیا تھا؟اس بارے گزارش یہ ہے کہ جن حالات میں یہ کام شروع ہوا وہ بظاہر وقت کی ضرورت اور اچھے اصولوں کے ساتھ ہو رہا تھا اگر چہ تھا بدعت ہی۔نتائج بھی اچھے ہی برآمد ہوتے رہے مگر اس کے بعد اس میں بقول مولانا احتشام الحسن کاندھلوی رحمہ اللہ غیر اصولوں کے ساتھ اس میں تغیر آتا گیا اب آخر کار یہ نتائج آ گئے یہ ایک الگ بحث ہے پہلی بات تو یہ کہ ہمارے تاریخ میں یہ بات کہیں مذکور نہیں کہ حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ نے علماء وقت یعنی حضرت تھانوی،حضرت مدنی،حضرت مولانا محمد اسماعیل میرٹھی وغیرہ

جیسے حضرت کے مشورہ سے یہ کام شروع کیا بلکہ آپ بیتی میں حضرت مولانا زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ نے تو باقاعدہ مولانا محمد اسماعیل میرٹھی رحمہ اللہ کے اس کام پر اعتراضات نقل کئے رجوع کریں (آپ بیتی) پھر مولانا احتشام الحسن کاندھلوی رحمہ اللہ نے باقاعدہ ''بندگی کی صراط مستقیم'' نامی رسالہ لکھ کر مولانا محمد میاں صاحب رحمہ اللہ کو دکھا کر تصحیح کروا کر الجمعیۃ پریس میں چھپوا کر شائع کر دیا اور اس وقت دارالعلوم دیوبند کے مفتی صاحب مفتی محمود حسن گنگوہی اور مظاہر العلوم سہارنپور بھیجا اور قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کو بھی بھیجا کہ آپ اگر اس سے متفق ہوں تو اس کو ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں شائع کر دیں تا کہ علماء دیوبند کا مسلک واضح ہو جائے دارالعلوم دیوبند میں بھی چھپا اس کے بعد الگ سے ''بندگی کی صراط مستقیم'' میں بھی چھپ گیا ظاہر ہے کہ حضرت مولانا معمولی شخصیت نہ تھے وہ اس کام کے رکن رکین تھے ان کا علیحدگی اختیار کرنا علماء دیوبند کے مسلک کو واضح کرنا تھا۔ تو یہی رسالہ برات علماء دیوبند کا مسلک کیوں نہیں سمجھا جا رہا؟ اب آئیں

۲: اس کے بعد ''مدرسہ حسینیہ'' دیوبندی مکتبہ فکر کا مدرسہ تھا قصبہ کاؤلی ضلع مظفر نگر میں 26 فروری 1968ء کو دیوبند کے جید علماء دیوبند تشریف لائے ایک جلسہ عام ہوا اور اس میں اس کام سے برات کا اظہار کیا گیا پھر الجمعیۃ پریس دہلی میں بنام ''اصول دعوت و تبلیغ'' چھپا تفصیل ملاحظہ ہو حضرت مولانا امان اللہ عمرزئی کی تحریر ''احقاق الحق البلیغ'' ص ۱۲۱، ۱۲۲ میں۔

اس میں حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب رحمہ اللہ نے خوب شرح و بسط سے اس کام پر تبصرہ کیا اور یہ بتایا کہ حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ یا دوسرے حضرات کے فضائل تبلیغ پر لکھی جانے والی کتب کا مصداق مروجہ تبلیغی طریقہ کار نہیں اور نہ ہی مصداق یہ ایک بہت بڑی تلبیس ہے اور مؤلفین اس کی وضاحت کریں کہ مطلقاً تبلیغ اور مروجہ تبلیغ میں کیا فرق ہے۔؟

مطبوعہ مدینہ منورہ بمع انکشاف حقیقت تو یہ کہنا کہ کون مؤید تھے اور کون مخالف یہ باتیں نشاندہی کر دیتی ہیں۔

حضرت تھانوی اس زمانے میں مرجع خلائق تھے۔ مگر خود حضرت اس طرف التفات نہ فرماتے تھے ''کہ ایک عالم کے وعظ کے بعد بہت سی باتیں قابل شرح و تشریح رہ جاتی ہیں یہ میواتی عامی جب جگہ جگہ بات کرینگے تو اُٹھنے والے سوالات کا کون جواب دے گا؟'' اور پھر بقول مولانا سلیم اللہ خان صاحب حضرت کے خلفاء میں حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمہ اللہ نے بستی نظام الدین والوں کے غلو و بے اعتدالیوں کی وجہ سے ہمیں دارالعلوم دیوبند کے دوران منع کر دیا تھا کہ ہم تبلیغی جماعت کے مرکز نہ جایا کریں حضرت ان کے غلو پر مطلع ہو گئے تھے۔ ''بحوالہ خطاب فجی آئرلینڈ'' (ماہنامہ الوفاق)

اس کے بعد حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی خانقاہ کے مفتی قاضی عبدالسلام نوشہروی رحمہ اللہ نے تبلیغی جماعت کے بارے

میں ایک تحریر لکھی وہ حضرت کے خلفاء میں سے بھی تھے اس تحریر کی تائید وتقریظ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ۔دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتی فرید صاحب زروبی اور جامعہ اشرفیہ کے مفتی، مفتی جمیل صاحب رحمہم اللہ نے اپنی آراء دیکر کیں۔

لیکن اس تحریر پر ظلم یہ کیا گیا کہ پورا ایڈیشن ان تبلیغی احباب نے خرید کر نذر آتش کیا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کراچی کے متوسلین سے ایک نسخہ برآمد ہوا یہ حضرت نوشہروی رحمہ اللہ نے جو نسخے علماء کرام کو بھیجے تھے اس میں سے جو بچا ہوا نسخہ ملا اس کو اب مولانا امان اللہ خان صاحب کاملپوری دامت فیوضھم نے ٹائپ کروا کر طبع کرا دیا علمی تحریر ہے اور اس میں تبلیغی جماعت کی شرعی حیثیت پر فتویٰ دیا گیا ہے (ضرور مطالعہ کیا جائے) مکتبہ ادارۃ اسید اللہ شہید دامان چھچھ اٹک، اسلامی لائبریری چک 127SB سرگودھا 03476895552 اسلامی کتب خانہ صوابی بازار خیبر پختون خواں مفتی عبدالشکور ترمذی خلیفہ حضرت مدنی رحمہ اللہ نے ''اصول دعوت تبلیغ'' نامی کتاب لکھی جسمیں ان کی بے اعتدالیوں اور عورتوں کی تبلیغی جماعت پر عدم جواز کا فتویٰ دیا۔

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ سمیت کراچی کے جید علماء کرام کا فتویٰ جس کو حضرت تقی عثمانی نے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھا اور جماعت والوں کو بھیجا کہ اپنی اصلاح کریں یہ تحریر بھی مولانا امان اللہ صاحب کی تحریر احقاق الحق البلیغ میں شامل ہے۔

جامعہ اشرفیہ لاہور کے حالیہ مفتی داؤد صاحب اور الہلال مسجد و جامعہ مدنیہ لاہور کے مفتی حضرت مولانا عبدالواحد صاحب بھی اس جماعت کو بدعتی سمجھتے ہیں۔۔ رجوع کیا جائے (ماہنامہ حق چاریار بعنوان طارق جمیل صاحب مولوی احسان صاحب مولانا سعید احمد خان صاحب کی بے اعتدالیاں)

نصرت العلوم گوجرانوالہ کے مفتی محمد عیسیٰ گورمانی صاحب نے ''کلمۃ الھادی'' کتاب ضخیم لکھ کر جماعت اور ارباب جماعت کی بے اعتدالیوں پر مطلع فرمایا۔

امام اہل السنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ نے اپنی آخری عمر میں باوجود علالت کے ۲۵ سے کے قریب الزامات وسوالات پر مشتمل تحریر لکھوائی اور طارق جمیل کو بھجوائی جس میں انہوں نے تبلیغی جماعت کی خرابیوں پر ان کو مطلع فرمایا۔عنوان تحریر ہے۔''خط بنام مولوی طارق جمیل صاحب'' بقلم مولانا عبدالحق خان بشیر

حضرت کی اس تحریر پر دستخط ہیں اور حضرت کی یہ آخری تحریر ہے۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

تبلیغی جماعت میں حکم نہیں درخواست ہے۔

کیا فرماتے ہیں تبلیغی جماعت کے امیر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے بارے میں

امیر جماعتِ تبلیغ (حضرت جی)

حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی (نور اللہ مرقدہ)

(آخری تقریر اجتماع مدنی مسجد تبلیغی مرکز کراچی پاکستان)

{بیان کے اختتام کے آخری الفاظ}

یہ امر نہیں ہے کہ امر جو ہے بڑے کا چھوٹے کے اوپر چلتا ہے۔۔۔ ہماری اس تبلیغ میں اس دعوت میں نہیں ہے۔۔۔ یہ عرض ہے۔۔۔ یہ خدا کے بندوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ یہ حکم نہیں ہے جس کو کہا ہے امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔۔۔ یہ ان لوگوں کیلئے ہے۔۔۔۔ جن کے پاس مرتبہ ہو جن کے پاس طاقت ہو ہمارے پاس یہ نہیں ہے۔ ہم اس کے مکلف نہیں ہیں۔۔۔ ہمارے لئے تو دعوت ہے دعوت کے اندر عرض ہوتی ہے۔

عرض الدعوۃ۔۔۔ دعوت کا پیش کرنا عرض ہوتا ہے۔ چھوٹا بن کر کسی بات کو پیش کرنا، جیسا کہ ہمارے محاورہ میں بھی مشہور ہے۔۔۔ عرض پیش کی میں نے۔۔۔ تو یہ دعوت ہے۔۔۔ دعوت کے اندر عرض ہے۔۔۔ اس کے اندر امر نہیں ہے۔

اللہ جل شانہ عم نوالہ ہمیں اپنی زندگی میں صحیح چلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔۔۔ اور اسکی محنت کرنے کیلئے خدائے پاک ہم کو قبول فرمائے۔۔۔ اقتباس: صفحہ نمبر 520۔۔۔ سہ ماہی احوال وآثار کاندھلہ 9/5/1991

راقم: اس بیان میں خود شریک تھا اور اسی بیان کے بعد الحمد للہ حضرت جی سے بیعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضرت جی کی قبر کو نور سے منور فرمائے کہ جنہوں نے فرمادیا کہ اس تبلیغ کے کام میں امر حکم نہیں ہے اور نہ ہی نہی عن المنکر کے ہم مکلف ہیں جس کام پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہترین امت کہا ہے یہ کام وہ کر سکتے ہیں جن کے پاس طاقت اور حکومت ہے الحمد اللہ یہ کام افغانستان کے طالبان کرتے تھے طاقت سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جس کی وجہ سے پورے ملک سے برائیاں ختم ہوگئیں اور امن قائم ہوگیا۔۔۔ اور کافر امن کے نام نہاد داعی اسی لئے ان کے دشمن بن گئے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی طرح امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

تبلیغی جماعت کو اپنا سلسلہ کہنے پر حضرت مولانا سلیم اللہ خان ؒ کو حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب (مصنف: انکشاف حقیقت) کا خط، جسمیں مولانا الیاس ؒ کے ملفوظات سے انکشافات کی باتیں۔

بحضور لامع النور مخدوم و مطاع شیخنا المحترم شیخ المحدثین

حضرت مولانا سلیم اللہ خان بارك اللہ تعالیٰ فی عمر کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام مسنون ودعائے مشحون عرض ہے کہ جناب والا کے ساتھ بندہ تلمیذانہ تعلق ہے۔اس لئے خط لکھنے کی جسارت کی ہے۔جناب والا کا ایک بیان ایک کتابچہ "بصیرت افروز کارگزاریاں" میں پڑھا، آپ نے فرمایا میرے بزرگو! ہمارے یہاں ایک سلسلہ دعوت وتبلیغ کا ہے، ایک دوسرا جہاد ومجاہدین کا ہے، تیسرا سلسلہ اہل حق کی خانقاہوں کا ہے، ایک چوتھا سلسلہ مدارس کا ہے، پانچواں سلسلہ سیاست کا ہے۔

لیکن بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جو لوگ دعوت وتبلیغ کے کام میں جڑے ہوئے ہیں انکا نقطہ نظر یہ ہے کہ جہاد والے خانقاہ والے، مدارس والے، مذہبی وسیاسی جماعتوں والے سب فضول ہیں۔انہوں نے دین کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ان کے بعض ذمہ دار تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں یہ جو دعوت وتبلیغ کا کام ہے یہ حضرت نوح ؑ کی کشتی ہے۔

(یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے۔مولانا الیاس بانی تبلیغی جماعت۔مکتوبات، صفحہ نمبر 37)

اس میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ اہل ایمان داخل ہوگئے وہ محفوظ رہے۔اور جو لوگ حضرت نوح ؑ کی کشتی میں سوار نہ ہو سکے وہ سب غرق ہوگئے اور تباہ برباد ہوگئے۔یہ باتیں ذمہ دار لوگ کرتے ہیں۔پھر چھوٹے ان کی نقل کرتے ہیں یہ کس قدر جہالت کی بات ہے۔اور یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ان جاہلوں کے پاس اپنے طلباء کو جہالت اور بدعت ضالہ سیکھنے اور دین کی جڑیں کاٹنے کا عمل سیکھنے کیلئے مدارس کے ذمہ دار حضرات بھیجتے ہیں۔عبدالرحمٰن)۔

کئی لوگ جو ہاضمے کے کمزور ہوتے ہیں وہ اشاروں سے آگے صریح الفاظ میں بھی دوسروں پر تنقید کرتے ہیں یہ حال کس کا ہے۔(جناب والا شائد آپ کو معلوم نہ ہو یہ حال دین کے نادان دوستوں جو دین کے دشمنوں کے آلہ کار کا کردار ادا کر رہے ہیں اور دشمنوں سے زیادہ ضرر پہنچا رہے ہیں۔عبدالرحمٰن۔

یہ حال دعوت وتبلیغ والوں کا ہے۔(استاذ مکرم ومحترم آپنے اپنی گوناگوں مصروفیات اور زیادہ توجہ غیر مقلدین وغیرہ کی طرف مبذول رہنے کی وجہ سے اس بدعتی جماعت کی طرف دھیان نہیں دیا ہوگا۔

اسی وجہ ایک ضالہ جماعت کو دعوت وتبلیغ والے فرمار ہے ہیں۔ جو نہ مدارس کو اہمیت دیتے ہیں نہ جہاد وقتال کے زعما اور مجاہدین کو اہمیت دیدتے ہیں اور نہ ہی وہ خانقاہی عمل کو اختیار کرنے والوں کی اہمیت قبول کرنے کیلئے تیار اور نہ ہی سیاسی مذہبی جماعتوں کی ضرورت تسلیم کرنے کیلئے تیار بلکہ ان کا طرز عمل سب کی جریں کاٹنے پر دلالت کرنا ہے"

مذکورہ بیان پڑھ کر احقر کے ذہن میں ایک اشکال ہوا۔ اپنے استاذ مکرم محترم کے اخلاق کریمانہ واطوار شفیقانہ سے امید واثق ہے کہ اشکال کو حل فرما کر دل مضطرب کو تسلی دینگے۔

اشکال یہ ہے آپ نے اہل حق اور اہل بدعت کو ایک ایک کر کے سب کا تذکرہ اس طرح فرمایا کہ پانچوں شعبے دین کے جائز شعبے ہیں۔ اور انکے افراد میں کچھ خرابی ہے اگر وہ خرابی دور ہوجائے سب اپنے دائرۂ عمل میں کام کرتے رہیں اور دوسروں پر تنقید نہ کریں بلکہ ایک دوسرے سے تعاون کریں تو کیا اسلام میں بدعت ضالہ پر عمل کرنا جائز ہوگا؟ کیا اہل بدعت، دعوت وتبلیغ نام رکھنے سے دعوت وتبلیغ والے بن جائیں گے جن کو جناب والا نے ذکر کیا ہے۔ انکا ازالہ ہوجائے۔ تو کیا اسلام میں اس احمقانہ طریقہ کی گنجائش ہے؟ جو یہ اہل بدعت کرتے ہیں۔ کیا مولانا الیاس صاحب نے جو سلسلہ شروع کیا تھا اسلام میں جائز تھا تو اہل حق نے اسمیں شرکت کیوں نہیں کی؟ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کیوں ناراض تھے؟ حضرت عاشق الٰہی میرٹھی نے مولانا الیاس سے فرمایا تبلیغ تو سر آنکھوں پر اس سے تو کسی کو انکار نہیں۔ اسکے ضروری ہونے میں بھی اور مقید ہونے میں بھی مگر جتنا غلو آپ نے اختیار کرلیا یہ اکابر کے طرز کے بالکل خلاف ہے۔ آپ کا اوڑھنا بچھونا تبلیغ ہی بن گیا ہے۔ آپ کے یہاں نہ مدارس کی اہمیت ہے نہ خانقاہوں کی اہمیت؟

آپ جن خرابیوں کا رونا روتے ہو وہ بانی جماعت تبلیغ مولانا الیاس صاحب میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

موصوف کے نزدیک یہ بدعت اصلی جہاد تھا اور بعض حیثیت سے قتال سے بھی افضل۔ (ملفوظات ص ۶۷۔۶۸)

میں لکھا ہے کہ جو بعض حیثیات سے اگرچہ قتال سے کم تر ہے لیکن بعض حیثیات سے اس سے بھی اعلیٰ ہے مثلاً قتال میں شفاء غیظ اور اطفاء شعلہ غضب کی صورت بھی ہے اور یہاں اللہ کے لئے صرف کظم غیظ ہے اور اس کے دین کے لئے لوگوں کے قدموں میں پڑ کر اور ان کی منتیں خوشامدیں کر کے بس ذلیل ہونا ہے۔ ملفوظات: صفحہ نمبر 68،67

حضرت والد ہمارا المیہ یہ ہے کہ نہ ہم بانی تحریک کے ملفوظات پڑھتے ہیں اور نہ انکے مکتوبات پڑھتے ہیں۔

ملفوظات صفحہ نمبر 7 میں لکھا ہے۔ کہ مولانا منظور احمد نعمانی صاحب سے فرمایا۔ کچھ نہیں ہے۔ بس تمہی لوگوں کا بیمار ڈالا ہوا ہوں تمھارا ہی ستایا ہوا ہوں۔ تم آجاؤ دین کا کام کرنے لگو۔ انشاء اللہ اچھا ہوجاؤنگا۔ ملفوظات۔ صفحہ نمبر 7

ذرا غور فرمائیں مولانا محمد منظور نعمانی صاحب سے فرماتے ہیں۔ کہ تم آجاؤ اور دین کا کام کرنے لگو۔ کیا منظور احمد نعمانی

صاحب مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ اور ابوالحسن علی میاںؒ ندوی دین کا کام نہیں کرتے تھے۔آج علماء کو شکایت ہے کہ تبلیغی کارکن مدرسہ اور خانقاہ اور مقررین اور واعظین کے کام کو دین کا کام نہیں سمجھتے جس مدرسہ میں فضائل اعمال پڑھی جاتی ہے وہاں یہ بستر بند جماعت کے افراد کہتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ فلاں مدرسہ میں بھی دین کا کام ہونے لگا ہے۔ یہ قصور اِن اَن پڑھ مبلغوں کا نہیں بلکہ یہ ذہن سازی مولانا الیاسؒ کی اختراع ہے۔اور اس خود ساختہ کام ہی کو دین کا کام سمجھتے تھے۔ (اس طرح کے بے شمار ملفوظات اور مکتوبات مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی کتاب انکشاف حقیقت اور کشف الغطاء میں موجود ہیں)

فقط والسلام

آپ کا تلمیذ رشید احقر

عبدالرحمٰن

فاضل دارالعلوم کراچی

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب تبلیغی جماعت والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

غلو افراط او رتفریط سے بچیں ورنہ یہ تمہیں امت مسلمہ سے کاٹ کر رکھ دے گی اور ایک الگ فرقہ بنا دے گی

یہ غلو تمھیں تباہی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ یہ ذہنیت اس کام کو آگ لگا دے گی۔

خدا کیلئے اس بات کو سمجھو اگر کوئی آدمی اخلاص سے سمجھا رہا ہو تو اس کو اپنا دشمن اور مخالف مت سمجھو۔

یہ باتیں تمھیں ایک دن فرقہ بنا دیں گی یہ تمہیں امتِ مسلمہ سے کاٹ کے رکھ دیں گی۔ خاص طور پر جو اہل علم ہیں وہ انہیں سمجھائیں اور اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔

مولانا الیاس صاحب نے میرے والد صاحب سے فرمایا تھا کہ جماعت عام لوگوں کے ہاتھوں میں جا رہی ہے ایسا نہ ہو کہ یہ غلو اور افتراط میں پڑھ جائیں۔ جو اب ہمیں اپنی آنکھوں سے نظر آ رہا ہے۔

اگر کوئی بات انکو کتنے ہی اخلاق محبت اور پیار سے سمجھائیں تو کہتے ہیں کہ یہ مخالفت ہے۔ خدا کیلئے اس طرز عمل سے خود بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ اب میں (تمہیں کسی کا سنا سنایا نہیں بلکہ) اپنا واقعہ سناتا ہوں کہ حضرت مولانا سبحان محمود صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آپ نعمان مسجد لسبیلہ چوک میں بیان کرلیا کریں۔ تو وہاں اعلان ہوا تو تبلیغی جماعت والے آگئے اور کہا کہ آپ دن تبدیل کریں کیونکہ اس دن ہمارا گشت ہوتا ہے۔ تو میں نے کہا کہ بیان تو آپ کے گشت سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ تو کہنے لگے کہ جب لوگ آپ کا بیان سنیں گے تو ہمارے گشت میں کون شریک ہوگا.... اور پھر چھوٹ سے ایک دم کہنے لگے کہ آپ لوگ دین کے راستے میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ انکے نزدیک گشت ہی دین ہے باقی قرآن وحدیث کا علم سیکھنا سکھانا دین نہیں۔ اسکو میں کہتا ہوں کہ یہ غلو ہے جو تمیں تباہی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ ان باتوں کا ذکر کیا جائے تو گویا مخالفت کر دی ہے ان کی۔ خدا کیلئے اس ذہنیت کو ختم کرو یہ آگ لگا دی گی اس کام کو۔ یہ کام کے اندر نقصان پیدا کر یگی۔ اس سے دین کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کہ بس یہ ہی کام ہے جو کرونگا۔ باقی کوئی حقیقت نہیں ہے کسی کام کی۔ یہ ہے غلو۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے غلو سے افراط وتفریط سے۔ (آمین) (یہ بیان آپ ویب سائٹ پر سن بھی سکتے ہیں۔)

یہ تو مفتی صاحب نے فرمایا ہے عام تبلیغی ذمہ داروں کے بارے میں۔ اور اب ایک تبلیغی اکابر بزرگ مولانا سعید احمد خان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو باتیں تبلیغی جماعت کے حضرات کی طرف منسوب کر کے نقل کی گئی ہیں وہ اتنی بے بنیاد نہیں۔ میرے پاس ان کا خط موجود ہے جو دیکھنا چاہئے دیکھ لے۔ جو بہت ہی خطرناک ہے جس پر خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ **(تقریر ترمذی، جلد 2، صفحہ 210)**

یہ خط اور اسکا جواب کتاب "دفاع تبلیغ اسلام" صفحہ نمبر 66 پر دیکھیں۔

مفتی تقی عثمانی صاحب اپنے فتاویٰ عثمانی میں تبلیغی جماعت کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:۔

''یہ بات احقر کی فہم ناقص سے بالاتر ہے کہ تبلیغ میں نکلنے پر ہمیشہ صحابہ کرامؓ کے جہاد کے واقعات سے استدال کیا جاتا ہے۔لیکن عملا جہاد کے بارے میں طرز عمل یہ ہے کہ گویا جہاد کوئی شرعی فریضہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ اسے عملا منسوخ سمجھا جاتا ہے اور جہاد کی بعض اوقات مخالفت بھی کی جاتی ہے''**بحوالہ: فتاویٰ عثمانی، جلداول، صفحہ نمبر ۲۴۲**

دیتے ہیں اپنی عقل سے حکم خدا میں دخل۔ ۔رہزن بھی ہیں وہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ

اچھائی کرر ہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ۔۔کھلا رہے ہیں زہر بھی دوائی کے ساتھ ساتھ

ہمارے بیانات میں بے اعتدالیوں کی وجہ سے اگر دیوبندوالوں نے یہ کہہ دیا کہ اس کام کے ساتھ ہماری تائید نہیں ہے۔تو ہمارا یہ کام پھر سے زیرو پر چلا جائے گا۔ساؤتھ افریقہ سے ہندوستان آئے ہوئے تبلیغی علماء کرام کے وفد سے حضرت مولانا عبدالرحمٰن رویانہ صاحب کا بیان

یہ بیان آپ اس ویب سائٹ پر سن بھی سکتے ہیں۔www.difaetabligh.wordpress.com

اہل حق جو پوری دنیا کے ہمارے کام پر جمع تھے چاہے وہ مدرسوں سے ہوں یا خانقاہوں سے ہمارے ان بیانات میں بے اعتدالیوں اوران کوآ گے علاقوں میں نقل کرنے کی وجہ سے اس کام میں زبردست فرق آیا کہ اہل حق علماء ہم سے دور ہونا شروع ہو گئے اوراشکالات کی دیواریں کھڑی ہوئیں اوراہل حق علماء کرام نے پچاسوں (سو سے زائد) کتابیں ہمارے خلاف لکھ دیں۔ اور یہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہرالعلوم اور ندوہ کے علماء جو کام نظام الدین سے چل رہا ہے اس سے ایک فیصد بھی متفق نہیں وہ سمجھ رہے ہیں کہ دین میں تحریف کی باتیں نظام الدین سے ہورہی ہیں۔ابھی انہوں نے ان باتوں کی نشاندہی بھی شروع کردی ہے اورمفتی زید صاحب ندوہ والوں نے 14 صفحات کا خط لکھا ہے۔جسمیں انہوں نے ساری باتوں کی نشاندہی کی ہے۔کہ کون کون سی باتوں سے دین میں تحریف آئی۔اور کون کون سی باتیں سلف صالحین کے مسلک سے ہٹی ہوئی ہیں۔اور کون سے راستے سے مدارس،علماء،خانقاہوں اور دین کے دوسرے شعبوں کو مجروح کیا جارہا ہے۔ان باتوں سے خطرہ بہت بڑھ گیا ہے اوران کا اشکال یہ تھا کہ تمھاری جماعت میں ایک بھی سمجھدار آدمی نہیں ہے۔کہ جوان باتوں کو سمجھے کہ یہ حق ہیں کہ ناحق صحیح ہیں کہ غلط اگر سمجھدار ہے تو پھر وہ بولتا کیوں نہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ تم سب ان غلط کاموں سے متفق ہو۔اب خطرہ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ اگر دیوبند والوں نے یہ کہہ دیا کہ اس کام کے ساتھ ہمارے تائید نہیں ہے۔تو ہمارا یہ کام پھر سے زیرو پر چلا جائے گا۔کیوں کہ دیوبند کا آج بھی وہی مقام ہے جوکل تھا۔اوراگر انہوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ گمراہ فرقہ ہے۔جیسا کے ہمارے بعض بڑے اہل حق علماء کی

تحریروں سے یہ باتیں ملیں گی کہ جو ذہنیت اس وقت تبلیغ والوں کی بنائی جا رہی ہے۔ اگر اسکے لئے کوئی جماعت میں نکلتا ہے۔تو اسکا نکلنا حرام ہے۔اور ایسی باتیں بڑے بڑے اہل حق علماء نے لکھی ہیں۔ (**آپ کے مسائل اور انکا حل جلد 10،ص 21، 22، 23**)

یہ باتیں جب مولانا (سعد کاندھلوی) کو بتائی گئی تو مولانا نے کبھی ان پر دیہان نہیں دیا۔

(نوٹ: بلکہ جب ایسی خلاف شریعت باتیں مولانا سعد کو دیوبند والوں نے بتائیں تو مولانا سعد نے جواب دیا۔ کہ ہمارا کھوٹہ سکہ چل گیا ہے۔۔اب تم دیوبند والوں سے جو ہوسکتا ہے وہ کرلو۔جس کے بعد شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب نے فرمایا کہ پانی اب سر سے گذر گیا ہے۔اب قضیہ عوام کے سامنے رکھنا ضروری ہے تا کہ وہ اپنا ایمان بچائیں۔

ان تبلیغی جماعت والوں نے سارے دین کو بگاڑ رکھا ہے۔سارے دین کا ستیاناس کر رکھا ہے۔

شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب (دامت برکاتہم)

قرآن وحدیث کی تمام جہادی آیات واحادیث کو اگر کوئی کسی اور کام میں لگائے تو یہ قرآن وحدیث میں تحریف ہے اور یہ بہت بڑی گمراہی ہے۔ یہ نظام الدین تبلیغی جماعت والوں نے مشکوٰۃ کی پوری کتاب الجہاد کو اپنی منتخب حدیث میں لگا دی ہے۔مشکوٰۃ کی کتاب الجہاد کا تمہارے کام سے کیا تعلق ہے۔ان لوگوں نے سارے دین کو بگاڑ رکھا ہے۔سارے دین کا ستیاناس کر رکھا ہے۔قرآن وحدیث میں جہاد حقیقی کی جتنی آیتیں اور حدیثیں ہیں۔ان سب کو انہوں نے یہ ہمارا کام ہے... ہمارا کام ہے کہہ رہے ہیں۔ یہ قرآن وحدیث میں تحریف ہے اور قرآن وحدیث میں تحریف بہت سنگین جرم ہے۔سمجھنے کی بات یہ ہے کہ 50 60 سال سے یہ بات کرتے کرتے انہوں نے تمام لوگوں کا دماغ خراب کر دیا ہے۔اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں یہ ہی جہاد ہے۔

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ کو اتنا بولو اتنا بولو کہ لوگوں کو جھوٹ سچ اور سچ جھوٹ لگے۔)

یاد رکھو جہاد کے ساتھ مسلمانوں کی سربلندی وابستہ ہے۔جہاد جب تک چلے گا مسلمانوں کا سر اونچا ہوگا۔اور جب جہاد بند ہوا تو مسلمانوں پہ ذلت چھا جائے گی۔یہ تبلیغ والے تو ساری دنیا میں جہاد کر رہے ہیں تو مسلمانوں کی ذلت دور کیوں نہیں ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ جہاد ہے ہی نہیں اگر جہاد ہوتا تو مسلمانوں کی ذلت دور ہوتی۔حدیث میں آتا ہے کہ شرک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔اور یہ تبلیغ والے کہتے ہیں کہ سب سے بڑا گناہ تبلیغ میں نہ نکلنا ہے۔دلیل دیتے ہیں کہ وہ 3 صحابی تبوک میں

پیچھے رہ گئے تھےتو 50دن تک بائیکاٹ کیا گیا تھا۔جو چاہے انکا حسنِ کرشمہ ساز کرے۔انکے جو من میں آئے گا وہی تفسیر کریں گے۔ان کے جو من میں آئے گا وہی حدیث کی تشریحیں کریں گے۔وہ (تبلیغی جماعت والے) دیوبند کے اکابر کے پابند نہیں ہیں،انکامرکز بھی الگ انکی تفسیریں بھی الگ انکی حدیث کی شرحیں بھی الگ ہے وہ جو چاہے کریں۔

21جنوری 2017 بمقام:دارالحدیث دیوبند۔بموقع:درس بخاری (یہ بیان آپ ویب سائٹ پر سن بھی سکتے ہیں۔)

مفتی تقی عثمانی صاحب،مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب کے یہ بیان اور بے شمار علماء کرام کے تبلیغی جماعت والوں کے بارے میں بیانات آپ اس ویب سائٹ پر سن بھی سکتے ہیں۔

www.facebook.com/defaetabligh www.difaetabligh.wordpress.com

داعیان اسلام کیلئے خصوصی دعا

یا اللہ! جومسلمان بھائی دعوت وتبلیغ کا کام کرنے والے تیری سچی کتاب کے مبارک قرآنی احکامات اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی طریقوں کی دعوت علمائے کرام سے سیکھ سیکھ کر۔۔قرآن وحدیث کے مطابق۔ وقت کے امر کے ساتھ۔حق وسچ دنیا بھر میں پھیلاتے ہیں ایسے محبان اسلام امت مسلمہ کا درد رکھنے والے اپنے نیک محبوب بندوں کی ہمارے دلوں میں محبت پیدا فرما اور ہمیں بھی ایسا سچا داعی بنا کر دنیا کے مسلمانوں کو اس نیک کام پر لانے کا ذریعہ بنا اور جولوگ اس طرح دین اسلام کی دعوت پھیلانے والوں سے بغض رکھتے ہیں جگہ جگہ انکی مخالفت کرتے ہیں ۔ایسے بد بخت لوگوں کو ہدایت نصیب فرما۔اور اگر وہ ہدایت کے قابل نہیں تو ان کو تباہ و برباد فرما کر سابقہ نافرمان قوموں کی طرح عبرت کا نشان بنا۔اور جولوگ یا اللہ دعوت وتبلیغ جیسے نیک کام کی آڑ میں تیری سچی کتاب کے اللہ کے رستے میں لڑنے والے جہادی احکامات فضائل اہمیت وعیدوں پر جھوٹ بولتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اکرام کے عظیم جنگی کارناموں کو چھپانے کی دعوت پھیلاتے ہیں جو تیرے دشمن یہودیوں اور قادیانیوں کا کام ہے کہ قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنا۔جن جھوٹوں پر آپ نے قرآن کریم میں لعنت فرمائی ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسے لوگوں پر حدیث مبارک میں لعنت فرمائی ہے کہ جولوگ یہ کہتے ہیں کہ ابھی جہاد کا وقت نہیں آیا۔ یا اللہ ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب فرما۔کہ تیرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیظ وغضب کی جھوٹی دعوت پھیلانے سے بچیں جس سے مسلمانوں کا ایمان خراب ہوتا ہے۔اور ایسے بے ایمانوں سے تو ناراض ہوکر ان کو جہنم میں ڈالے گا یا اللہ ایسی جنت کے نام پر مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر جھوٹ بولنے والی جہنمی دعوت کے پھیلانے سے ہماری اور پوری امت مسلمہ کی حفاظت فرما۔اور جولوگ جانتے ہوئے بھی اللہ کے رستے میں لڑنے والے قرآنی احکامات اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی جہادی طریقوں کی مخالفت کی دعوت پھیلانے سے باز نہیں آتے جن کی قسمت کی کتاب میں بدبختی لکھی جا چکی ہے ایسے بدبخت جہنم کے داعیوں کو تباہ و برباد فرما کر سابقہ نافرمان قوموں کی طرح ان کو بھی عبرت کا نشان بنا۔تا کہ آنے والی نسلیں ان کے شر سے بچیں۔۔۔آمین۔۔۔آمین۔۔۔آمین۔ یارب العالمین۔

نوٹ:تبلیغ کے نام سے تحریف... دین کے نام سے بے دینی اور ہدایت کے نام سے گمراہی پھیلانے والے کون؟ جن کے بارے میں سو سے زائد کتابوں میں کیا فرماتے ہیں علماءدین یہ راز امت مسلمہ کو بتانے کیلئے یہ کتاب عام کیجئے۔

تبلیغی جماعت کے کاموں میں حصہ نہ لینے والے مدارس اور خانقاہوں کے علماء کرام کو منافقین کے ساتھ تشبیہ دینا (معاذ اللہ)

بہر حال اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علماء ربانیین کے ارشادات، تاریخ، اور مشاہدہ سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مدارس وخوانق اور انسانی زندگی کے علمی وعملی، انفرادی واجتماعی، ظاہری وباطنی، خصوصی وعمومی تمام شعبوں کی مکمل اصلاح کیلئے ضروری اور اسکے ضامن اور ذریعہ ہیں۔ اور اہم مشاغل وخدماتِ دینیہ میں مشغول حضرات علماء کرام کی جو اس جماعت تبلیغیہ مروجہ میں شریک نہیں۔

منافقین کی شان میں نازل شدہ آیات قرآنیہ کا مصداق قرار دینا اور جہنمی بتانا کہاں تک صحیح ہے۔ جیسا کہ کتاب، کیا تبلیغی کام ضروری ہے" کے ص 9/73 پر ہے کہ

اب تک علماء نے اس تحریک میں پورے طور پر حصہ نہیں لیا۔ میرے خیال میں یہ اس قسم کی غلطی ہے جسکی قرآن نے نشاندہی کی ہے۔

و اذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ باالاثم

پوری آیت یہ ہے

واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ باالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد

جس کا ترجمہ مع تفسیر یہ ہے کہ

(اور اس مخالفت وایذاء رسانی کے ساتھ مغرور اس درجہ ہے کہ) جب اس سے کوئی کہتا کہ خدا کا تو خوف کر (تو اس سے نخوت کرتا ہے اور وہ نخوت اس کو اس گناہ پر (دونا) آمادہ کر دیتی ہے۔ سو ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اور وہ بری آرامگاہ ہے

(بیان القرآن)

خود حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اعتراف فرمایا کہ یہ اعتراض بھی بہت کثرت سے آرہا ہے۔ کہ تبلیغ والے علماء کی اہانت کرتے ہیں۔ (اعتراضات وجوابات/ص23)

جماعت کے جاہل مقررین اور حامی اپنی اجتماعی تقریروں اور نجی مجلسوں میں عام گفتگوؤں میں کہنے لگے کہ علماء ذہنی عیاشی میں مبتلا ہیں۔ یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے خدا برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے دین کو مدرسوں اور خانقاہوں میں محدود کر دیا ہے۔ ہمیں کہنے دیجئے کہ علماء قصور کر رہے ہیں۔ یہ دین کے کام کیلئے

نہیں نکلتے۔

جب ان علماء کو باہر نکلنے کی دعوت دی جاتی ہے۔تو ان کو حقوق یاد آنے لگتے ہیں۔ یہ علماء مشائخ لوگوں کو رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں۔ان علماء سے مدرسہ میں بچے پڑھوالو۔فتوے حاصل کرلو۔تقریریں رات بھر کرالو۔مگر انبیاء علیہم السلام کا جو کام ہے۔گھر چھوڑ کر چلے لگانا تو یہ ان کے بس کا روگ ہی نہیں۔کام ہم کررہے ہیں۔ہم امیر ہوتے ہیں۔علماء ہمارے بستر ڈھونڈتے ہیں۔علماء تبلیغی جماعت کی ترقی دیکھ کر حسد میں مرے جا رہے ہیں۔علماء درحقیقت اپنی پوجا کرانا چاہتے ہیں۔ علماء بس پیٹ پال رہے ہیں انڈے اور پراٹھے میں مست ہیں۔ان کا کام یہ ہے صدقہ، خیرات، زکوٰۃ چندہ مانگ کر مدرسوں میں بیٹھ کر حرام کھائیں۔علماء سوچتے ہیں کہ اگر جماعت کامیاب ہوگئی اور عوام لوگ اسمیں شریک ہوگئے تو ہماری خدمت کرنے والے کم ہوجائیں گے۔علماء سے تو تبلیغی جماعت ہزار درجہ بہتر ہے۔اپنا کھاتے ہیں۔اور اپنے کرایہ سے آتے جاتے ہیں۔علماء کو سواری چاہئے کرایہ چاہئے اور عمدہ عمدہ کھانا چاہئے۔ان کی ناز برداری کیجئے۔تبلیغی جماعت درحقیقت علماء و مبلغین کو منہ پر طمانچہ ہے جو تبلیغ دین کیلئے فرسٹ کلاس سے کم نہیں کرتے۔(یہ تعریض حضرت مولانا سید ارشاد احمد صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند پر ہے) خانقاہوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے۔خانقاہ ویران ہیں۔ان میں کتے لوٹ رہے ہیں ان میں باہم اختلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

پس اے لوگو! علماء باللہ، اولیاء اللہ و بیوت اللہ کی تنقیص وتحقیر کرکے عذاب الٰہی اور تباہی و بربادی کو دعوت مت دو۔عام مسلمانوں کو اصلاح وہدایت کے سرچشمہ سے الگ اور بیگانہ مت کرو۔دینی علمی وعملی خدمات جو مدارس اور خانقاہوں کے فیض یافتہ علمائے ربانی وفضلائے حقانی انجام دے رہے ہیں۔اس کے آثار کالشمس فی نصف النہار روشن اور نمایا ہیں۔ تدریسی تصنیفی تحریری وزبانی تبلیغ غرض کہ ہر خدمت دین ان حضرات کو نصیب ہوئیں۔سینکڑوں ہزاروں ادارے مدرسے وغیرہ ہندوستان وبیرون ہند کے اس مقدس فریضہ کی انجام دہی میں لگے ہوئے ہیں۔لاکھوں کروڑوں انسان ان مدارس اور علماء کے فیض سے بہرہ مند ہوئے اور ہورہے ہیں۔ یہ علامت ان کی مقبولیت کی ہے۔سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کا اور زندگی بسر کرنے کا واحد ذریعہ انہیں حضرات کے اتباع میں منحصر ہے۔اسلاف کرام کا سچا نمونہ بن کر قوت علمیہ عملیہ میں باکمال ہوکر بالکل انہیں کے طرز پر ان بزرگوں نے جو کتاب وسنت اور دین الٰہی کی خدمت کی ہے اور وہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے دین کے فروغ دینے اور سنت کو زندہ رکھنے کیلئے ان کی خدمات کو اندہ رکھنا اور سراہنا انہیں کے طور طریقوں کو اختیار کرنا جو اس وقت مدارس وخوانق کی صورت میں موجود ہیں۔انہیں کی اتباع کی ترغیب دینا، ان کے متبعین کی حوصلہ افزائی کرنا ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا اس وقت ہر کام کرنے والے مسلمان پر واجب ہے۔

ومن کان حق له مادح فحق علی الناس ان یمدحوه

ان کے طرز کے خلاف دوسرا طریقہ ایجاد کرنا، ان کیے کاموں ان کے طور طریقوں پر تنقید کرنا اور اس کی تحقیر کرنا، ان کی اہمیت کو کم کرنا نہ صرف یہ جائز نہیں بلکہ گناہ عظیم اور بدترین جرم ہے۔

الحادو دہریت اور بد دینی کو مغلوب کرنا نہیں بلکہ ان کو ترقی اور فروغ دینا ہے۔

البتہ علماء ومشائخ، مدارس اور خوانق کی قوت علمیہ وعملیہ میں جو افراط وتفریط، ضعف وسستی، غفلت اور کوتاہیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان کی اصلاح بھی واجب ہے۔لیکن کوتاہیوں کو وجہ سے انکوتوڑا نہ جائے گا۔نہ ترک جائز ہوگا۔ ہاں ان کو تنبیہ وتبلیغ میں کوئی مضائقہ نہیں۔مگر تشقیق کے ساتھ علی الاطلاق نہیں۔اپنے اپنے زمانے میں محققین ومصلحین نے اس سے غفلت بھی نہیں برتی اور اس فریضہ کو انجام دیا ہے۔مثلاً حضرت امام غزالی، مجدد الف ثانی، الشیخ ولی اللہ دہلوی، حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

علماء سوء کے بارے میں تشدیدات وتہدیدات عظیمہ قرآن وحدیث میں وارد ہوئی ہیں۔ بہر حال مطلقاً نہیں تشقیق وتعیین کے ساتھ تنقیدات وتبصرے کئے جاسکتے ہیں۔مگر جہلا کو اس کا موقع نہیں دیا جاسکتا۔

عالمگیری 5 / 353 میں ہے۔

لایجوز للرجل من العوام ان یامر بلمعروف القاضی و المفتی و العالم الذی اشتہر لانہ اسانۃ الادب

عوام میں سے کسی آدمی کیلئے جائز نہیں کہ مشہور معروف قاضی اور مفتی اور عالم کو امر بالمعروف کرے اسلئے کہ یہ بے ادبی ہے۔

غرضیکہ کوتاہیوں کی تلافی کی کوشش کی جائے یہ کون سی عقلمندی ہے کہ ان کے متوازی کوئی دوسرا طریقہ ایجاد کر کے اس انبیائی کام ہی کو سرے سے ختم کیا جائے۔ یا دوسرا گھڑا ہوا بدعی ایجاد کیا جائے۔

یا کسی دوسرے صحیح قاصر طریقہ کی قولاً فعلاً اہمیت فضیلت باور کرا کر اس آزمودہ اور عین کتاب وسنت کے مطابق کام کیا جائے۔ اور اس کی طرف سے عوام کی توجہ وہمت کو موڑ کر دوسری طرف لگا دیا جائے۔

غور فرمایئے۔کیا زبردست اور کیسا عظیم فتنہ ہے۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغ کی عمومی جدوجہد شرعیہ کی رعایت کے ساتھ منجملہ ثمرات وبرکات مدارس وخوانق ہی ہے۔اور انہیں کا ایک حصہ ہے اور ان کی فضیلت وعظمت میں شریک ہے۔لیکن اس عمومی کوشش کی مدارس وخوانق سے کاٹ کر اور علیحدہ قرار دے کر انکا مدمقابل باور کرانے اور مستقل پارٹی کی شکل دے کر گو حدود شرعیہ سے متجاوز کیوں نہ ہو، تشخیص وامتیاز کو برقرار

رکھنے پر اصرار کرنا اور اس کی بے پناہ تشہیر کرنا مدارس وخوانق کی تنقیص وتحقیر کرنا اور ان متشخص ومتعین، مخصوص وممتاز پارٹی کی تفصیل غرض شریعت کے مدمقابل کسی دوسری ہی غرض ومصلحت پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔

بقول حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ صاحب دہلویؒ، میں تو اس سے سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک اس کی حیثیت متعین نہیں "کیفما نفق" اس کو افضل قرار دینے کی دھن ہے۔ اور تحت الشعور یہ بات دبی ہوئی ہے۔ کہ جب یہ کام افضل ثابت ہوگا۔ تو ہماری افضلیت خود بخود ثابت ہو جائے گی۔

بحوالہ: الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ، صفحہ نمبر 537

مصنف: حضرت مولانا محمد فاروق اترانوی (نوراللہ مرقدہ)

خلاصہ دفاعِ تبلیغِ اسلام

قدرت افراد سے تو کرلیتی ہے اغماض — مگر کرتی نہیں ملت کے گناہ کو معاف

جب تم نیک کاموں کا حکم اور برے کاموں سے روکنا چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب مسلط کر دے گا۔ (مفہوم حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اللہ کے راستے میں کافروں سے لڑنے والے تمام احکامات اور فضائل پر جھوٹ کی دعوت کو امر بالمعروف کے نام سے پھیلانا اور اللہ کے راستے میں سب سے افضل عمل جہاد سے امت مسلمہ کو روکنا نہی عن المنکر کے نام سے ... عذاب الٰہی کو دعوت تبلیغ کے نام سے علماء کرام کی سرپرستی اور تائید سے دنیا بھر کی چھوٹی بڑی مساجد اور مدارس میں کھلے عام اس دور کا سب سے بڑا خطرناک عالمی

سنگین فتنہ

اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں اللہ کے راستے سے ــــــــــــــــــــــــــــــــــ(سورۃ ہود 18,19)

بلاشبہ اللہ نے خرید لی مسلمانوں کی جان اور مال اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے وہ لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اسپر وعدہ ہے.....ــــــــــــــــــــــ(سورۃ توبہ 111)

جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جس کو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے. ...ــــــــــــــــــــــــــــــ(سورۃ البقرۃ 159)

جن جھوٹے حق کو چھپانے اور اللہ کے راستے جہاد سے روکنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ لعنت فرمائی ہے۔
ان جھوٹے لعنتی لوگوں کا اپنے اس عمل کو (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان ہی باتوں کے پھیلانے کی وجہ سے بہترین امت کا لقب دیا ہے۔

ان جھوٹے لعنتی لوگوں کا انبیاء ؑ کی طرف منسوب کرنا کہ جو کام ہم کررہے ہیں۔ یہ ہی کام تمام انبیاء ؑ نے بھی کیا ہے۔

ان جھوٹے حق بات کو چھپانے والے لعنتی لوگوں کا اپنے اس عمل کو (معاذ اللہ) سردار انبیاء ؐ کی طرف منسوب کرنا کہ 23 سال تک آپ بھی کافروں کو جہنم سے بچانے کیلئے یہی کام بے چینی سے کیا کرتے تھے۔

ان جھوٹے لعنتی لوگوں کا اپنے اس عمل کو تمام صحابہ کرام کی طرف منسوب کرنا کہ تمام صحابہ کرام بھی ساری زندگی یہی کام کافروں کو جہنم سے بچانے کا کرنے کیلئے دنیا میں پھیل گئے۔ اور اسی کام میں انکی قبریں بنی۔

اب یہ کام ختم نبوت کے صدقے میں ہمیں ملا ہے کافروں کو جہنم سے بچانے کا۔ کہ خود ہم نے اس کام کو مقصد بنا کر اپنانا ہے اور دنیا کے مسلمانوں کو اسی کام پر لانا ہے۔ کہ اسی کام کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جنت کے بدلے میں خریدا ہے۔

الٹ گیا نظام امن دور ہے فساد کا

رہزن بھی ہیں وہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ | دیتے ہیں اپنی عقل سے حکمِ خدا میں دخل

کھلا رہے ہیں زہر بھی دوائی کے ساتھ ساتھ | اچھائی کر رہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ

بیان: مولانا طارق جمیل، ہمارے نبی کا مقصدِ زندگی تھا کہ کوئی کافر بھی جہنم میں نہ جائے اسی مقصد کیلئے آپ ایک ایک کافر کی منتیں کرتے پاؤں پکڑتے (معاذ اللہ) ابوجہل کی تو اتنی منتیں کی کہ آخر اس نے بھی کہہ دیا کہ میں آخرت میں کہہ دونگا کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔ جس نبی کے دل میں پکے اسلام دشمن ابوجہل کو بھی جہنم سے بچانے کا اتنا درد اور غم ہو۔ وہ نبی اور کافروں کیلئے کتنا تڑپتا ہوگا۔ یہ درد اور غم تمھیں صرف تبلیغی جماعت ہی میں ملے گا۔ کافروں کو جہنم سے بچانے کا۔ اور کہیں نہیں ملے گا۔ میں سات براعظم گھوم کر آیا ہوں۔ میں تم سے خیانت نہیں کر رہا۔ میں تم سے سچ بول رہا ہوں۔ میں تم سے جھوٹ نہیں بول رہا۔ (اُٹھو تڑپتی ہوئی نبی کی روح کو ٹھنڈا کرنے کیلئے کافروں کو جہنم سے بچانے کیلئے) نکلو، نکلو، پھرو، پھرو۔

یہ بیان آپ اس ویب سائٹ پر سن سکتے ہیں۔ **www.difaetabligh.wordpress.com**

یہودی کہاوت: جھوٹ بول بول کر جھوٹی باتوں کو اتنا عام کر دو کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھیں۔

غور فرمائیں۔ کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد زندگی کافروں کو جہنم سے بچانا ہی تھا تو کیا پھر بدر سے تبوک تک دس سال کافروں کو مار مار کر واصل جہنم کرتے اور کراتے رہے اور بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آپ کا کام تھا۔ اسلام کے راستے میں رکاوٹ بننے والے ابوجہلوں کو واصل کرنا وہی کام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے ساری زندگی کیا۔ اور اسی کام اللہ کے راستے جہاد میں کافروں کو واصل جہنم کرتے کرتے شہید ہوئے اور دنیا میں ان کی قبریں بنی۔ آج اسی اللہ کے راستے جہاد سے روکنے کیلئے ہی تو کافر گرجے دیتے ہیں؟

(فرمودہ مولانا طارق جمیل)

تاریخی گرجا مسجد اور تبلیغی مرکز بن گیا۔ بتائیں اتنا بڑا انقلاب کیسے آیا؟

صلاح الدین ایوبی نے جب بیت المقدس کو فتح کیا تو تمام یورپین شہزادے فرانس کے جس گرجے میں جمع ہو کر انہوں نے قسمیں اٹھائیں کہ بیت المقدس کو ہم واپس لیں گے۔ وہ گرجا آج مسجد بنا ہوا ہے۔ وہاں تعلیم ہو رہی ہے۔ گشت ہو رہا ہے۔ اور جماعتیں نکل رہی ہیں۔ بتائیں اتنا بڑا انقلاب کیسے آیا۔ (اخبار: امت، صفحہ نمبر **6** بروز جمعہ یکم جولائی **2017**)

جواب: یہ اتنا بڑا انقلاب کافروں کے گرجے دینے کا کیا اللہ کے راستے میں صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کی طرح پھر بیت المقدس کو

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

فتح کرنے کی تیاری کیلئے آیا۔ یا اس کام اللہ کے راستے جہاد سے روکنے کیلئے آیا۔ یہ اتنا بڑا انقلاب کیا محمد ﷺ کی طرح مکہ وخیبر و پورے عرب کو فتح کرنے کیلئے آیا یا اس اللہ کے راستے جہاد سے روکنے کیلئے آیا؟

یہ اتنا بڑا انقلاب نبی ﷺ والا جو کام تھا وہی کام کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کا روم وفارس قیصر و کسریٰ کو فتح کر کے اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کرنے پر آیا۔ یا اللہ کے راستے میں اس کام سے روکنے پر آیا کہ جس سے اللہ نے مسلمانوں کو دنیا کا حاکم اور کافروں کو غلام بنایا۔

آج کافر تبلیغی جماعت کو نبی ﷺ والا اور صحابہ کرامؓ والا اللہ کے راستے میں اسی کام کی تیاری کیلئے گرجے دیتے ہیں یا اس کام سے روکنے کیلئے۔ یہودی بھی اسرائیل میں جگہ جگہ تبلیغی مراکز بنا بنا کر دیتے ہیں۔ آخر کیوں؟

انبیاءؑ تبلیغ کریں تو یہ کافر انہیں پتھروں سے ماریں آگ میں ڈالیں۔ آروں سے چیریں، اور ایک ایک دن میں 70،70 نبیوں کو، اور انکے ماننے والے اور انکی طرح تبلیغ کرنے والے ہزاروں ایمان والوں کو شہید کریں یہ بنی اسرائیلی۔ اور سردار انبیاء ﷺ تبلیغ کریں تو یہ کافر پتھروں سے مار مار کر لہولہان کر دیں، اور جو آپ کا کام تھا۔ مکی زندگی میں وہی کام ابوبکر صدیقؓ کریں تو یہ کافر انہیں اتنا ماریں کہ پہچانے نہ جائیں۔ اور آج کے تبلیغیوں کو عیسائی گرجے دیتے ہیں اور یہودی اسرائیل میں جگہ جگہ تبلیغی مراکز بنا بنا کر دیتے ہیں۔ آخر کیوں؟ یہ اتنا بڑا انقلاب کیسے آیا؟

القرآن: آپ سے ہرگز راضی نہ ہونگے یہود اور نہ نصاریٰ، جب تک آپ اُن کے دین کی پیروی نہ کریں.... (سورۃ البقرۃ 120)

اللہ کے راستے میں کافروں سے لڑنے والے تمام احکامات پر جھوٹ کی دعوت کو پھیلانا ہو امر بالمعروف جن کیلئے
اور اللہ کے راستے میں سب سے افضل عمل جہاد سے روکنا ہو نہی عن المنکر جن کیلئے
پھر کافر عیسائی گرجے اور یہودی اسرائیل میں جگہ جگہ تبلیغی مراکز بنا کر کیوں نہ دیں ان کیلئے
لعنت کرتا ہے اللہ قرآن میں بار بار جن کیلئے پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ خیر کا غلبہ ہے ان کیلئے
اسی سلسلے میں بے شمار علماء کرام کے بیانات آپ اس ویب سائٹ پر سن بھی سکتے ہیں۔

www.difaetabligh.wordpress.com

اگر طوفان میں ہو کشتی تو ہو سکتی ہیں تدبیریں
گر کشتی میں ہو طوفان تو کیا الزام ہے طوفان پر

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

امت مسلمہ کا ایمان تباہ کرنے والا خطرناک عالمی

سنگین فتنہ

قرآنی احکامات کو چھپانے جھٹلانے اور ان پر جھوٹ بولتے ہوئے اللہ کے راستے سے روکنے والے جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ لعنت فرمائی ہے۔ ان لعنتی لوگوں کا اپنے اس لعنتی عمل، قرآنی احکامات کے خلاف جھوٹی باتوں کا پروپیگنڈہ کر کے یہ باتیں پھیلانا کہ ہم یہ جو دعوت کا کام کر رہے ہیں۔ یہ نبیوں والا کام ہے۔ یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ والا اور تمام صحابہ کرامؓ والا کام ہے۔ (معاذ اللہ)

غور فرمائیں کہ ایسے لعنتی لوگوں کا اپنے اس لعنتی عمل کو ان حضرات کی طرف منسوب کرنا کیا ان پر جھوٹ بہتان عظیم اور گستاخی کی انتہاء نہیں اور یہ گستاخیاں اسکولوں، کالجوں، سینماؤں اور شراب خانوں میں نہیں بلکہ دنیا بھر کے چھوٹے بڑے مدرسوں کی مسجدوں میں جید اکابر علماء کی سرپرستی اور تائید کے ساتھ یہ کہہ کر پھیلائی جارہی ہیں کہ یہ لوگ بہت ہی اچھا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا نبیوں والا کام کر رہے ہیں۔ اور ان گستاخیوں کی نشاندہی کرنے والے علماء حق کو نبیوں والے کام دعوت وتبلیغ کا دشمن کہہ کر بدنام کیا جاتا ہے۔ کیا یہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینا نہیں۔

جب تم نیک کام کا حکم اور برے کاموں سے روکنا چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر عذاب مسلط کر دیگا۔ (حدیث نبوی ﷺ)

(یہودی کہاوت ہے کہ جھوٹ اتنا پھیلاؤ کہ لوگ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگے)

باغباں جب چور ہو کون رکھوالی کرے   باغ ویراں کیوں نہ ہو مالی جو پامالی کرے

Difaetabligh.wordpress.com

Sangeenfitna.blogspot.com